

لفظ کلی پر

بدیہ کی چھوٹی پاشمی

(لنر)

مولانا سید محمد حسینی اشرفی مرضیاجی

وہ نشین آستانہ عالیہ شمسیدہ اچورد (کرناٹک) چیف ایڈیٹر ماہنامہ سنی آواز، دارالعلوم
الحمدیہ ناگپور

حسب غرض مالش

ساجی محمد ہارون دوسا قادری، انیش مارکیٹ ممبئی

ناشر

ماہنامہ سنی آواز گائیڈ کھیت ناگپور

فہرست

۱	پیش لفظ	۱
۲	ایضاً ضروری آوارف	۲
۳	باسمی میاں اپنے والد گرامی کے اصول کیخلاف	۳
۴	باسمی میاں کی کتاب	۴
۵	مولوی باسمی میاں کی کتاب	۵
۶	مولوی باسمی میاں کی ذاتی منطق انداز	۶
۷	کشف اسرار کا مفت	۷
۸	طیلس	۸
۹	کھلی کے واقعہ کی اصل کیفیت	۹
۱۰	سادات کرام کا احترام	۱۰
۱۱	مولوی باسمی میاں کی فخریہ سیادت میں بلندی پروازی	۱۱
۱۲	نقذ غلام کا استعمال	۱۲
۱۳	نقذ غلام کا استعمال	۱۳
۱۴	نقذ غلام کا استعمال	۱۴
۱۵	نقذ غلام کا استعمال	۱۵
۱۶	نقذ غلام کا استعمال	۱۶
۱۷	نقذ غلام کا استعمال	۱۷
۱۸	نقذ غلام کا استعمال	۱۸
۱۹	نقذ غلام کا استعمال	۱۹
۲۰	نقذ غلام کا استعمال	۲۰
۲۱	نقذ غلام کا استعمال	۲۱
۲۲	نقذ غلام کا استعمال	۲۲
۲۳	نقذ غلام کا استعمال	۲۳
۲۴	نقذ غلام کا استعمال	۲۴
۲۵	نقذ غلام کا استعمال	۲۵
۲۶	نقذ غلام کا استعمال	۲۶
۲۷	نقذ غلام کا استعمال	۲۷
۲۸	نقذ غلام کا استعمال	۲۸
۲۹	نقذ غلام کا استعمال	۲۹
۳۰	نقذ غلام کا استعمال	۳۰
۳۱	نقذ غلام کا استعمال	۳۱
۳۲	نقذ غلام کا استعمال	۳۲
۳۳	نقذ غلام کا استعمال	۳۳
۳۴	نقذ غلام کا استعمال	۳۴
۳۵	نقذ غلام کا استعمال	۳۵
۳۶	نقذ غلام کا استعمال	۳۶
۳۷	نقذ غلام کا استعمال	۳۷
۳۸	نقذ غلام کا استعمال	۳۸
۳۹	نقذ غلام کا استعمال	۳۹
۴۰	نقذ غلام کا استعمال	۴۰
۴۱	نقذ غلام کا استعمال	۴۱
۴۲	نقذ غلام کا استعمال	۴۲
۴۳	نقذ غلام کا استعمال	۴۳
۴۴	نقذ غلام کا استعمال	۴۴
۴۵	نقذ غلام کا استعمال	۴۵
۴۶	نقذ غلام کا استعمال	۴۶
۴۷	نقذ غلام کا استعمال	۴۷
۴۸	نقذ غلام کا استعمال	۴۸
۴۹	نقذ غلام کا استعمال	۴۹
۵۰	نقذ غلام کا استعمال	۵۰
۵۱	نقذ غلام کا استعمال	۵۱
۵۲	نقذ غلام کا استعمال	۵۲
۵۳	نقذ غلام کا استعمال	۵۳
۵۴	نقذ غلام کا استعمال	۵۴
۵۵	نقذ غلام کا استعمال	۵۵
۵۶	نقذ غلام کا استعمال	۵۶
۵۷	نقذ غلام کا استعمال	۵۷
۵۸	نقذ غلام کا استعمال	۵۸
۵۹	نقذ غلام کا استعمال	۵۹
۶۰	نقذ غلام کا استعمال	۶۰
۶۱	نقذ غلام کا استعمال	۶۱
۶۲	نقذ غلام کا استعمال	۶۲
۶۳	نقذ غلام کا استعمال	۶۳
۶۴	نقذ غلام کا استعمال	۶۴
۶۵	نقذ غلام کا استعمال	۶۵
۶۶	نقذ غلام کا استعمال	۶۶
۶۷	نقذ غلام کا استعمال	۶۷
۶۸	نقذ غلام کا استعمال	۶۸
۶۹	نقذ غلام کا استعمال	۶۹
۷۰	نقذ غلام کا استعمال	۷۰
۷۱	نقذ غلام کا استعمال	۷۱
۷۲	نقذ غلام کا استعمال	۷۲
۷۳	نقذ غلام کا استعمال	۷۳
۷۴	نقذ غلام کا استعمال	۷۴
۷۵	نقذ غلام کا استعمال	۷۵
۷۶	نقذ غلام کا استعمال	۷۶
۷۷	نقذ غلام کا استعمال	۷۷
۷۸	نقذ غلام کا استعمال	۷۸
۷۹	نقذ غلام کا استعمال	۷۹
۸۰	نقذ غلام کا استعمال	۸۰
۸۱	نقذ غلام کا استعمال	۸۱
۸۲	نقذ غلام کا استعمال	۸۲
۸۳	نقذ غلام کا استعمال	۸۳
۸۴	نقذ غلام کا استعمال	۸۴
۸۵	نقذ غلام کا استعمال	۸۵
۸۶	نقذ غلام کا استعمال	۸۶
۸۷	نقذ غلام کا استعمال	۸۷
۸۸	نقذ غلام کا استعمال	۸۸
۸۹	نقذ غلام کا استعمال	۸۹
۹۰	نقذ غلام کا استعمال	۹۰
۹۱	نقذ غلام کا استعمال	۹۱
۹۲	نقذ غلام کا استعمال	۹۲
۹۳	نقذ غلام کا استعمال	۹۳
۹۴	نقذ غلام کا استعمال	۹۴
۹۵	نقذ غلام کا استعمال	۹۵
۹۶	نقذ غلام کا استعمال	۹۶
۹۷	نقذ غلام کا استعمال	۹۷
۹۸	نقذ غلام کا استعمال	۹۸
۹۹	نقذ غلام کا استعمال	۹۹
۱۰۰	نقذ غلام کا استعمال	۱۰۰

کی ایک کتاب گزری ہے جس کا عنوان ہے
 "نقذ غلام کا استعمال" ماسمہ کے شبہات کا ازالہ
 عنوان سے تو یہی اندازہ ہوتا ہے کہ نقذ غلام پر مبنی و شرعی بحث ہوگی اور شرعی کی
 کیا تہ تحقیق کے ذریعہ شرعی حکم کی راہ ہولہ کی جائیگی مگر کتاب پر پڑنے کے بعد
 صاف معلوم ہوتا ہے کہ مولوی باسمی صاحب مسلک اہل سنت کو کہتے ہیں کہ
 انکار ہے مولوی محمد نے در پہ میں کیلئے یہ شرط اختیار کیا ہے کہ فرقہ سال
 پر علماء اہل سنت کی ہر طرحی تفریق و تفریق کو جانے، انہیں گلوہ سے نوازا جائے ان کے
 ذاتی مسلک کے اصول و قواعد کے سامنے لایا جائے تاکہ مولوی ان سے تسخر ہو جائیں
 ان کے متروک ان علماء کی سنت کا مسلک ہی نا قابل اعتبار ہے یہی ہے کہ
 ائمہ اہل اہل برہنہ قدس سرہ کی تحقیقات و تہقیقات کو ایک جگہ پر جمع کر
 دیا جائے۔ کچھ ایسے بھولے علماء کو ایسے مولوی صاحب کی گودی میں بیٹھا دیا جائے
 جو چاروں دشمنان دین، بدترین کائنات، اکابر علماء، دلوں کی تکفیر سے انکار
 کرتے ہیں ان کو تسلیم کر کے مولوی صاحب میں کھایا ب سبب کیلئے مولوی
 باسمی میاں نے اپنے مخصوص طرز و انداز سے پوری اڑی ہوئی کا زور لگایا ہے۔
 کہ یہ مولوی کوئی کہیں نہیں انکار کرتے اور دیگر مذہبی علماء کے

نقذ غلام کا استعمال
 ماسمہ کے شبہات کا ازالہ
 نقذ غلام کا استعمال

پیش لفظ

مولوی تلمیذوں سے حال ہی میں مولوی باسمی صاحب کی پوری

نقذ غلام کا استعمال
 ماسمہ کے شبہات کا ازالہ
 نقذ غلام کا استعمال

نقذ غلام کا استعمال
 ماسمہ کے شبہات کا ازالہ
 نقذ غلام کا استعمال

اپنا ضروری تعارف

منقولہ حوالہ

جس سے ہمارے بعض اشرافی براہر میں غور پر مبادیہ
ہمارے یہ سال کہنے والے کسی اور جوہر کا آدمی ہوگا جب ہی تو اس نے کچھ غور نہ
کے علاوہ وقت مایہ ناز فقر اور پوری اشرافیت کے صاحب اختیار نامہ نویس
اچھی سیال کے خلاف یہ رسالہ کو مارا ہے۔

خدا کو اس میں سے کوئی خاص اس کیلئے تیار ہونے کو یہ دیکھا جائے کہ
اس کی کیا مایہ کی ہے اور بات درست اور حقیقت پر غور ہے انہیں
گو کہ یہ براہر ان طریقہ پہلے یہ دیکھنے کیلئے مستعد ہونے والے ہیں
اس لئے میں نے یہ ضروری سمجھا ہے کہ پہلے اپنا تعارف کروا دوں۔

کچھ جوہر کی کچھ ہوں موعودہ کا موعودہ

ورنہ سب سے کچھ جانا ہوں مایہ ناز میں جو

بہرہ و تبارک و تعالیٰ ہر صحیح العقیدہ کو مسلمان کو اپنے عقیدے کی جنگ کے ساتھ
ہوئے پرتو سے اس لئے میں بھی صحیح العقیدہ کو مسلمان ہونے پر غور کرتا ہوں اس کے
بعد اچھی سیاست پر غور و تامل ہے کہ اندرون اہل صحیح العقیدہ کو مسلمان اور صاحب
نسب سادات کو کرنے میں پیدا فرمایا لیکن سب اس سادات میں سے نہیں ہیں اگرچہ
اپنی سیاست پر گہرا غور کرتے ہیں کہ اگر اہل بیت کے فضائل میں جو آیا ہے، اور ادا و
آئی ہیں انہیں پھر پھر غور و تامل اور عقیدت کو نہایت مرکز عقیدت مانتے پھر پھر کرتے
ہیں، اور اپنے سامنے طے اہل سنت کی تعقیب کرتے ہیں، میری غور و تامل کا اہل سنت
نہیں رہا ہے، ہم جانتے ہیں کہ حضور اہل صل اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تمام اہل سنت کے گزشتہ
اور گزشتہ ہر عقیدہ تعلیف ہوتی ہے، اہل بیت اللہ کی اولاد کے گزشتہ اور

تخصیص ہونے و ہونے کی تحقیق اور ان کا حکم شرع بیان کرنا مقصود نہیں اور نہ ہم ان کی
تو ان میں سے سو قیادہ انداز کو اختیار کرنا پسند کرتے ہیں کلی "میں ہوں ہند
افلاک کا ذکر کیا ہے وہ یورپی کے علاقوں میں استعمال ہوتے ہیں، مایہ ناز
شاذ کی کچھ کچھ کو اس کے اصل معنی کی رعایت پر لولا جانا ہوگا ہند کا ہند
علائے اہل سنت سے موعودہ نہ درخواست کرتے ہیں کہ وہ ان افلاک کی پوری پوری
ورنہ اہل کے ساتھ تحقیق کر کے حکم شرع بیان کریں، اندرون غریب کہیں کہیں ان افلاک
کی تحقیق و حکم شرع اہل سنت کا اہل یورپی تو اس سے متعلق ہے ان میں تو یہ تو یہ
پھر قبول نہیں کی جائے گی مولانا ان ضرورتوں کے جو قواعد شرع پر منطبق ہوں اور یہ
ماہرین علم کو ضروریہ کام ہے۔

ہم نے قلم اس فرض سے اٹھایا ہے کہ مولوی باغی میں کچھ چھپنے والے اپنی نسبت کا
دعویٰ کر کے غلط فہم و بالآخر سے نسبت ہی کو ناقابل اعتبار قرار دینے کا جو راستہ
اختیار کیا ہے اور اہل سنت و جماعت کے حکم کی مخالفت کو بائگ و بدیہ زور
و ممانہ کر کے مسلک اہل سنت کو مجبور کرنے کی جو کوشش کی ہے اسے اس کو بائگ
کر دیا جائے مگر امام اہل سنت اپنے دینی و دنیویان کی مخالفت سے غافل نہیں
ہیں، یہ اہل یورپی کہ بفضل تعالیٰ اشرافیت مولوی باغی میں کے علم و انداز سے
بہرہ و منہرہ ہے اور وہاں مولوی باغی صاحب اشرافیت کے متباہ نامہ نہیں
ہیں۔

فقط

سید محمد عیسیٰ اشرافی انجوری

جلادہ نشین، سلائیہ شریفہ شریفہ

راپور (مکمل)

الحمد للہ رب العالمین

ساتات و مشائخ سے کیا۔

تشیعیان

اپنے والد گرامی حضرت الشیخ علیہ السلام کے اصول کی بنیاد

چند سال سے ہم ایک تہذیبی و فکری مشورہ مضمون بحث اہم ہند
 حجتہ المذلیہ سے محمد امینی میاں صاحب نے جانے کن ائذات سے طائرہ پوری راہ پر
 چل پڑے ہیں کہ ان کے والد محترم محمد امینی نے مسلک اعلیٰ حضرت کی اشاعت کا ہر
 کام کیا ہے سراسر اس کے خلاف ہے ایسا لگتا ہے کہ آپ اپنی سیاست
 و مشائخ اور شاہد ہوشی غلطیات کے سامنے کسی کو دیکھنے اور ماننے کیلئے
 تیار نہیں ہے، انہوں نے عام ساتات و مشائخ کی طرح اپنے خاندانی بزرگوں
 کی کلمات اور ان کی باتوں میں جیسے تھانہ کو دیکھ کر ہی مرکز قرار دیا ہے
 انجمن اعلیٰ شیعہ مضمون محبوب بزرگان اسلام ان اشرف جماعتیں عیسائی قدیم
 کی تقدس ذات کا سہارا لے کر کچھ کچھ کو مرکز قرار دینا چاہتے ہیں اسی وجہ سے
 علما اہل سنت کی تحقیق و تدلیل کو برا اور مسک، اعلیٰ حضرت کو توڑ کر سننے کی راہ
 اختیار کیے ہوئے ہیں کہ ایسے اعلیٰ، اعلیٰ کا پتہ کبھی ہے، مجھے مجبوراً ان کی اس
 غور پر اٹھنا پڑا

نکاحیہ میرا ہشت مضمون عیذرت سے بالاتر ہو کر انصاف و

تشیعیان کے عقائد و اصول کی روشنی میں

نبوت نسب کے سید ثابت ہو گا اس کی تعظیم و تکریم لازم ہوگی اور یہی نسب
 بطریق شریعت و قسائم ایسا ہوگا اگرچہ خدا تعالیٰ نفس الامریہ خاص قدرت
 لاہرہ بنو یسعی شرفاً و ملیاً التسلیم و التقیہ سے ہوا حکام لاہری من انکشاف لا اکل
 و فیہ ثابت نہ ہوں گے الخ۔ نسب کی مخالفت کیلئے حضرت میر عبد الوہاب
 بگڑی تھیں سرور ارشاد فرماتے ہیں،

نور سادات را مغلطاساب پشت ہو
 تا محمد و پیش کس این پاک گو مرثستہ

اسی اصول کے پیش نظر میرے خاندان کے بزرگوں
 نے نسب نامے خاندانی قلمی مغلطوات و خاندانی بیانیوں کو محفوظ رکھا ہے
 پانچ سو سال پیشتر سے خاندانی مغلطوات و غلط فہمیاں قلمی بیانیوں کی سلا
 یہ نقل مخالفت کرتے ہوئے آئے ہیں پانچ سو سال سے ہر صاحب جاہ کی
 پر توفیق ضروری ہوتی ہے یہ قلمی بیانیوں، نقلیہ، خلاف نامہ خاندان
 کے خلاف بزرگ کا ہی ہے اور جو کچھ پہنچا ہے، میرے خاندان کے بزرگوں نے
 صرف اپنے ہی خاندان کے نسب نامے اور خلاف نامے محفوظ رکھے ہیں، اگرچہ
 چند ستان و بیرون ہند کے مشہور بزرگوں کے نسب نامے محفوظ رکھے ہیں
 نامے محفوظ ہیں لیکن اس نسب نامے نہیں ہوتے، اگرچہ اہل خاندان نے ہمارے
 خاندان سے اپنے نسب کی تصدیق کی، اور نسب نامے محفوظ کر لیے، ہمارے
 خاندان کی سراسر ساتات اور صاحب نسب ہونے پر مشاہدات زمانہ کے
 فرامین و کنوینٹ اور دکن کے بزرگوں کی مشہور و معروف تاریخی آثار
 مکتبہ جلالیہ حلیہ لائسب، مراۃ الحقیقت و فیہ مگوہ ہیں، ان سب
 متناقض کے بارے میں ہمارے خاندان میں صرف ایک پرنسپل نہیں رہا بیشہ علماء
 اور ربوبہ نقوی کے جالیں کی بہت زیادہ عزت و قدر کی وجہ سے خاندان کے
 بزرگوں نے عزت نشینی و ترک ریاست کو تفریق دی، یہی کارواں محترم اور سیدی
 ولادی رحمۃ اللہ علیہ بابر میں سے پہلے مسلک اعلیٰ حضرت پر گامزن رہنے والا

تشیعیان کے عقائد و اصول کی روشنی میں

دیانت، حقیقت و صداقت کی روشنی میں میری تحریر کو پڑھیں گے اور اس کی عظمت کی اہمیت اور اس کی صداقت کو خود ان کے والد محترم کو اجاہل حضرت سیدنا محمدت اعظمیؐ بندہ جلیل کی تحریرات سے معلوم کرنے کی کوشش کریں گے۔
 جمعہ تہات و تھانی کو خاندانی اہل نسب سلامت سے رہیں۔
 ہمارے بارے میں حضرت مولانا سید محمد رفیع صاحب کچھ بھی لکھا اعلیٰ نے فضل عام برعل الاطلاق پر ارشاد فرمایا ہے کہ

یہ (است) محمد بنی (ان) اکل رسول اولاد حسین سلامت سے ہے جن پر بڑے میں حکم کو تم کیا اس کے کو ختم کیا ان کے خیمے کو گزیر گیا کہ یہ (ہو) کہ (کے) سلسلہ لریقت افضل تبارک و تعالیٰ معصومین کے سلمان اشرف جہانگنج برسنائی کچھ بھی لکھا رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے شرف تعالیٰ رکھتا ہے جس پر ہمیں امتداد و غرر ہے، ہم سببنا امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے منکر میں منکر اور متبع و متبع اس کے فقہ کیلئے ہے تا املفرت اکابر لوی تدرس کے تابع۔ ان سببوں میں ہم اپنے والد ماجد مقرر سرف کے بالکل ہر سرف کا وفادار ہیں جو محتاط و امان میں تمام فرقوں پر گری نکر رکھتے تھے گمراہ اور بددینی فرقوں کے خساد و اطلاق اور مسکک اہل سنت کی حقانیت کے وفغان پرین کو اچھا نا سدید حاصل تھا جو کہ ہمیں ان کی تدریس تصانیف مبارک اور مختلف مانیوں سے ظاہر ہے حضور و امامہ رستہ اللہ تعالیٰ کا ہم پر اتھائی کرم اور یہ پناہ پرورد شفت حق کہ آپ ہمارے دنیا کو آخرت سنوارنے اور شہیدانہ کیلئے ہے پرورد نصیحت فرمائی کہ خیر! املفرت امام پر لوی تدرس سرف کا مسکک ہی اصل دین و تہذیب ہے۔ اسی میں غایت ہے اور املفرت اپنی تہذیب پر کر کے دنیا سے رخصت ہوئے ہیں، اسی مسکک پر سختی سے قائم رہنا اور والد ماجد رستہ اللہ علیہ نے استاذ شریف فیہ الرحمہ کی سجادہ نشینی کے لئے یہ شہادت لکھی ہے یہاں وہاں سجادہ نشین ہو سکتا ہے جو املفرت امام پر لوی تدرس کے مسکک کا سمتی سے پابند ہو۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اس سلسلہ میں ہم حضور محمدت اعظمیؐ کچھ بھی لکھا رستہ اللہ تعالیٰ کی اس مبارک کو اپنے اور مسلمانوں کیلئے صحیح تر اسیلیم کرتے ہیں جو اپنے اپنے استاذ حضرت مولانا محمدی احمد سورتی رستہ اللہ تعالیٰ کے بارے میں اپنے خفیہ صدارت مجدد اعظم میں تحریر فرمائی ہے۔ محمدت اعظمیؐ کچھ بھی فرماتے ہیں۔

یہ استاذ فاضل حدیث کے امام کو بیعت حضرت مولانا فضل الرحمن صاحب گنج مراد آبادی سے تھی مگر حضرت کی زبان پر و مرشد کا ذکر کر کے سلسلہ کی تائید اور املفرت کے کثرت ذکر کے لغویت کے ساتھ فرماتے رہتے ہیں اس وقت تک بری ماضی ہو چکا اس الزام کو کہ کو کرینا ایک دن عرض کیا کہ آپ سے آپ کے پیروں پر رش کا ہر وہ نہیں سنا اور املفرت کا آپ خطبہ پڑھتے رہتے ہیں، فرمایا کہ جب میں نے پرورش سے بیعت کی تھی باہمی مسلمان تھا کہ میرا سالانہ زمانہ مسلمان کا تھا لیکن ہمارا سالانہ گھر میں املفرت سے لئے گا تو کچھ کو ایمان کی خلافت مل گئی اب میرا ایمان کر رہی نہیں بلکہ بعد از تعالیٰ حقیقی جو میں نے حقیقی ایمان بخش اس کی یاد سے اپنے دل کو تسکین دیتا رہا ہوں الا تو ان، مرشد سورتی نے فرمایا، املفرت اس من میں امیر المؤمنین فی الحدیث ہیں کہ کسی سال ہا سال صرف اس من میں گمراہوں کو ایمان کا پانگہ شہیدوں، حضرت محمدت صاحب قبلہ (سورۃ کے اہل شہدے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ارشادات نے میرے دل کو بریلی کی طرف
کھینچا اور آخر انھوں سے دیکھ لیا کہ عظمت
کیا ہے (مکمل مدرسہ اسلامیہ)

مولوی ہاشمی کی کتاب "کلی"

یہ مسندت افسوس ہے کہ میں مولوی ہاشمی نے اپنی اس کتاب
میں جو لب و لہجہ انتہا کر کیا جو وہ سادات کی عظمت شان کے خلاف ہے
تمام اہل رحل تا آخری خانقاہ کچھچھندہ میں حضور سید عالم صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کی مدد تعالیٰ منہ سے حضور اشرفی میں، حضرت مولانا سید
خلع اور اشرف اور حضرت محمد اکرم چچھوڑی قدس سرہما اسلام آباد اور ریزہ
سجودہ عالیہ کچھچھوڑی حضرت خستاریاں مدظلہ العالی تک تمام اشرفی بزرگوار کے
دامن اس سے پاک ہیں مگر علماء اہل سنت اور اکابر علماء شیعہ کیلئے باریک
ریزیوں نے یہ دیر انتہا نہیں کیا۔ حضرت محمد اکرم چچھوڑی نے بڑی شہرت
برداشت فرمائی وہ تازہ ہیں، کوئی نشان نہیں دے سکتا کہ حضرت محمد اکرم
ہند نے تحریر اتقوا لیساب و لہجہ استعمال کیا ہو یا ناشاقوتیہ علماء اہل
سنت پر طعنے ہو، ہیں مصلح نہیں کہ مولوی ہاشمی میں نے سادات کو
کی وسعت قلبی، مفہوم و فکر کی راہ چھوڑ کر اور سادات کو کام لے لے کر اپنے
مبارک شکر کو کس کی سنت پر لایا ہے اور سادات کو کام لے لے کر اپنے
منافین و انکار بیانیہ سے سادات کو بدنام کرنے کی کیوں ضرورت تھی
کی ہے، مولوی ہاشمی میں نے یہ کیسے کچھ لایا کہ اس کی بدلیل و تحقیق اور کلاموں
کو استغنیاء کر کے انہوں نے سادات کو کلام کے مراتب و درجات کو لایا
مردیاء اور اشرفیت کی مذمت و اکبر کیلئے انہوں نے بہت بڑی حد تک
انجام دی ہیں مگر کہ وہ اس پر فخر و سرور میں بھی رہیں کہ انہوں نے
اپنے اس غصہ کی نذر لگا دے کچھچھوڑی کو مگر فصل کا منظر بزرگوار

اور اس پر فخر نہیں یہ کہ آپ نے اس کا نام چوں اپنی بھی رکھ لیا ہے،
مولوی ہاشمی میں کیا کا ذاتی منقطع الفاظ

آپ اپنی محنت بہت محنت بہت

میں ہر بیان جو قرآن پاک کا صحیح ترین ترجمہ ہو اس
پر علامہ مدنیہا کے شبہات کھٹا کر کھٹونا
الطام ایک بدترین اتہام اور ہے ہودہ و انقلاب
چہ کہ ایک بریلی شریف نے اس پر تنبیہ دی ہے
مصدق کو تنبیہ نہیں کی کہ ایک سرورق پر خط
ہر کام کو نامزد کر کے بریلی تے نامزد کی میں
پہل کی جو لہجہ انتہا کوئی بھی کچھچھوڑی قدس سرہما
کی ہمسندگی سے نہ دوسرے اور تیار ہو جائے
چلنے کیلئے، فلاں کی پر مولانا حضرت عثمان غنی
سے شبہات کا ازالہ

مولوی ہاشمی میں نے بات کی کہ یہ کلمہ ہے اور اس کو کچھچھوڑی ہاشمی
صاحب کا مصلح انتہا ہے یہ کہ مولانا حضرت عثمان غنی صاحب نے حضور کریم
صلی اللہ علیہ وسلم کی لڑائی کی نسبت کرتے ہوئے بڑائی ہے وہ مصلح ہے اور
میں علماء اہل سنت نے تو یہ بڑائی میں عاریت کی ہے وہ بھی غلطی پر کیا اور
اس بنیاد پر کتاب کا نام رکھی۔ کھٹا کر بکر میں مولوی ہاشمی صاحب نے
برادر است خاص اس کلمہ پر تنبیہ و تحقیق کی تکلیف نہیں فرمائی بلکہ اس
غلطی پر تنبیہ کیلئے مولوی ہاشمی میں نے طبیعت اس لئے کھٹا کر بکر میں
چیکہ جو تحقیق و دلیل کا کوئی گوشہ مولانا حضرت عثمان غنی صاحب انور اور
علامہ اہل سنت کیلئے نہ چھوڑا جائے اور اس کا اچھا موقع ہوتا ہے

رکنے کی ثبوت ویسا ہے۔ مولوی باغی میاں بزرگ یہ مسخاتی دیتے رہیں کہ علامہ مدنی میاں صاحب کو بحث الاہیاء کے ترجمہ پر کوئی شبہ نہیں، مگر علامہ مدنی میاں صاحب کے یہ الفاظ.....

قابل دید خوبی یہ ہے کہ ترجمہ میں ایک لفظ بھی زیادہ نہیں ہے جو قوسین کے درمیان لکھا جائے اور من گھڑت اضافہ کو معنی میں افعال کا حیلہ بتایا جانے۔

صاف محوای دیسے ہیں کہ علامہ مدنی میاں صاحب صرف شبہات ہی میں نہیں ہیں بلکہ شبہات سے آگے بڑھ کر بہت کچھ کہ گئے ہیں، اٹھت قدس سرف کے ترجمہ میں قوسین کے الفاظ کو من گھڑت اضافہ کو کہہ کر معنی میں افعال کا حیلہ قرار دینا علامہ مدنی میاں صاحب کی جس پر واز کو ظاہر ہو گیا ہے وہ شبہات کچھ سے کہیں بلند ہے۔

اطہورت امام ربیلوی قدس سرف کے ترجمہ قرآن میں قوسین کے الفاظ کو من گھڑت بنا ۱۱۳ مطہورت کے ترجمہ قرآن کو مدام و خواص میں کھلے طور پر نا قابل اعتبار قرار دینا ہے کہ مطہورت قدس سرف نے قرآن مجید کے معنی دل سے گو گو کہ سمجھانے ہیں جو فاسد تفسیر باللہ ہے اور اس میں حرکت سے مسلک الہی سنت کے من گھڑت ہونے کی بول چال پڑی ہے اسکا مولوی مدنی میاں کو کوئی احساس نہیں ہے نہ پراہ ہے۔

مولوی باغی میاں کی اس عبارت کو سنانے رکھ کر ہیں اس امر کی طرف خاص توجہ دینی ہے کہ۔۔۔۔۔ اپنے مولانا نو شاد عالم کی تصنیف پر بریلی والوں کو خصوصاً حضرت مولانا اختر رضا خاں صاحب کے سکوت کو حیلہ بنا کر ان کی تحقیر و تذلیل کچھ ایک کمال نامہ تو لکھا ملا۔

مولا نو شاد عالم نے شبہات کی نسبت کر کے اپنے لفظ

گھایاں دینے میں کوئی کمر نہ اٹھا کر کھیلنے چاہئے اس وقت کو اختیار کر چکے لئے انہیں کس دیکھ سہانے کی ضرورت تھی، اپنے مولانا نو شاد عالم کی تصنیف "علامہ مدنی صاحب کے شبہات کا ازالہ" جس پر مولانا محمد طبع اللہین صاحب مدظلہ العالی کی تھکم ہے اس کو حیلہ بنایا اور یہ اس طرح کہ کتاب کو لکھی ہے مولانا نو شاد عالم صاحب مدظلہ، تقدیم حضرت مولانا مفتی محمد طبع اللہین صاحب کی ہے لیکن کتاب کے عنوان میں "شبہات" کی نسبت علامہ مدنی میل کی طرف کی گئی ہے اور خطاب میں جو علامہ مدنی میاں کے استراض کیا گیا ہے وہ میاں مولوی باغی صاحب کے نزدیک بد چینی، بدترین اتہام اور بے ہودہ الزام ہے۔ اٹی حیلہ دیکھیے

مولانا نو شاد عالم صاحب نے اور حضرت مولانا مفتی محمد طبع اللہین صاحب نے مولوی باغی میاں کے نزدیک اگر یہ بہت بڑی غلطی اور بد چینی کی تھی مگر بریلی والوں نے اور خاں طور پر حضرت مولانا مفتی رضا ناں صاحب نے مولانا نو شاد عالم صاحب اور حضرت مولانا مفتی محمد طبع اللہین صاحب کو تنبیہ کیوں نہیں کی؟ لہذا اب بریلی والے خاص طور پر مولانا اختر رضا خاں صاحب اور ساتھ میں دوسرے علماء بھی جاری کلاہیں سنئے کیلئے تیار ہو جائیں جو ہم نے اپنے نازہ شاہ کلاہ کی "کے آئندہ صفحات پر ان کی شان میں بیان کی ہیں۔

"اس کا راز تو آید و ہر اوس چنین کنند"

پارے نزدیک مولانا نو شاد عالم صاحب مفتی کا عنوان شبہات کا ازالہ "مجرب ہے ہودہ الزام، بدترین اتہام اور بد چینی نہیں بلکہ حقیقت بیانی پر بخیا ہے، میاں مولوی باغی صاحب کا اس کو ذاتی حملہ سمجھا اور اس پر چیلنج پا ہوا و اقوت کے خلاف موقف کلاہیاں دینے کیلئے حیلہ بیان کرنا ہے۔

واقویریک مولانا نو شاد عالم نے شبہات کی نسبت کر کے اپنے لفظ

مولا نو شاد عالم نے شبہات کی نسبت کر کے اپنے لفظ

اس لئے کہ اس میں انہیں اپنے برادر گرامی علامہ مدنی میاں کی توہین نظر
آئی مگر علماء دیوبند جنہوں نے منہ بھر کر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم
کی توہین اور بدتریزانہ گستاخیاں کیں جن پر حکم شرع مذہب متکلمین پر کفر
وارتداد کا حکم ہے بلکہ جو ان کے کفر میں اطلاع کے بعد شیک کرے ان پر
بھی کفر کا حکم دیا گیا جو ان کے کفر و ارتداد پر سکوت کرنے والے کف لسان
کرنے والے اپنے (میاں مولوی ہاشمی صاحب کے) استاد مولوی ظفر ادیبی
کو سر پر کیوں بٹھایا ہے ان کی قصیدہ خوان اپنی اس کتاب مکمل میں کر کے
اپنے مریدین متعقدین بلکہ عام مسلمانوں کی گمراہی کا راستہ کس لئے کھولا
ہے۔
اپنے برادر محترم علامہ مدنی میاں صاحب کیلئے گھڑے تان کر غلامی توہین
قرار دیتے ہوئے اس پر سکوت کرنے والوں کو تو وہ بدداشت نہ کر سکیں۔
اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے کیلئے ہوئے مرتد گستاخوں کے کفر
ارتداد پر سکوت کرنے والے مولوی ظفر ادیبی سے یہ محبت و عقیدت —
ایسا چہ بوالعجبیست ، آخر مولوی ہاشمی میاں ہیں کیا ؟

کف لسان کا فتنہ

پر عنوان اپنے مضامین کے اعتبار پر اہم ہے جو مولوی ہاشمی
مدنی کی مکمل کی جگہ دیوبند کی وجہ سے لوگوں کے کفر و ارتداد میں پھنس
جانے کے خطرات کے پیش نظر باندھا گیا ہے جن کو ہم چار ابواب میں
تقسیم کر رہے ہیں۔
۱۔ دیوبندی مولوی مدنی مولوی ظفر ادیبی مدنی مولوی ہاشمی میاں کے کئی دور
مدنی صاحب ،
(۱) یہاں ہم ان صف اول کے دیوبندی مولویوں کا ذکر کر رہے ہیں جن

کو دیوبندی قوم اپنے سب سے بڑے دینی و دنیاوی رہنماؤں میں شمار کرتی ہے
ان کے نزدیک ان کے یہ بڑے بڑے مولوی بہت بڑے محدث ، فاضل
فقیر ، منطقی ، فلسفی اور عربی ادب کے ماہر تھے ، اس قوم کے نزدیک
ان کے یہ مولوی تصوف و عرفان میں دنیا کے بے مثال عارف و دل
تھے ان کے نزدیک دنیا کے گوشے گوشے میں ان کے علم و فن اور ولایت
کی دھماک بھیجی ہوئی ہے ، ان مولویوں کے موٹے موٹے ٹائٹلوں اور ان
کی کتابوں کی وجہ سے دیوبندی عوام و خواص کے ذہنوں میں ان مولویوں
کی عام غلطیاں تو انک ان دیوبندی مولویوں کے موٹے موٹے کیلئے ہوئے
کفر و ارتداد کو بھی کفر و ارتداد مان کر ان مولویوں کو کافر و مرتد ماننے کیلئے
تیار نہیں بلکہ گے ، الاما شاء اللہ تعالیٰ — یہ تو دیوبندی تھے۔
ان کے ساتھی و صالح گلی اور بعض وہ سی کھلانے اور کھلانے والے
ہیں ہیں جو اللہ عزوجل اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں ان
ان دیوبندی اکابر کی شدید گستاخیوں گالیوں اور کفر و ارتداد کو نظر انداز کر کے
ان پر رحم کھاتے ہوئے ہیں اور ان کے ساتھ جو سن ہمدردی میں ان کو کافر و
مرتد کہنے سے انکار کرتے ہیں اور وہ کفر و ارتداد جو مذہب متکلمین پر بھی
کفر و ارتداد ہے اس کو اسلام و ایمان قرار دینے کے مجاہد ہیں ان میں سے
مولوی ظفر ادیبی بھی ہیں جو مولوی ہاشمی میاں کے تقریباً اقراری استاد ہیں
یہاں یہ خیال رہے کہ وہ چاروں بڑے بڑے دیوبندی مولوی مدنی مولوی
رشید احمد گنگوہی مدنی مولوی قاسم نانوتوی بانی دارالعلوم مدنی مولوی اشرف
علی تھانوی مدنی مولوی خلیل احمد انیسوی پر کفر و ارتداد کا حکم لگانے میں
مکمل معطر ، مدینہ منورہ ، اور عرب و عجم کے بحشت مستند و معتبر ، عظیم الشان
علماء و عارفان امام بریلوی قدس سرہ کے ساتھ ہیں جن کے علم و فضل
اور ان پر اعتماد کا دیوبند کو بھی اقرار ہے۔ حضرت محدث اعظم ہند کچھوچھو
فرماتے ہیں ۔

محتاج و دنیا کے دیکھا کہ حرام بیشہ مجھوں
کے ایک ایک جرم کو آشکارا کر دیا کفر
و ارتداد کے لمحوں کو عرب و عجم کے علماء و مشائخ
کے سامنے منظر کر کے دکھایا اور ان ساری
بجروں کو مل و حرام میں اتنے اکابر علماء و مشائخ
نے مجرم کفر و ارتداد کا فتویٰ دیا کہ چودہ صدیوں
میں کسی فرقہ کے کسی بزرگ فرد پر اتنی بڑی تعداد
کا اتفاق تاریخ میں موجود نہیں (مجدد اعظم از گرد اعظم)

ان چاروں دیوبندی مولویوں اور ان چکم کفر و ارتداد اور ان کے کفر و ارتداد
پر سکوت اختیار کرنے والوں کے حکم کفر سے مولوی ہاشمی میاں انیس طرح سو
واقف ہیں یہ اور بات ہے کہ ان پر مرتد دیوبندیوں کے کفر و ارتداد اور شان بیت
و رسالت سے ان کی خبیث گستاخیوں پر مولوی ظفر ادبی کی استادانہ مقیدیت
و محبت پھر غالب ہو گئی ہے۔

مولوی ظفر ادبی صاحب مولوی ہاشمی مل
کے دیوبندی استاد محمد امین جو میر زمانہ قیام اشرفیہ میں دارالعلوم اشرفیہ
مبارکپور میں مدرس و معلم تھے اور اپنے زمانہ تدریس میں کف لسان تحریک کے
باقی تھے یعنی وہ چاروں دیوبندی اکابر میں پر دنیا کے معتد و مستند علماء و
نے کفر و ارتداد کا فتویٰ دیا جو ان کو کافر و مرتد ماننے سے انکار کیا حالانکہ ان میں
پر سب سے پہلے جوئے، یہ وہی ظفر ادبی ہیں جنہوں نے مسام
الرحمن کا مذاق اڑایا کہ چاروں کتا بول کے ساتھ پانچویں کتاب مسام الحرمین
پر ایمان ناما ضروری ہے، یہ وہی ظفر ادبی تھے جو علماء اہل سنت کے ساتھ اس
سلسلہ میں استہزاء کرتے رہے، یہ وہی ظفر ادبی ہیں جنہوں نے جب
کہ حضور سید العلماء کے ساتھ بکثرت علماء اہل سنت نے مبارکپور میں رونق افروز

تھے اس فتنہ کف لسان سے متعلق سوالات حسب کر کے مولانا عبید الرحمن کے
کے ذریعہ علماء اہل سنت کی خدمات میں انہیں شجرا دکھانے کیلئے پیش کیے
تھے۔ یہاں یہ امر انتہائی اہم ہے کہ میرب استاذ و ممتاز حافظ ملت حضرت مولانا
عبد العزیز صاحب رحمت اللہ تعالیٰ نے اسی کف لسان کی بنیاد پر مولوی ظفر
ادبی کی سمیت مخالفت کر کے اشرفیہ مبارکپور سے الگ ہو کر برصغیر کی
تھا اور اس سلسلہ میں حضرت نے اپنے حال کی بھی پرواہ نہیں کی تھی چاہے
علم کے مطابق مولوی ظفر ادبی صاحب انہیں تک اپنے کف لسان کے
مسئلہ پر قائم ہیں انہیں تک ان کی طرف سے ایسا کوئی اعلان یا بیانیہ یا سنی
میں نہیں آیا کہ انہوں نے مرتد اکابر دیوبند کے کفر و ارتداد کا اقرار کیا ہو بلکہ چند
سال پہلے انہوں نے آنجنابی مولوی خلیل احمد بجنوری دیوبند کے کف
لسان کی حمایت کی ہے۔

۱۲۔ اس زمانہ میں جبکہ مولوی ظفر ادبی صاحب کی تحریک کف لسان اشرفیہ
مبارکپور میں علم و فن کی اسیسٹنٹ کے ساتھ مل رہی تھی کچھ عرصہ پہلے
استاد مولوی ظفر ادبی صاحب حدیث شریعہ اور ان کے کف لسان یعنی مرتد
اکابر دیوبند کو کافر و مرتد ماننے سے انکار میں شریک ہو گئے تھے علماء اہل سنت
کے مواخذہ کے بعد مولوی ہاشمی میاں نے تو ظفر ادبی مولوی ظفر ادبی سے
علانیہ رگڑا اظہار کیا، کچھ عرصہ بعد مولانا عبید الرحمن صاحب ہم ان سے
الگ ہو گئے البتہ اب جبکہ مولوی ہاشمی میاں کچھ عرصہ کی تحریک و اصیہ
میں کو اپنے ساداقی اختیار سے ان کے تکیوں سے کچھ عرصہ شریعت متغیر کر رہے
ہیں، انہوں نے پھر چھوڑ دیا ہے اسے اسے مولوی ظفر ادبی سے عقیدت
و محبت کی تجدید فرمائی ہے آپ مولوی ہاشمی میاں کی کتاب "تعلیمات"
دیکھتے ہیں مولوی ظفر ادبی صاحب کے ساتھ اپنی عقیدت و
استاد کے اعلیٰ و مستحکم رشتہ کا جہاں انہیں مفروضہ "اور علماء کی اصلاح"

کرنے والا ان کو کہتا ہے مولوی ظفر ہاشمی کی عبارتوں کے قوالوں کو ہمارے
 علماء اہلسنت کے مقابل میں ان کا عیب بھانے کی انتہا کرشمہ کی ہے
 تعریف میں زمین و آسمان کے کتابے ملا دیتے ہیں۔

اب کیا ہے مولوی ہاشمی میاں کے مدین، ان کے جذبات
 عقیدت و منہاد و اصول بھانے کی یہ تھکر کہ مولوی ظفر ہاشمی صاحب
 ہمارے مرکز عقیدت، آبرو دے اشتہاریت جناب مولوی ہاشمی صاحب
 کے قابل احترام و لائق تفکیر استاد اور ان کی تقریر کے طاق بہت
 بڑے علامہ قدس سرہ مولوی، علامہ کچھوچھو بلکہ علامہ زمانہ کی اصلاح کرنے
 والے دوران میں کے برتر عامل دین ہیں یقیناً ان کا راستہ صحیح ہوگا۔ مولوی
 ظفر ہاشمی کا مسلک بلکہ دیوبندیت کو ماننے میں تاہل نہیں کریں گے اور
 یہ تو پہلے ہی ان کے زہنوں میں بن چکا گیا ہے کہ بریلوی علامہ اہل سنت
 جابل، اتاہل اعتبار میں وہیہ علامہ کچھوچھو مولوی ہاشمی میاں نے اپنی بنیاد
 میں انھیں مولوی ظفر ہاشمی کا مطیع و مقتدری بنا ہی دیا ہے اسلئے کہ علماء
 کی اصلاح کی بہت بڑھ کر کی جائیگی جب مولوی ظفر ہاشمی علامہ
 و مشائخ کچھوچھو کے مطیع و مقتدا بنیں گے تو مولوی ہاشمی میاں کی رہنمائی
 میں عوام اہلسنت کے دین و سنت کا جو حشر ہو گا وہ ظاہر ہے انہیں لکھا
 داتا الیہ راجعون۔

پہلے سے ہی گمراہ مولوی ہاشمی کی طرف سے مطمئن نہیں
 رہے ہیں میں نے خود مولوی ہاشمی میاں کے کئی دور دیکھے ہیں جنھیں مندرجہ
 ذیل صورتوں میں دیکھا جا سکتا ہے۔

علا پہلا سنت پرستی کا۔
 علا مولوی ظفر ہاشمی کے ساتھ سنیت سے کشمکش کا۔
 علا پہلا سنت پرستی کا یہاں وہ ہے جبکہ رد انفس کی بنیاد
 مولوی ہاشمی میاں نے زور دار تحریک چلائی تھی مگر اب بھی ہوتے
 تھے تفریق پرستی کے لئے تھے۔

علا جو تھا دور رد انفس کے ساتھ دوستی کا تھنے کا۔

علا ہاشمی کے ساتھ کا۔

علا پہلا سنت پرستی کا۔

علا ساتواں دور اب چھ مولوی ظفر ہاشمی کو اپنا اور علامہ سنیت

کا قلم دیکھتے تھے۔

افزونہ کیجئے کہ میاں مولوی ہاشمی صاحب کیا ہیں؟

مطالبہ

مولوی ہاشمی میاں ہمارے اس مضمون سے غرور کیا کرتے
 ہیں خوب ہو جائیں ایک آدھ گالی نامہ لکھ کر اور چھاپ دیں ان کے بڑھ
 کر اپنے معتمدین کو اشتہاریت کی مخالفت جتنا کر لڑنے ہونے کیسے بھار
 دیں نہ ہو یہ مطالبہ اپنی جگہ پوری قوت سے برقرار رہے گا اگر ان کے
 نزدیک مولوی ظفر ہاشمی صحیح العقیدہ ہیں اور سارا ازم غلط ہے
 تو مولوی ظفر ہاشمی صاحب کے چاروں کا یہ شمار دیوبندیت کی تحریف کا شرعی
 اعلان کرنا میں ان کے شرعی طور پر چاروں کو برحق قبولیت و دستخط
 حاصل کر کے تشہیر کریں اگر مولوی ہاشمی میاں یہ نہ کر سکیں اور یہ امید
 ہو نہیں کہ وہ کر سکیں تو خود مولوی ظفر ہاشمی سے اپنے نقطہ تعلق و ہرارت
 کا شرعی اعلان کریں وہ اس خیال میں نہ رہیں کہ مخفی ہوت کی وجہ
 سے سب کچھ ان کے لئے جائز ہو جائے گا اور اگر مولوی ہاشمی
 میاں یہ سب کچھ نہ کر سکیں تو ہم اہلسنت سے درخواست کریں گے
 کہ وہ اپنے دین کی حفاظت اور حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ
 وسلم کے ساتھ اپنی و مناداری کے خاطر مولوی ہاشمی میاں سے
 قطع تعلق کر لیں۔

کملی کے واقعہ کی اصل کیفیت

مولوی ہاشمی میاں کے اعتدالیت سامنے آنے کے بعد لاندہ بیان سے قطع نظر ہمیں سنجیدگی سے یہ دیکھنا ہوگا کہ حضرت مولانا اختر رضا خاں صاحب، حضرت مولانا بدر الدین صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ اور حضرت مولانا مفتی شریف الحق صاحب کا قصور کیا تھا؟ جس پر ان علماء کو گالیاں سننی پڑیں جس سے عالم اہلسنت کو سخت تکلیف پہنچی۔ واقعہ یہ ہے کہ ان حضرات نے کلموں اور مکتوبات میں تصفیہ کی سبھی چیزیں اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ کے اصولان کے سامنے تھے ان کی وفادار مومنانہ طبیعت نے گوارا نہیں کیا کہ اس کی نسبت حضرت اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف کی جائے اور ایک علم وین کے لئے حکم دیا ہے کہ غیبت مفسد امور میں جہاں تحقق مستند قول علماء پر مبنی اطلاع نہ ہو کسی کی شہرت جہت جس ملک پر اس کا چاڑھے اسی پر عمل کرے اور علماء کو کسی پر عمل کرنے کا حکم دے یہ بھی وہ بنیاد پرستی ہے جس پر حضرت مولانا اختر رضا خاں صاحب نے اس مجلس میں توبہ کا حکم دیا اور دوسرے علماء نے اس کی تائید کی۔ ان کے بعد میں شریعتاً ثابت ہو جائے کہ یہ حکم صحیح نہیں تھا تو اس سے خود رجوع کرے اور علماء کو رجوع کرنے کا حکم دے۔

مولوی ہاشمی میاں نے مولانا مدنی میاں صاحب کی جو تقریر اپنی اسی کتاب کلموں کے حصے پر نقل کی ہے اس میں یہ مفہوم موجود ہے اور یہی طریقہ امتداد دین مشائخ فقہاء و علماء کا رہا ہے اور اسی پر عمل ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ تصفیہ کی سبھی چیزیں آقا ہی کافی تھیں کہ کلموں اور کلموں کے کلموں کو لکھتے ہیں۔ میاں مولوی ہاشمی صاحب نے اپنی کتاب کلموں کے حصے پر لکھا ہے کہ کلموں کے جو مدعی خود ان کے لئے ہیں اور میں چھوٹا

کلم چھوٹا سا کلم موجود ہیں یہیں یہاں کلمی کے اس کلم کی تحقیق مقصود نہیں بلکہ یہ عرض کرنا ہے کہ ان علماء تصفیہ کے جہاں اور اس کی نسبت مدبر اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف کرنے کو، جائز نہیں تھا صاحب کا تھا۔ مولوی ہاشمی میاں نے جو اکابر اہل سنت کے اقوال کو سکوت نقل کئے ہیں۔ اور ان کی وجہ سے ناحق الزامات اور گالیاں لکھ دی ہیں وہ کسی صورت مناسب نہیں ہے۔

اور ہم بدعتی نہیں کر سکتے کہ ان علماء کو اس کا حکم تھا تاہم اگر علم ہی تھا تو ان علماء سے وجہ یہ بھی جا سکتی تھی کہ ان اکابر علماء کے اس کلم یا سکوت کے بعد ان کی عدم اجازت کا حکم دے رہے ہیں یا اسے کہ غلوں پر ان کے نزدیک اہل سنت کا ہونا ممکن ہے جس سے علم کا حکم کو یہ برکت اور انہیں اسے گا اور اکابر کی توہین اور ان پر توجہ درجہ کا وجہ قطعاً غلط ہوگا۔

مولاوی، جس میاں کا یہ الزام باطل ہے کہ حضرت مولانا اختر رضا خاں صاحب اور ان کے نقار نے بیساف ستارے دیئے جس سے اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ حضرت علامہ علی محمد خاں محقق دہلوی، حضرت صدر الدین اصل، حضرت صدر الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ حضرت مفتی محمد رفیع جوی جہم لندہ نقارے کی توہین ہوئی ہے اور ان اکابر پر توجہ لازم ہے، میاں مولوی ہاشمی صاحب کے اس تصفیہ اور تعبیرات کی منطق کو مان لیا جائے تو قرآن اور اسے اب تک اکابر و اصاغر اہل علم و اہل طبع و عقل پر حق نہیں آجائیں گے۔

ہمیں شک ہے کہ اس سلسلہ میں مولوی ہاشمی میاں نے اپنی کلموں کے بعض مقالات خاص طور پر صحت پر ایسا غلط فہم اختیار کیا ہے اور احقر تصدیق ان سے جو کہ کو علماء اہل سنت نے خلاف ہو جانے کی کوشش کی ہے جس سے اہل سنت میں ٹکراؤ ہوگا اور ان میں امت و اف و افتراق کے جذبات بھڑک اٹھیں گے اور یہاں مولوی ہاشمی صاحب کا شمار بھیجے رہیں گے ان کی کتاب کلموں کے حصے پر عبارت دیکھئے۔

مفتی بدو لہجہ کی توبہ اختیار رضا کو مبارک ہو۔ مگر
کھن کان کھن رحمت والی کھن اور کالی کھن والے
آت صلی اللہ علیہ وسلم کہنے اور نہ کہنے اور
برترار رکھنے کی وجہ سے فاضل بریلوی کو 'محقق
بریلوی' کو صدر الشریعہ کو 'صدر الانا فاضل کو' محدث اعظم ہند
کو مفتی اعظم ہند کو 'علامہ میسر مٹی اور علامہ اعظم
دیوبند کو توبہ کرنے کی کوئی ضرورت نہیں یہ تو از حدی
صاحب کا چہرہ اگر وہ فتنہ ہے جو اکابر کو بھی توبہ کرنے
کی دعوت دیتا ہے ان کو خدا کا گنہگار 'حرام کار اور
عسیر بنا دیتا ہے۔

اس کے بعد میاں مولوی ہاشمی صاحب نے
لوگوں کو یوں بھر دیا ہے۔ انا کے احمد رضا اور ان کے
والدہ بزرگوار کے شہید یا تو! اے صدر الانا فاضل اور
صدر الشریعہ کے دیوانہ! اے محدث اعظم ہند
اور مفتی اعظم ہند کے وفادارو! اے علامہ میسر مٹی
اور علامہ اعظمی کے عقیدہ مندو! مولانا اختر
کی زبان پر تالا لگاؤ تاکہ عالیشان فاضل بریلوی کو،
ان کے جلیل القدر والدہ کو ان کے جلیل القدر
وصیت کو ان کے جلیل القدر شاگرد کو ان کے جلیل القدر
پیسر زادے کو ان کے جلیل القدر صاحب زادے
کو ان کے جلیل القدر فرماں برداروں کو گنہگار حرام کار
اور عسیر بنا دے اور کرا سکیں ان کھن 'محدث وصیت'

عسیر بدو لہجہ اب اسنت سے درخواست کرتے ہیں
کہ میاں مولوی ہاشمی کی ان عبارتوں میں ان کے قول و اصول کو غور سے دیکھیں
و رہاری تفصیل ملاحظہ فرمائیں۔

اولاً حضرت مولانا اختر رضا صاحب از حدی
نے ہرگز ایسا نہیں کہا ہے نہ ایسا باور کیا ہے مولوی ہاشمی میاں مولوی کی گسیٹ
تھان کی منطق یوں چسلائی ہے کہ۔

اعلیٰ حضرت ابا بریلوی 'ان کو والدہ صاحبہ حضرت مفتی بریلوی
محدث صدر الشریعہ، حضرت صدر الانا فاضل، حضرت محدث اعظم
ہند، حضرت مفتی اعظم ہند کے کلمے کے استعمال کو ناجائز و حرام
نہیں کہا بلکہ ان میں سے بعض حضرات نے استعمال کیا ہے، بعض نے استہزاء
پر سکوت اختیار کیا ہے۔

بخشہ اس کے مولانا اختر رضا خاں صاحب از حدی
جو ان تمام اکابر سے علم و فضل میں کم ہیں اور عسیر میں رہتے چھوٹے ہیں
کلمے کے استعمال کو ناجائز و حرام کہنا کہنے والے سے توبہ ہی کرتی ہے۔
اس سے مولوی ہاشمی صاحب نے یہ نتیجہ نکالا کہ مولانا اختر رضا صاحب
از حدی نے ان تمام بڑے بڑے عالموں کو جس کا مرتبہ گنہگار
نہ تھا کار شہرہ دیا ہے جس سے ان اکابر پر توبہ لازم آ رہی ہے، مولوی ہاشمی میں
یہ نتیجہ نہ نکالنے کے بعد اپنا فیصلہ یوں سناتے ہیں کہ یہ اکابر کلمے کے لفظ
کو استعمال کرنے یا اس پر سکوت اختیار کرنے کی وجہ سے گنہگار خطا کار
نہ ہوئے بلکہ کلمے کے لفظ کو استعمال کرنے 'ناجائز و حرام' یا گنہگار
صاحب نے فتنہ اٹھایا ہے جس سے ان اکابر پر یہ الزام عائد ہو رہے ہیں۔
لہذا مولوی ہاشمی میاں لوگوں کو ابھار رہے ہیں ان کے جذبات کو بھڑکا
۔ جس میں کہائے عالیشان ابا بریلوی، مفتی بریلوی، صدر الشریعہ، صدر الانا فاضل
محدث اعظم ہند مفتی اعظم ہند کے دیوانہ! عقیدہ مندو ہاشمی نے
میں ان میں اتراؤ اور مولانا اختر رضا کے منہ پر تالا لگاؤ اور اگر برقعہ آہی
آجائے اور لوگ مرزا حجت کریں تو اپنے اکابر کی عسیر و ابرو بجائے
کے لئے سر پہ ٹول کے لئے بھی تیار ہو ورنہ تہاڑی دیوانچی عقیدہ تہندی
اور شہیدان کا دھوئے ہی غلط ہوگا۔

یہ ہے اہل سنت میں پورٹ ڈالنا اور پھر تشریف لانا
واہ میاں غلط ملت مولوں ہاشمی صاحب !

ہاشمی صاحب یہ ہے کہ ناجائز مخالفت میں جب کوئی جوش
پر ہوتا ہے اس کو اپنے ہی اصول پر اپنے ہی باتوں پر کھڑی ماریے
کا پرشس ہوتا ہے مولوں ہاشمی میاں کے یہاں یہ اچھی طرح دیکھ لیجئے کہ ان کا
یہ کایہ دار خود ان کے مولانا مدنی میاں صاحب پر کیسا پڑ رہا ہے۔
نمازیں لاؤنا سپیکر کا استعمال ناجائز ہے نماز کو
فاسد کر دیتا ہے، اس پر حضرت مفتی اعظم ہند حضرت صدر الشریعہ
حضرت محدث اعظم، حضرت رشید ریشیہ، حضرت مولانا حسنین علی صاحب
حضرت محمد امین مولانا حمید الرحمن صاحب، حضرت حافظات
استاذ العلماء مولانا حافظ عبدالعزیز صاحب سربراہ اشرفیہ مبارکپور، حضرت
سجادہ نشین کچھوچھو مقدسہ مولانا مفتی ارمیاں بڈلہ، ابوالی کا استاد
گراہی حضرت مولانا مفتی عبدالرشید خاں صاحب قیچوری بالی جامعہ
عسریہ باگپور، حضرت مولانا غلام حبیب لانی میرٹھی، حضرت علامہ
مفتی رفیع الرحمن صاحب وغیرہم رحمہم اللہ تعالیٰ فتادی موجود ہیں
یہاں ہم خاص طور پر حضور محدث اعظم ہند کچھوچھو کا فتوہ درج کرتے ہیں

ملاحظہ فرمائیں

..... اور زید کا یہ دعوے بالکل حق ہے
کیونکہ اول تو لاؤنا سپیکر ایک سنت کو مٹا رہی ہے
رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کثرت
جامعت میں مکبرین کو قائم کرنے کا حکم دیا تھا۔
اس لئے لاؤنا سپیکر اسے اس سنت کو ختم کر دیا،
اور جو چیز کسی سنت سے مزاحمت کئے ہوئے
ہے اس کے نمازیں ادا کو ہی قہر بھی دے سکتا ہے
اور وہی تکبیر بھی کہہ سکتا ہے جو خود شریک نماز ہو

اگر نماز سے باہر کوئی ادا کو قہر دے، ادا قبول کرے
تو نماز ہوئی یعنی ادا اور مقتدیوں کی نماز گئی اور تہن بات
تو ہر شخص سمجھ کر کہہ لے کہ لاؤنا سپیکر نہ شریک نماز
ہے نہ شریک شخص نہ ہونے کی اس میں اہلیت ہے وہ تو ایک
الہ ہے نماز میں نہیں ہے تو اس کی تکبیر پر عمل کرنا ایک
خاص از نماز کے کچھ پر عمل کرنا ہے جس پر نماز نہ ہوگی.....
..... فقط کتبہ ابوالحسام محمد

الاشرفی الجبلی تزیل بنارس

اکابر اہل سنت نے نماز میں لاؤنا سپیکر استعمال کرنے کے خلاف جوفتو
دیتے ہیں ان سب کو ہم یہاں نقل نہیں کر سکتے آپ کے اوپر حضرت
محدث اعظم ہند کچھوچھو رحمہ اللہ تعالیٰ کا فکے تو ملاحظہ فرمائیں۔
حضور محدث اعظم ہند کچھوچھو کے توجہ پر لاؤنا سپیکر پر نماز
ہوگی ہی نہیں ہی اب یہی دیکھ لیجئے کہ حضور محدث اعظم ہند کے شانہ دے۔
:- مولانا مدنی میاں صاحب کے قول پر لاؤنا سپیکر پر نہ ہوجاگی
مولانا مدنی میاں صاحب کا قول دیکھتے دیکھتے ہیں۔

میرے علم میں لاؤنا سپیکر نہ جوڑی میں بغیر
مکبرین کے ہی اشغالات ارکان میں کوئی حرج نہیں
لیکن چونکہ بعض مقتدیوں کے علماء کرام اور مفتیان عظام
لاؤنا سپیکر کی آواز پر استیصال کو فساد نماز کا موجب
قرار دیتے ہیں تو اس صورت میں جمع بین الذہین
کی یہ بہترین صورت ہے کہ لاؤنا سپیکر کے
ساتھ حسب ضرورت مکبرین کا قہر بھی کرنا جائے
تا کہ ان علماء کرام کے ہم خیال افراد کو بھی برائت

ذمہ کا یقین حاصل رہے
(مجموعہ فتاویٰ علماء شریعتی لارڈ مشیت)

مولانا مدنی میاں صاحب مظلہ العالی نے لاؤڈا سپیکر پر نماز فاسد ہونے والوں کی رعایت کیلئے یہ ترکیب تو بتادی کہ ان کی بات ذمہ کیلئے مکررین کا تقریبی لاؤڈا سپیکر کے ساتھ کر لیا جائے مگر صفائی کے ساتھ یہ بھی بیان کر دیا کہ بقیہ مکررین کے لاؤڈا سپیکر پر نماز ہو جائیگی۔

اس میاں مولوی ہاشمی صاحب کی تلوار دیکھئے کہاں کہاں جاتی ہے اور میاں مولوی ہاشمی صاحب کے گالیاں فوازی کے مذہب پر کس کس کی عزت و ناموس پر ہتھی ہے۔

میاں مولوی ہاشمی میاں کے والد ماجد حضور محدث اعظم ہند سمیت بڑے بڑے علماء کا براہیل سنت کے نزدیک سے نہیں ہوگی نماز ذمہ میں رہیگی، ان نمازوں کا دوسرا فرض ہوگا، ورنہ مولانا مدنی میاں سمیت جس جس نے لاؤڈا سپیکر پر نماز پڑھ کر دوسری نہیں ہے مولوی ہاشمی میاں کی کرم فرماں پر تارک الصلوٰۃ، فاسق فاجر، حرام کار، گنہگار، مجرم، ٹھیکہ بینا اور گریاں مولوی ہاشمی صاحب اپنے برادر گرامی مولانا مدنی میاں صاحب دران کے ساتھیوں کو بچانا چاہتے ہیں تو ان ہی کے مذہب پر حضور محدث اعظم ہند حضور مفتی اعظم ہند حضور صدر الشریعہ حضرت سجاد نشین مولانا مختار میاں کے استاذ گرامی مولانا مفتی عبدالرشید صاحب دفتیہ حرم اکابر اہل سنت، خطاکار، گنہگار اور میاں مولوی ہاشمی صاحب کی زبان فیض ترجمان سے کیا کیا فتور پاتے ہیں اسلئے کہ لاؤڈا سپیکر جیسی حلال و جائز چیز کو نماز میں ناجائز و حرام سے متوجہ کر مفسد کہنے والا میاں مولوی ہاشمی صاحب کے قول و حکم پر خطاکار، گنہگار، حرام کار سے کم نہ ہوگا۔

لیکن میاں مولوی ہاشمی صاحب کا مسلک یہ ہے کہ اکابر کو بچایا جائے، ان پر توبہ لازم نہ کی جائے اگرچہ اصاغر کو گالیاں دینی پڑیں جیسا کہ آپ مولانا مفتی اعظم ہند کے سلسلہ میں ان کا رویہ دیکھ چکے ہیں لہذا میاں مولوی ہاشمی صاحب کے قول و حکم پر ان برادر محترم مولانا مدنی میاں

اور ان کے ساتھی نذیب الدین دار نے والے اور جوانوں کو کیا کیا ٹھہریں گے اب یہ کاری مولوی ہاشمی میاں کے اے محدث اعظم ہند مفتی اعظم ہند صدر الشریعہ اور مفتی عبدالرشید خاں نقوی کی وغیرہم کے دیوالیہ، احمقیت و اشتعال سے

دور و درمیانی برادر گرامی شیخ الاسلام مولانا مدنی میاں کے منہ کو تالا لگانے کا انتظام کرو

جہاں تک مسلمہ دین و مذہب کی باتیں ہوں ہاشمی صاحب کے حاشا کہ ہم ان اکابر سمیت اور حضرت مولانا مدنی میاں اور ان کے ساتھیوں پر لاؤڈا سپیکر اور ایسے ہی فردی غیر مخصوص مسائل میں مولوی ہاشمی میاں کی طرح حکم لگانے کی جسارت نہیں کر سکتے یہ اس انداز کو پسند کرتے ہیں ہم نے جو مجرم عرض کیا ہے اس کا مقصد مولوی ہاشمی میاں کے خط نکال دیکھنا کہ وہ کتنا بڑا جو ملے کے دین و دنیا کو تباہ کر کے رکھ دیا گیا۔

افسوس کہ مولوی ہاشمی میاں کو مخالفت کے غیظ و غضب میں یہ بھی خیال نہ رہا کہ انہوں نے اپنی کلمی کے متعلقہ حضرت مولانا مدنی میاں صاحب کی جو تحسیر برقیں کی ہے اس میں کیا نفیحت و تہنیت کی گئی ہے فردی مسائل میں عمل کے اختلاف پر زبان کی آلودگی سے بچانے کی کیا تدبیر کی گئی ہے واقعہ یہ ہے کہ وہ تحریر بھی مولوی ہاشمی میاں نے صرف مولانا مختار میاں صاحب کو گالیاں دینے کے لئے کیا درج کی ہے عمل کرنے کے لئے وہ خود کو مستثنیٰ سمجھتے ہوئے ہیں۔

یہاں یہ خاص طور پر خیال رکھنا ہوگا کہ یہاں مولوی ہاشمی میاں نے مولانا مختار میاں صاحب کو ذلیل و رسوا کرنے کے لئے مذہبی اصول کی جولاہی باندھی ہے اس لائن پر مذہب اور جہنمی، اعلیٰ، شافعی، حنبلی کے ائمہ، مشائخ، فقہاء، علماء کھڑے ہوتے ہیں اور مسالک طریقت، قاور، چشتیہ، نقشبندیہ، سہروردیہ کے ائمہ و ولایت گارز ہیں جن میں تقدیم و تخریجانی اور مراتب کا فرق بھی موجود ہے جن میں اختلافات کی مثالوں

کے لئے وقت و مکان میں باوجود اختلافات کے نقصان سے محفوظ رہے۔ سب امت
کھیلے رحمت کی رحمت ثابت ہو رہے ہیں سوائے ان کے جو دین کے ہی
باغی ہیں۔

اگر میاں مولوی ہاشمی صاحب مولانا اختر رضا خاں کو
ذلیل و سزا کرنا چاہتے تھے تو کھانا سے اور میدان کی تلاش کے ہوتے تاکہ ان کے
نامہری میں اضافہ ہوتا،
دین و مذہب کو انہوں نے کیوں استعمال کیا ہے۔

سادات کرام کا احترام

مولوی ہاشمی میاں نے اپنی کتاب مکمل کی بتا دیا

”اے ہم دل احتیاط“۔ اے وحشت دل احتیاط سے
کی ہے ہم حیران ہیں کہ میاں مولوی ہاشمی صاحب کا احتیاط کی جب یہ
کیفیت ہے کہ وہ جن بات و مقام میں ایسا کمال نامہ مرتب کئے مشہور
کر سکے ہیں جس میں دل آزاری و اذیت رسائی میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھی گئی ہو تو
سب احتیاطی اور وحشت میں ان کی زبان و قلم کی جو رن کا کیا عام ہو گا۔
اس مضمون میں حدیث شریف کے ارشاد سے مولوی ہاشمی میاں نے یہ
بتایا ہے کہ قیامت میں تمام ارشاد منقطع ہو جائیں گے صرف سادات
کرام کے ارشاد منقطع نہیں ہوں گے۔ اور اس کے بعد مختصر اما بریلوی قدس
سرد کا یہ شعر نقل کیا گیا ہے۔

تبی فی نسل پاک میں ہے بیکر نور کا

تو ہے عین نور شب اسب گھوٹا نور کا

اس حدیث شریف کو ذکر کے قیامت میں برشتہ سادات منقطع نہ ہونے
سے کیا مراد ہے اس کو میاں مولوی ہاشمی صاحب بیان نہیں کر سکے۔ البتہ
حدیث شریف کے ساتھ ان مختصر تفسیر میں سرہ کے متحرک نقل کر کے

اور بیش لفظ صحت و صحت اور کچھ آئے مضامین سے بظاہر ہوتا ہے کہ
مولوی ہاشمی میاں کا مقصد اس بات میں زور پیدا کرنا ہے کہ سادات کرام کو
الاحترام ہی نہیں بلکہ ان کے گھر کے بچے کا احترام کرام کو ناگزیر سادات
کرام کے حضور ہے۔ مولوی ہاشمی میاں بھی سادات کرام کے مقدس خاندان
کے ایک پرہیزگار سادات علامہ اہلسنت خاص طور پر مولانا اختر
رضا خاں صاحب پر وہ سب سے کہ وہ مولوی ہاشمی میاں کا احترام کریں
مولوی ہاشمی صاحب کو یہ غصہ ہے کہ علوفت رانا بریلوی قدس سرہ اور
حضرت مفتی اعظم سند بریلوی رحمہ اللہ والے تو پورے خلاص سے سادات
کا پرہیزگار احترام کرتے رہے مگر یہ مولانا اختر صاحب وغیرہ ایک
فیصلہ مولوی ہاشمی میاں کا احترام نہیں کرتے ہیں پھر یہ قسم صرف غم ہی
نہ بلکہ ان کے دعوے پر جو ہاشمی نے لکھے تھے کہ گایاں کو ابر بنو یا۔

میسری عرض یہ ہے کہ۔ حدیث شریف کا مضمون
بالکل صحیح اور شرعی جگہ قطعی درست اس حدیث شریف کے عواوہ بھی
بہت احادیث و مذاہب و فقیہوں کو سادات کرام کی تعظیم و
کر رہی ہیں مگر میاں مولوی ہاشمی صاحب نے یہ کہاں سے سمجھ لیا کہ سادات
کرام کو یہ تعظیم دی گئی ہے کہ وہ مارے کر گویوں سے اپنا احترام اٹھائیں
اور گایاں سے لے کر گویاں۔ احترام ثابت کریں۔ اگر غیر سادات
کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ سادات اہل بیت کی عظمت و حرمت کا خیال
رکھیں ان کی عزت و ابر و پر اپنا سب کچھ بھیا کر دیں۔

وہیں سادات پر بھی تو یہ ذمہ داری ہے کہ وہ

سیادت کے علم و قدر و عفو و درگزر اور جو دو عطا

کی اسے احفالت پر ابرغ نہ آنے دی جنہیں حضور

قدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے در اثنا اپنی اہل

بیت میں چھوڑا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کا نمونہ بن کے دکھانا ہاشمی

محبوب العقیدہ و غیر سادات مسلمانوں کو خصوصاً
عساکر کو اپنے سایہ عاطفت و محبت میں لیکر چلنا
ان کے مناسبت اور خطاؤں کی پردہ پوشی کرنا ان کی
عزت و آبرو سے نہ خود کھوارہ کرنا نہ کرنے لڑنا جس
طرح بھی جو جس ذریعہ سے جو ان کی دنیا و آخرت کو
سنبھالنے اور سوار کرنے کی تدبیریں کرنا اپنی طرف سے
بیر اور عداوت کا شائبہ نہ ہونے دینا اگر ان میں سے
اپس میں جو تواسر دور کرنا یہ محکم سادات کے
اعلیٰ اخلاق کی کیفیتیں ہیں۔

کہیں میان مولوی ہاشمی صاحب نے اپنی دیرھ ہینٹ کی مسجد لکھنؤ کی توجہ
نہیں لیا ہے کہ ان کا مسلک ہی غیر سادات کو گایاں دینا اور ان کی آبرو سے
کھینا متعین ہو چکا ہے۔

مولوی ہاشمی میاں نے قیامت میں سادات کرام کے
رشتہ کا منقطع نہ ہونا تو یقین کر لیا مگر ان کے نزدیک ان کا کیا ہو گا جو خود رشتہ
ایمان و اسلام سے کٹ کر عداوت و سیادت سے منقطع ہو چکے ہیں ایسی مولوی
ہاشمی میاں ان کا بھی احستہ کرنا چاہتے ہیں جو معاذ اللہ کفر و اذدار
میں بچس چکے ہیں یا اس طرف مائل ہو گئے ہیں۔ بے شک سادات اہل بیت
کا بیکسہ بچہ قابل احستہ کرام ہے اور قیامت میں اس کا رشتہ منقطع نہ
ہو گا مگر محکم اہل بیت یہاں دھوکا نہیں کھا سکے کہ اللہ تعالیٰ نے ہم
پر جو عظیم انعام و اکرام کئے ہیں ان میں ایمان و اسلام شرط ہے وہ لوگ
جو دین و ایمان سے ہی رشتہ منقطع کر چکے ہیں وہ یقیناً کل قیامت
میں رشتہ سیادت سے کٹے ہوئے ہونگے ان کا دعویٰ نسب انہیں کوئی
فائدہ نہیں پہنچا سکے گا وہ انہیں لیس من اھلک میں داخل ہونگے
میاں مولوی ہاشمی صاحب! آپ اپنے احستہ کرام
کے لئے اپنی جسمانی طاقت و دماغ کی صلاحیت اپنا پورا علم و فضل

قوت بیان کا ہر نامہ کچھ میں ضائع کرنے کے بجائے سادات کے رشتہ
سیادت کو منقطع ہونے سے بچانے کی تدبیریں میں صرف بکھنے
بے شمار وہ خانقاہی و غیر خانقاہی سادات ہیں جو غیبروں کے ہا
کفر و اذدار میں بچس کر اپنا رشتہ سیادت کو اڑھ چکے ہیں اللہ تعالیٰ
نے آپ کو علم حقیقت متعین کی قوت عطا فرمائی ہے کہ عطا فرمائی
ہیں اگر تیری واقعی سادات کے درمندان تو ان کی غیبر تیرے
ان کے دین و دھن کو سنبھالنے کا آخرت کا رشتہ سیادت منقطع نہ
ہو سکے یا نہ۔

دی عمار کی خط اول و برتیبہ تو سنجیدگی اور احادیث
و محبت کے ساتھ انہیں قسب کر کے پوری ہو سکتی ہے درستی
قد پر پ ملاحظہ ہو مگر دوسروں کو تنبیہ کرنے سے پہلے اپنے نفس کو
تنبیہ کریں اور اپنی اصلاح کی طرف توجہ فرمائیں۔

مولوی ہاشمی میاں کی خرسا د میں بلند پروازی

در زادل سے اتک اہل بیت اطہار سادات کرام نے
تاریخ مارے سامنے ہے۔ اپنے گھر لے سے خوب وقفہ ہیں یہیں مثال
نہیں میں کہ میں مولوی ہاشمی صاحب کے جو طرز و انداز اختیار کیا ہے وہ آج
تک باحسب صاحب علم و زمانے طرز سیادت نے عالم اسلام کے
ساتھ کی رواد کھا جو چاہیے کہ کسی اعلیٰ اہل تقویٰ و حال صاحب
مسلک متوج عالم دین کو اس انداز سے یاد کیا ہو۔

مولوی ہاشمی میاں کی کتاب کلمت کے پیش لفظ
کا صحت دیکھتے آپ حضور سیدی سید الشہداء جہاں نیکر رضی اللہ تعالیٰ
عنه اور خانقاہ پوچھو مقدمہ کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

اچھو جھ شریف اور حقیقت بریلی شریف کا
جس مرکز عقیدت ہے بریلی کا تاجدار بلا شک و
شبہ اپنے مرکز عقیدت کا فادار اور خدمت
گزار ہے اس وقت اداری اور خدمت گزاری
نے احمد رضا خاں کو اکابر اہل سنت میں داخل
کرایا اور حضور محمد پاک کی خصوصی توجہ سے
اپنے اس غلام کو اہل سنت کا امام بنادیا اور عطیہ
آل رسول بن کر چلنے لگے۔

اس کتاب کے لئے صحت بھی دیکھ لیجئے مولوی ہاشمی میاں بکھتے ہیں
سادت کچھ اور ادلا دغوش اعظم پیران
پیر دستگیر ہیں وہ اپنے گھرانے کے غلاموں
کی حفاظت کرنا خوب جانتے ہیں۔

حضور ہیں امام اندینے عہد فخر لائے استعمال پر دھڑکان
سے گفتگو کر سکتے۔

۱۱، اس میں شک نہیں کہ اعلم حضرت امام بریلوی قدس سرہ کو حضور سیدی
اشرف جہاگیر سمناں رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عقیدت تھی مگر
اس کے یہ معنی نہیں کہ وہ ایسی عقیدت تھی جس نے تمام اکابر اولیاء جنت
کی عقیدت کو ہی اعلم حضرت بریلوی قدس سرہ سے چھین لیا تھا۔
کچھ جہت شریف کی عقیدت میں دوسرے مشائخ و اولیاء پر سلسلہ
نقشبندیہ و سہروردیہ کی عقیدت کو اعلم حضرت بریلوی قدس سرہ
نے فراموش کر دیا تھا۔ اس عقیدت میں اپنے سلسلہ عالیہ قادریہ سے
بے نیاز ہو کر نہ گئے تھے۔

وقد یہ سیکہ اعظم امام بریلوی قدس سرہ کو بہت دور و ناسد
تمام ادویہ کراچین میں وہ خانقاہیں ہیں جو کچھ مقصد سے بڑی کچی جاتی ہیں
حضور سیدی شرف جہاگیر سمناں قدس سرہ وہاں حضور سیدی خواجہ کیسودراز

رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فیض حاصل کرنے کیلئے بکھر کر حاضر ہوئے بہینوں
جگہ گہ شریف میں قیام فرمایا اور جب واپس ہوئے تو اپنی کالیت
کا اعلان فرمایا۔

اور یہ تھا سیدی حضور گیسو درانہ میں جنہوں نے حضور چراغ ولوی رضی اللہ
تعالیٰ عنہ جیسے حیل القدر برگ و دل اللہ سے کالیت حاصل فرمائی۔

کیا ان دونوں بزرگوں کی خانقاہیں کچھ جہت شریف
سے بڑی نہیں ہیں۔ اعلم حضرت امام بریلوی قدس سرہ کو حضور گیسو درانہ اور
چند رازم ولوی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے جو عقیدت تھی اور اعلم حضرت
نے عقیدت میں ان دونوں بزرگوں پر امتداد رض کا جو دفاع فرمایا ہے وہ
کمال میں موجود ہے یہاں تک کہ اعلم حضرت کی عقیدت کا یہ سلسلہ اولیاء
جنت دلی اور دھکی سے اجماع شریف تک پہنچا ہے۔
کیا ان احمدیہ ولایت اور کثرت اولیاء
عرام سے عقیدت کی بنیاد پر بہر خاندانہ کا زمرہ دار
یا غیر زمرہ دار فرد یہ نہیں کہہ سکتا کہ مدار سے
شیخ و بزرگ کی خصوصی توجہ سے احمد رضا خاں

کو امام بنادیا۔
یہ سراجی تو خود اعلم حضرت امام بریلوی قدس سرہ کا قدر و اعتبار
و کھنا ہے کہ یہ تعلیم نفیس نہیں کچھ اسے کس طرح نصیب ہوئی۔

اعلم حضرت امام بریلوی قدس سرہ نے ان نعمتوں کو حضور
سدا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف منسوب کیا ہے اور یہ بھی
کہ ان کے مشائخ نامہ مطہرہ کا حضور محبت اعظم ہند کچھ چھوڑ دیا
لوائے کا ارشاد ادا حظ فرمائیں "محب و اعظم" میں فرماتے ہیں۔

میں اس اعلم حضرت امام بریلوی کی جیسی اسکا
میں کس قدر شوق تھا شوق بنایا گیا تھا۔ اپنا جواب
اعلم حضرت کی نشست کی چارپائی پر رکھ کر

عرض کرنے لگا حضور! کیا اس کا کوئی حصہ
عطا نہ ہوگا جس کا علامہ کرام میں نشان بھی نہیں
میں مسکرا کر فرمایا کہ میں کبھی اس علم کو کہاں جو
کسی کو دلنایا دے تاکہ جسے خداوند بکار غوثیت کا
فضل دکر اسے اور کچھ نہیں یہ جواب مجھ تک
نہاں کیا کہے باز آئے تھے یہی تھا کہ لوٹنے
والے لوٹ کر خزانے والے ہو گئے اور میں پیرم
سلطان بود کے نشہ میں پڑا۔

انحضرت اعظم کچھ چھوٹی رحمہ اللہ تھائی

اور صہارے تو ایک جیسے کہ حضور والدہ جد سبب وہ نشین آستانہ عالیہ
شمسیہ اشرفیہ پر کھڑی تھیں ہے عہد وقت اور قطب ارشاد
کی حیثیت سے اعظمیہ امام بریلوی قدس سرہ کا تقرر حسب اختیارات
نویستہ کبریٰ حضور رسید غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جانب
سے ہی ہوا ہے حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ اپنے ایک مکتوب
میں فرماتے ہیں۔

ما انکونیت بحضرت شیخ عبد القادر جیلانی رسید
قدس سرہ و چون نسبت بنی بزرگوارش منسوب
مذکورہ باو قدس سرہ مغضوف گشت و مابین امہ مذکورین
و حضرت شیخ بریں مرکز شہر ہونیکس رود و وصول
بنیوض و برکات دین راہ بہر کہ باشد از اقطاب
و بخار تو سطراد مفہوم نے شود اگر چہ میں مرکز اور امیر
نہ شغلہ ازین ہی سرت کہ فرمودہ

افلتت شمس الاولین و شمسنا

ابداً یعنی افق العلیین نہ تغرب

پھر مجدد کی موت ہے اس کو حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ کے ارشاد

سے سمجھئے۔

مجدد و ائمتہ کہ ہر جہد و اس مدت از فرض ہوتا ہے صراط پر
کر چہ و طالب وادعات وقت بودند و ملا و کیا باشد کہ کتب
یعنی عہد و وہ ہو کہ جس نے میں اسوں کو جو کچھ نہیں جانتا ہے اس عہد
کے توسط سے پہنچا ہے اگرچہ اس فیض کے پہنچنے کا تعلق اس زمانہ کے
اولیاء و اقطاب و ائمہ سے ہوا اولیاء ہزار و بیس برس سے ہو۔

حاصل یہ کہ اس زمانہ کے اولیاء و اقطاب و ائمہ و ابدال و بخار
کا تقرر ہوا ان مقدر شدہ اولیٰ و کو فیض پہنچا، حضور رسید غوث
اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نیابت عظمیٰ میں عہد وقت انجا ہوتا ہے۔
حضرت محدث اعظم ہند کی عہد نبوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے عہد
عہد و وقت بریلوی قدس سرہ کی عظمت و عہدایت کیلئے ہوا تھا
زیر کہ میں انہیں و حضرت فرمائیں۔

آپ نے خطبہ صدارت میں تحریر فرمایا

اللہ تعالیٰ کا ایک مقرب رسول بندہ رسول پاک علیہ الصلوٰۃ و السلام

ہجری نایب اس صدی کا باجماع عہد و عہد

مجدد علم کا جیل سرشاخ، عمل صالح کا اسوہ حسنہ

دولت فقہ و داریت میں امیر المؤمنین و سلطنت

قرآن و حدیث کا مسلم بشیر و وزیر مجتہدین

قطب الارشاد علی سان الاولیاء قال فی اللہ بقی اللہ

عاشق کامل رسول اللہ

اس کے ساتھ حضور شیخ الشریعہ اشرفی قدس سرہ کا وہ اہمیت اور بھی
سائے رہے جو آپ سے اعظمیہ امام بریلوی قدس سرہ کے وصال کے
وقت حضرت محدث اعظم ہند رحمہ اللہ تعالیٰ نے روایت فرمایا ہے۔

بیانا فرشتوں کے کا منہ سے پر قطب الارشاد کا جنازہ دیکھ کر

رو پڑا میں (المیزان) یہی مجدد اعظم ہند ص ۲۵۹

حضرت محمدؐ ہند کو بھیجی رہے تھے اس کے بیان میں انتہائی تہ
اور سنجیدگی ہے۔

اس کا نشان نہیں ہے۔
 کامق اہمیت ہی بلند ہے آپ ہی کے علم و بیان کے مطابق علماء دین
 دس یہ علوم و فنون میں اعلا صفت امام مہدی کی قدس سرہ

اس کا شان میں نہ
 فانی کرے شب مجد تو ہے محو یہ خیال نہ کر لینا محو کے
 لوگوں نے یہ میں بیٹھ کر کسی بیٹھ میں مجد دیتا ہے بیٹھ بیٹھ کر
 مجد رہنے کا ارادہ کرتا ہے۔ حضور مجد شاہ اعظم ہند فرماتے ہیں کہ
 عسکر و ثقیل مستند و معتمد صفی الدین کے علماء کا اعتراف ہے، ہر یو
 ایس سہ کے مجد رہنے پر جو شایع ہے۔

یعنی دین کے بڑے بڑے علمائے خلافت
برطانیہ کے علوم و فنون آپ کی سیرت و اوصاف
کو برکھن کے بعد آپ کو مجاہد تسلیم کیا ہے۔

مفسر محمد رشاد اعظمی نے کچھ نئی اور جنتِ مجدد الف ثانی رحمہ اللہ تعالیٰ کے ارشادِ اہل کے بعد یہ واضح ہے کہ مجددِ علوم و فنون کی گہرائیوں کے ساتھ عقائد و باطنیت میں سمتِ قبل اور ولایت میں فانی فی اللہ باقی رہے عاشقِ رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی مکے کے مقام پر توجہ کیے کہ سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نیابت میں زمانہ کے دیوارِ نور کو فیض پہنچانے کی اہلیت رکھنے اور یہ سارے اوصافِ بارگاہِ غوثِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جاتے ہیں جو حضرت امیرِ مومنین قدس سرہ کو انصاف سے ذائقہ فضل اللہ یوتیرہ من یشاعر۔

کون فیض ہوئے۔ ذلک فصل اللہ یومئذ من یستلزم۔
موندنا ہاشمی میاں کا پنے اس دعوے کو شہر کرنا کہ حضور
مخدوم پاک کو جو سنے مہر رضا کو، انہاں راغبیہ کسی دلیل کے
ہے غیبات حضور شیخ المشائخ اشرف میاں قدس سرہ اور نہ حضرت

عدت غلغلہ پورے زمین آسمان پر تھکتا ہے
سے کامیابی میں رہے غلغلہ پورے زمین آسمان پر تھکتا ہے
مقامت نہ لیا قہر میں نہ ہو رہا ہے
استی میں پر رہا ہے قہر میں نہ ہو رہا ہے
دو کے آری ہو کر نہ رہا ہے قہر میں نہ ہو رہا ہے
کو کہہ کر نہ رہا ہے قہر میں نہ ہو رہا ہے

وچو میرا شہر سے ہوں گھر میں اپنی عزت پر ہے۔
 ہاں ہوئی ہفتیں یا سو یا ہفتوں فراموش ہوئی۔
 حضور سیدنا غوث انصاریؒ نے کہنے کے لئے کہ: اللہ تعالیٰ عزت
 الہی ہوئی قدس سرہ کہنے کے لئے حضور غوث تعالیٰ دہا کے ہیں۔ غرض
 کہ اس کے حضور خدایک قدس سرہ حضور غوث انصاریؒ۔
 یہ نہیں ہیں بلکہ کسی شافعی کے حضور سیدنا عسکریؒ و مرادہ شیعہ
 مولاد سے ہیں جبکہ مولوی کبھی میرا حضور محمدؐ پاس کے جوت
 غوث سیدنا شاہ عبدالمزق نور الدین رحمہ اللہ کے تھے۔
 سے ہیں جو غوث انصاریؒ رضی اللہ عنہ کی مولاد سے تھے۔

سے ہیں جو غوث اعظم علیہ السلام کی ولادت سے ہے۔
 یہاں یہاں مولانا صاحبی میں کوئی مطلق کیسے دیر نہ
 ہوگا کہ وہ اس طرح کہ حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا حق ہو، اس
 میں حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ہر جہت سے حق ہے۔ حضرت
 فخر الدین گیلانی قدس سرہ اور مولانا صاحبی میں کا عطا فرمائی ہوئی
 ہندوستان کے معنی ہے کہ مولانا صاحبی کی توجہ نے حمد و رضا
 میں کوئی نام نہ پایا۔

عالم کو اپنا دیا۔ مگر دشمنوں نے یہ سچے کہ عمر حریف کی سبھی میاں صاحب کے اس دعوے کو تسلیم نہ کیا یا تو دنیا کے بے شمار مہیت لڑاؤ میں اس دعوے میں شریک ہو جائیں گے میاں مولانا صاحب کے اس دعوے کی تصدیق نہ کر سکیں گے اس کے علاوہ حضرت

امام بریلوی قدس سرہ کو اہل بیت کو ائمہ مجتہدین سے عقیدت تھی اور
میاں مولوی ہاشمی صاحب نے عقیدت ہی کو بنیاد بنالیا ہے۔

پھر مولوی ہاشمی میاں نے بات اسی ہی نہیں کہی ہے
کہ حضرت مخدوم پاک کچھ چھوٹی قدس سرہ کی توجہ نے امام بنادیا، بلکہ اس
عبارت میں آج بھی میں نے دیکھی ہے جو لوگوں کے میلان کے لئے
دبچ رہے ہیں، مولوی ہاشمی میاں لکھتے ہیں۔

بریلوی کا واجب در بلا شک و شبہ اپنے مرکز عقیدت کا

دفاع دار اور خدمت گند ہے اس وفاداری اور خدمت

گنداری نے احمد رضا خاں کو اکابر اہل سنت میں شام

کرا دیا۔ اور حضور مخدوم پاک کی خصوصیت توجہ نے اپنے

اس غلام کو اہل سنت کا امام بنادیا (مکمل ص ۱)

مولوی ہاشمی میاں نے اس وفاداری اور خدمت گنداری کے معنی
نہیں دیے۔ یہ میں مولوی ہاشمی صاحب بلا شک و شبہ سنی یقین کے

ساتھ یہ کہنا چاہتے ہیں کہ اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ کچھ چھوٹے شریف
کے بیروں میں بنے کسی پیر صاحب کے مرید تھے تو یہ بات بالکل غلط

اور واقعہ کے خلاف ہے۔ کچھ چھوٹے شریف کے تلامذات کرام یہ جانتے
ہیں کہ اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ کا مرید ہونے کے اعتبار پر کچھ چھوٹے شریف

کے ہم زمانہ پیروں سے کوئی تعلق نہ کیا جاتا ہے کہ اعلیٰ حضرت امام
بریلوی قدس سرہ مارہرہ مطہرہ ضلع ایٹہ میں حضور سید شاہ آل بریل

رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرید تھے۔

اعلیٰ حضرت امام بریلوی کے زمانہ میں حضور شریف میاں
قدس سرہ کی قابل ذکر شخصیت تھے مگر وہ خود اعلیٰ امام بریلوی

قدس سرہ کے مداح تھے اور ان کا بار بار بریلوی شریف یا گرام بریلوی
سے ملاقات کرنا مشہور ہے اور انہیں مارہرہ مطہرہ سے حضور

سید شاہ آل بریلوی قدس سرہ سے خلافت بھی حاصل تھی جو اعلیٰ حضرت

امام بریلوی کے پیر و مرشد تھے اور کچھ سنی ائمہ شریفی کلمات تصدیق
حضرت علامہ مولانا سید محمد شرف المجلانی کچھ چھوٹی اور حضرت شریف

امام شریف میاں عیوبہ الرحمہ کے صاحبزادے اور حضرت
شیخ اعظم ہند رحمہ اللہ تعالیٰ کے مول اور شیخ طریقت حضرت

مولانا سید د احمد شریف رحمہ اللہ تعالیٰ اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس
سرہ سے غایت تھے، بہر حال مرکز عقیدت کچھ چھوٹے مقدس کے کسی پیر

صاحب سے مرید ہونے کی حیثیت سے اعلیٰ حضرت امام بریلوی کی وفاداری
اور خدمت گنداری بالکل غلط اور اپنے سلسلہ میں مرید ہونے کی حیثیت

سے حضور مخدوم سمنانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی توجہ اور امام بنادیا
کا دعویٰ مولوی ہاشمی میاں کی سرسر غلطیانی ہوگی جو سادہ کلام

کے خلاف ہے۔

اگر مولوی ہاشمی میاں کا یہ مقدمہ نہیں تو وفاداری اور خدمت
گنداری سے کیا یہ منشا ہوگا کہ اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ نے اپنی امت

و کائنات کیلئے کچھ چھوٹے شریف جاکر انہوں نے جگہ کی ہوگی یا کسی
سکاد میں خلیفہ حاصل کی ہوگی تو یہ بھی قطعی غلط اور واقعہ کے بالکل

خلاف ہے اس لئے کہ اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ کسی وقت
کبھی کچھ چھوٹے شریف شریف ہی نہیں گئے تھے انہیں اعلیٰ حضرت

امام بریلوی قدس سرہ اس راہ میں ایک درگزر عظیم کہ گھر پر سختی سے
حاصل تھے اور صحت و کمالیت کے ساتھ علوم ادبیہ حاصل کرنے

لے لئے بھی کچھ چھوٹے قدس کو بریلوی شریف اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس
سرہ کی پاس جانا پڑا۔

ہاں یہ ہو سکتا ہے کہ میاں مولوی ہاشمی صاحب نے
عالم مداح کی سیر فرما کر یہ مسلم حاصل کیا ہو کہ اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس

سرہ کی پاس جانا پڑا۔

سورنہ عالم و جانیت میں چلکشی اور ریاضت کر کے کچھ چھہ
شریف سے مجددیت و امت حاصل کی ہو اور یہ کشفتم کی وہ
سعادت ہے جو میاں مولوی ہاشمی صاحب کے زمانہ سے حضور محمد
اعظم سدا و حضور کریم شیخ الاشراخ شری میاں رحمہ اللہ تعالیٰ کے ایک کسی کو
حاصل نہیں ہو سکتی تھی۔

اور اگر وہ اداری اور خدمت گزاری سے یہ بھی منشا
نہیں تو ابھی تو تھی شتی باقی ہے وہ یہ کہ مولوی ہاشمی میاں اپنی عادت کے مطابق
یہ منطق چرائے کہ ہیں کہ۔

کوئی اس سے انکار نہیں کر سکتا کہ علوفہ تہ امام بریلوی
حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وفادار اور خدمت گزار تھے اور یہ
وفاداری اور خدمت گزاری ہم آں رسوں سادات کچھو چھو ہی کے ساتھ
وفاداری اور خدمت گزاری کہلاتی ہے لہذا ہمارا دعوے کے نتیجے میں ہے۔
لیکن مشکلات وہی ہیں ہتھامیاں مولوی ہاشمی صاحب
اس کے مدعی کیسے ہو سکتے ہیں جبکہ دنیا کے لاکھوں سادات اہلبیت
آں رسول کے ساتھ علوفہ تہ امام بریلوی کی عقیدت خود میاں مولوی
ہاشمی صاحب کو بھی تسلیم ہے۔

اور انہوں نے اپنی اس محسوس میں اس کا اعتراف کیا اور
اس باب میں امام بریلوی کا یہ شش نقل کیا ہے۔

تیسری نسل پاک میں ہے بچہ بزرگ کا
تیسرے عین نور تیرا سب گھرا نا نور کا

ہر آل رسول کو یہ حق پہنچتا ہے وہ یہ دعوے کرے کہ "احمد رضا خاں"
ہمارے وفادار خدمت گزار تھے اس لئے ہم نے انہیں امام اور مجدد
بنایا۔

اسنوس کہ مولوی ہاشمی میاں ایسے دعوے کر رہے ہیں

جو غلط ہیں اور یہ غلط بیانی اور گسٹ تان ان کی شان سید کے
لائق نہیں ہے اور یہ بالکل لغو ہے کہ وہ اس طرح علوم و عرفان اور
سادات کرام کی خدمات انجی ام دے رہے ہیں اور کچھ چھہ مقررہ
کو دینا اٹھا رہے ہیں۔
مولوی ہاشمی میاں یہاں بھی طرح یاد رکھیں کہ وہ واقعہ کے
خلاف دعووں اور تعسیر و تزیل کے ذریعہ ماکر اور مجبور دوسرے
نہیں بن سکے نہ کچھ چھہ کہنا سکتے ہیں۔

لفظ غلام کا استعمال

اس میں شک نہیں کہ ایک مسلمانوں کے ایمان و اسلام کا تعاضد ہے
کہ وہ اپنے آپ کو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی غلامی میں سچا
کر دے اور اہل بیت اطہار کے ساتھ عقیدت اور اپنے رشتہ خوئی
کو مضبوط رکھنے میں اپنی عایدیت و رجات سمجھے وہ یہ کہ غیہ
سادات اکابر و اساطین دین اور اہل علم و عرفان نے اپنی مختلف قسم
کی قربانیاں دے کر یا قربانیوں کیلئے تیار رہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کے ساتھ اپنی وفاداری کو مستحکم رکھا اور اہل بیت اطہار کے
ساتھ اپنی مخلصانہ و غلامانہ عقیدت کو اپنی بخت کا ذریعہ سمجھے رہے۔
سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ انبیاء کرام علیہم
الصلوة والسلام کے بعد تمام انسانوں میں سب سے بڑا مرتبہ اور سب سے
زیادہ تفضیلت رکھنے والے ہیں اور یہی ہم سادات اہل بیت کا
عقیدہ ہے ان کا اندازہ ملاحظہ فرمائیں۔

سیدنا بلال حبشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرمایا اور حضور
اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں لیکر حاضر ہوئے اور عرض کیا۔

گفت، دو بندگان کو تر تو کرو مشر آزاد ہم بر روئے تو
یا رسول اللہ! میں بھی اور بلال بھی دونوں آپ کی بارگاہ کے غلام ہیں اور میں
نے آپ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے آپ کے سامنے بلال کو آزاد کیا۔
یہ وہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں
جنہوں نے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رفاقت اور اسلام و
مسلمین کی حفاظت زبرد و تقویٰ میں مقام اول حاصل کیا وہ ہیں
ان کی جانب سے اہل بیت کو اہل کرام و احترام پر تاریخ شاہد ہے
اسی المومنین سیدنا فاروق اعظم عمر بن خطاب
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مقام بلند سے کون واقف نہیں، آپ کے
عدل و انصاف و حب مالیت احتساب، اسلامی امارت و سیاست
مدیر عہد دین و شاعت اسلام اور افکار و اعلیٰ عزت و اخلاق
مسلمین کی عظمتوں سے تاریخ مجسمی پڑی ہے جن کی دھاک
دیوانہ بنی ہوئی تھی بایں ہمہ اپنے زمانہ خسوفت میں کثرت عبادت
کہہ کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں اپنی غلامانہ
عقیدت کا اظہار و اعلان کرتے کہ جو کچھ فضائل نفیض ہو کر
وہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ غلامانہ عقیدت
و خدمت کا نتیجہ ہیں یہ وہی فاروق اعظم ہیں جنہوں نے تقسیم
غنائم کے موقع پر سیدنا امام حسن و سیدنا امام حسین رضی اللہ
تعالیٰ عنہما کی فضیلت اور مقام عظمت کا اعتراف زبان و قلم
سے کر کے اپنے صاحبزادے حضرت عبداللہ کو افسردہ
رنگ و کلام سے لڑن کو ان شاہزادگان اور اہل بیت کی
تعلیم و تکریم کا سبق دے گئے۔

اب ہم دریافت کر سینگے کہ میاں مولوی
باشی صاحب نیما یہ بتا سکتے ہیں کہ سیدنا امام حسن و
سیدنا امام حسین اور ائمہ اہل بیت رضی اللہ تعالیٰ عنہم

اپنے اپنے زمانہ ہوش میں یہ شہر کسے رہے کہ صدیق اکبر و فاروق
اعظم ہمارے گھر لانے کے غلام ہیں وہی وہ روایت جو چین کے
مبارک سندھ لڑائی کے زمانہ سے متعلق ہے تو میاں مولوی ہشتی صاحب
کے مجتہد زمانہ بلوغ فی تحقیق و تدلیل کے ہمارے اس سے کوئی
نسبت نہیں، مولائے کامنات سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ
عنہ نے قتلہ کے وقت اپنے دونوں شاہزادوں حضرت امام حسن
و امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو امیر المومنین سیدنا
عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حفاظت کیلئے ان کے مکان کے
دروازے پر مقہر فرما دیا کہ ہوائی جھنپے نہ پائیں اور ان شاہزادوں نے
حفاظت میں تکلیف بھی برداشت کر لی تا تاریخ گواہ ہے کہ
بلوالی اس دروازے سے داخل نہ ہو سکے۔

شاید میاں مولوی ہشتی صاحب ہی کوئی مثال رکھتے
ہوں کہ حسین کریمین یان کی اولاد اطہر نے یہ عقد استحال
ہی جو کہ جسم اپنے غلام عثمان غنی کی حفاظت کرنا جو حجاب
ہیں یا عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمارے گھر لانے کے غلام ہیں۔
سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سادات
اہل بیت سے نہیں ہیں مگر آپ کی جلالت امامت کے اجلہ سادات
کرام اہل بیت سے تشریف ہیں جن میں اویار کاملین بھی ہیں جو آپ کی تعلیم
پر فخر کرتے ہیں۔

نیز ہم اپنی معلومات کے مطابق یہ بھی عرض کریں کہ سیدنا
امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا خاندان اسلام سے قبل کاپرانا کابل
یہاں کا خاندان ہے یہاں ملک افغان کے باشندے کے اعتبار
پر بلوا جاتا ہے اگرچہ صدیوں سے وہ کسی ملک میں رہائش اختیار کر چکا ہو
اکمال فی السمار الرجال میں ہے کان جددہ زو طامن اهل
کابل امام اعظم ابو حنیفہ کے دادا بن کا آزاد طاقا اہل کابل سے تھے۔

خواجگان حضرت سیدنا خواجہ غفر بن نور احمد
سیدنا خواجہ قطب الدین بن قطار کا سیدنا فرید الدین گنج شمس
اکابر و الیہ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ کے مقلد تھے یہاں مولوی ہاشمی
صاحب کو مثال پیش کر کے کہیں کہ اہل بیت سادات چشت نے
امام اعظم کو اپنے غلام سے یا اپنے گھرانے کے غلام سے ان کی یا ان کے
مذہب کی حفاظت کو اپنے گھرانے کی حفاظت سے یاد کیا ہو۔
واقعہ یہ ہے کہ سید الکونین رحمۃ اللعالمین و حضور اقدس صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کی اولاد اہل بیت اطہار حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام
کے خلق عظیم و اسوہ حسنہ کے حال و نظیر تھے خدائے قدوس نے جن
پر اکرام و انعام فرمایا اگرچہ وہ غیر سادات ہیں انہیں وہ ان کے
مراتب کا لحاظ فرما کر ہی یاد کرتے رہے تحقیر و تذلیل کا شائبہ
نہیں ملتا ہوئے ہیں اور ان غیر سادات سے فیض و فائدہ
انھارے میں عام محسوس نہیں کیا۔

حکم سادات اچھی طرح یاد رکھیں کہ علماء
رہنیں جن کو حکم علماء اہل سنت سے پہچانتے ہیں ان کا بلند
مقام اور عظمت و احترام قرآن حکیم و احادیث عظیمہ
میں مخصوص ہے یہ کوئی مذاق اور کھیل نہیں ہے کہ شیعہ احوکام
و شریعات کی رعایت کے خلاف ایسے جی سے انہیں خطا کار کہہ کر حکم
ان کی تذلیل و تحقیر کریں۔ ان کی عظمت و ابرو سے کھیلنا سادات
کے لئے باعث فخر و تمجید نہیں اس کا بدترین نتیجہ یہ ہوگا کہ جس مذہب
اہل سنت یعنی سنیوں کی طرف سے یا کسی کا دشمنی کے بغیر اور
اپنے بھلانے والوں کو دعوت دے رہے ہیں اس پر یقین دلانا مشکل
ہوگا، دین کی جو زمین اپنے بیج کی اور اسلام و مسلمین سے نفرت
پیدا ہوگی۔
اب آئیے حضرت اکبر علیہ السلام کی طرف،

سیدنا حضرت اکبر علیہ السلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سونے و فون
سلوک و عرفان میں مجموعیت کے ساتھ جو اعلیٰ و ممتاز اور بے مثال
مقام آپ کی صدی اور آپ کی تیسری صدی میں اور آج تک حاصل
ہے اسے دنیا کے اکابر علماء نے تسلیم کیا ہے و کر رہے ہیں لیکن
ہمیں اکابر سادات کچھوجیہ سے بھی دریافت کرنا ہے جو آپ کے حاضرین
سے تھے شیخ المشائخ حضور اشرفی میاں قدس سرہ اور حضرت
میرٹھ اعظم ہند کچھوجیہ حضرت مولانا سید شاہ احمد اشرفی رحمہ اللہ
تعالیٰ کرم کچھوجیہ مقدس کے متعدد مستند اکابر سادات سے یہاں ان سادات
کچھوجیہ کے انحضرت اکبر علیہ السلام کے ساتھ جو روابط تھے وہ دیکھ
لیجئے نہیں۔

میرٹھ اعظم ہند کچھوجیہ کا تقریری اقرار ہے کہ انہوں
نے خود بریل شریف جاکر شاہ فرید الدین گنج شمس اکبر علیہ السلام
سے سلوک و فون کے ایسے سمندر تھے جس کی مثال کا اندازہ نہیں
ہو سکا اور حضور شیخ المشائخ اشرفی میاں رحمہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد
کے مطابق حضرت اکبر علیہ السلام سے وہ قطب الدین شاہ تھے جن
کی وفات کے بعد ان کے جنازہ کو آپ نے فرشتوں کے کندھے پر
رکھا (المیزان ج ۱)۔

یہیں یقین ہے کہ حضرت میرٹھ اعظم ہند کچھوجیہ اور
حضور شیخ المشائخ اشرفی میاں رحمہ اللہ تعالیٰ نے رزینا و
بیت نہیں بھی ہے نہ بالفرائض سے کام لیا ہے۔

میرٹھ اعظم ہند کے پیرو شاہ اور اہل حضرت
مولانا سید شاہ احمد اشرف کچھوجیہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے سادات
کچھوجیہ سے بہت زیادہ اشتہار و نسبت کچھوجیہ کے بلند مقام اور
کامیابی کا گواہ تھے اس کے باوجود بریل شریف میں حضرت امام
بریلوی قدس سرہ سے بلاوجہ خلافت حاصل نہیں کی۔

ہیں یہاں علامت امام بریلوی قدس سرہ کے مناقب علی
مراتب رباب کچھ چھوٹے مقدسہ سے ثابت کرنا انہوں نے مقصود نہیں
اس لیے کہ یہ مفہیم مذہب کے لیے ثابت کرنے کے لیے کافی ہیں جن میں
کا برہ غلام سادات بھی شامل ہیں۔
ہمیں یہ دکھانا ہے کہ ان کا کچھ چھوٹے مقدسہ کا زمانہ بہت قریب
زمانہ ہے جن کی زیارت کمرہ خیرات میں موجود ہیں بہت سی روایتیں
ان بزرگوں کے متعلق مشہور ہیں اسی کے ساتھ کہ ان میں سے بعض کے علاوہ
امام بریلوی قدس سرہ کے دینی و مذہبی دشمنوں اور حاسدوں کی
کئی نہ تھی جو غیظ و غضب میں ڈوبے ہوئے یہ روایتیں تھیں یہ
تذلیل پر تلے رہتے تھے خدا نے قدوس ان کا محاذ تھا اور اس کے
کمرے سے اس پر اسے علامت امام بریلوی کی حفاظت فرما رہے تھے
یہ ہیں آپ یہ دیکھ لیتے کہ کہیں کوئی روایت کوئی بیان
کوئی تفسیر ایسی نہیں ملے گی جس میں ان سادات کچھ چھوٹے
علامت امام بریلوی قدس سرہ کو ان الفاظ سے یاد کیا ہو کہ احمد رضا
ہمارے گھرانے کا غلام ہے جس نے گھرانے کے غلاموں کے
حفاظت کرنا خوب جانتے ہیں اور حفاظت کر بھی رہے ہیں۔
بلکہ یہ ان کا کچھ چھوٹے اپنے دین دایمان کا تحفظ و اعانت
امام بریلوی قدس سرہ کے ملک میں ہی ہوئے کا اقرار و اعلان کر گئے
ہیں یہ وہ ان کا برہ سادات کچھ چھوٹے ہیں جنہوں نے بریلوی شریف جگر علامت
قدس سرہ سے ملاقات اور استفادہ و استفادہ کا ریکارڈ قائم کیا
ہے اور اس کے ذکر کرنے میں غار محسوس نہیں کیا ہے۔
ہمارے نزدیک حضور سیدی سید شرف جہانگیر
سمانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اپنے معتقدین مسوسین اور اصحاب

خانقاہ اشرفیہ پر یہ انتہائی کرم تھا اور ان کی کرامت تھی کہ ان کے
دین دایمان کی حفاظت کیلئے اپنے ان اشرفی متعین کو بریلوی
شریف امام بریلوی قدس سرہ کے پاس بھیجا اور کچھ چھوٹے شریف
کے کئی موجود سادات کو بھی علامت امام بریلوی قدس سرہ کے
شاگردوں اور شاگردوں کے ساتھ گزروں کے پاس فیضان علوم
کے لئے جانے پر مجبور کیا۔
معلوم نہیں میاں مولوی ہاشمی صاحب اپنے ان سادات
علی بیت آل رسول کی سیرت مبارکہ کو چھوڑ کر اور خود سادات
کچھ چھوٹے شریف کے طریق و انداز سے گزرتے کہ کسی کی ست پر کیوں عمل
کر رہے ہیں اور سادات علی بیت کانا نے سے کہہ دینے خیر و
تعلیٰ میں علامت امام بریلوی قدس سرہ کو حقیقت لفظوں سے دیکھنے
میں کیا فائدہ اٹھا سکتے۔ واقعہ یہ ہے کہ جس طرح میاں مولوی ہاشمی
صاحب علم دین میں پختہ رہ گئے اسی طرح ان کے خیالات فکر و نظر
پر ان دھڑلے پر بھی انتہائی کرمی و رحام سے کرمہ علامت امام بریلوی کی
تحقیق کے بعد خود بخود اٹھ سکتے ہیں کچھ چھوٹے کو پراٹھا سکتے
یا اپنے آپ کو علم و عرفان کا ترقی یافتہ لیدر اور میر و دنیا سے
منرا سکتے ہوتے اس کے کہ ان کے کچھ حجب باقی متفرد وہاں کر کے
ان کی پیٹھ ٹھنک دیں اور حجب اس سے بے خبر ہیں۔

ناک اور ناکڑا

حکم پیش لفظ میں یہ بیان کر چکے ہیں کہ جن الفاظ کی
تفسیر و غمیرہ کی تحقیق مقصود ہے وہ یوں ہیں استعمال
ہوئے ہیں اور ہم نے یوں کی بناؤں کے ماہرین علم برہل سنت سے

درخواست کی ہے کہ وہ اعتراضات کی رعایت کے ساتھ ان کی تحقیق کر کے حکم شرع بیان کریں۔

یہاں ہمیں ناک اور ناکڑ پر گفت گو اس لئے کرنی ہے کہ میاں مولوی ہاشمی صاحب نے چند لغات کا حوالہ دیکر بغیر سمجھے ہوئے علم و فہم نام بریلوی قدس سرہ کی تحقیق کا اٹھنے پر رد کیا ہے اور اعتراف کی تحقیق اور حکم شرع کو اعلیٰ حضرت کے قول سے ہی رد کرنے کے اصول و قوت سے بیان کرتے ہیں جس سے مسلک اہل سنت یعنی دین پر ہی کاری ضرب پڑ رہی ہے۔

حالانکہ میاں مولوی ہاشمی صاحب نے اپنے دعوے پر جو دلیل پیش کی ہے وہ خوران کے دعوے کو ہل کر نہ کر سکتے ہیں جس سے وہ خوش فہمت میں سمجھ نہیں سکے تفصیل دینی ہے۔

ناکڑ کے مسئلہ میں پہلے اعتراف بریلوی قدس سرہ کی تحقیق کا حاصل اور حکم شرع کو ملاحظہ فرمائیں آپ استدلال المعتمد ہیں نہ آج۔

وقد فنان التصغير في يتعلق به صان الله تعالى عليه وسام منوع مطلقا وان كان على جهة المحبة بل قد يجبي للتغذية ومثاله في لساننا كثر انما هي الانف لا يقال ان في الانف الجسد ومع ذلك فلا يهاجم كاف في المنع والتعبد حيد.

یعنی اگرچہ یہ بیان کر چکے ہیں کہ تصغیر ان امور میں جس کا تحقق حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف نسبت کرنے سے ہے مطلقاً ممنوع ہے اگرچہ وہ تصغیر محبت کے اعتبار پر ہو۔ لیکن تصغیر اباد و مادہ صغیر کے لئے نہیں ہے اور اس کی مثال (سورہ بقرہ) زبان میں ناکڑ ہے۔ ناکڑ زبان میں، انف ہے ورنہ ناکڑ خبیثہ ناک

امور ناک کیسے ہی ابراہان جاتا ہے اور حیدر بریلوی تصغیر کا استعمال محبت و تقیہ دینے پر ایسا حد منہ و خسر نہ ٹپنے کا ہے۔

عسر ضرب ہے چونکہ لفظ تقیہ میں وصف و کیفیت کی برائی و رجسہم و حسامت کا اثر ایسا دو طرفہ داخل ہے اس لئے علم و فہم کے ساتھ یہ ناکڑ خبیثہ کہ وہ مٹی تین فرادینے جو جہاں ناکڑ اس مقصود سے تقیہ سے یہاں حسامت میں مڑا ہے وہاں ہے یہاں۔ ناکڑ مولیٰ ناک الف جیسے کہ اس کے اصل معنی و معنی پر ہے۔

موتی ناکڑ میں وہ ناکڑ ہی داخل ہوتی جو حقیقی ناکڑ ہوتی ہو جانتا اور وہ بھی کسی یورپی کی وجہ سے یا سوچ کر مولیٰ کی وجہ سے یا بی بیس کی ہمارے پیہ ہونے سے درجی موتی جو جلتے سرچہ طباطبائی ناکڑ کو پاؤ بیس کے لئے مستحق کریں۔

حسامت اور حجم سے تغیر یس ہی جیسے کسی موتی نام نہادی کو دیکھ کر کوئی یوں مخاطب کہے کہ — اسے جیسے اگرچہ لفظ بیہوشانی وضع تصغیر کیلئے نہیں ہے۔ ہمارے یہاں فرجیس کو کہا جاتا ہے گراس کی تقیہ یعنی حسامت کا بریلوی اس مخاطب شخص کیلئے تحقیق نہیں کی۔

ناکڑ میں دو وزن محبتیں موجود ہیں، تقیہ حسامت میں ہر ہونا سے تغیر اس میں ناکڑ و لکڑی ذات کو اس موتی ناک کی وجہ سے گھٹا کر عیب اور چھوٹا کر دینا جو تصغیر ہے۔

میاں مولوی ہاشمی صاحب نے اپنی گفتگو کے صحنہ پر مثال کے تحت عن مثالیہ ذریعہ حضرت مولانا مفتی محمد شریع الحق صاحب مدظلہ العالی کا مضمون اپنا سہ شریف والا علم مولانا مفتی شفیق احمد صاحب کے اشتہار سے ناکڑ کے بارے میں جو میں مل کر ہیں وہ اس پر اپنا اعتراض وارد کیا ہے جو اعلیٰ غلط ہے یہ عبارتیں اپنے معانی و مقاصد میں بالکل صحیح بیان کی گئی ہیں جو اعلیٰ حضرت امام بریلوی سے

وہ تحقیق کر رہا ہے

تھمارے اس معنی وضعی ومعنی منقول طلبی لینے پر غور کیا
موروی شخصی صاحب کی وہ نوری شہادت موجود ہے جو انہوں نے اس کے
صفحہ ۱۸۷ پر نقل کی ہے۔

حرمِ مبارکِ کاشانی میں کیا نقل کردہ تینوں دکتیزیوں کے حوالے نقل کر رہے ہیں تاکہ بحث کی تکمیل میں سہولت ہو۔

مکتبہ

۱۱۔ یعنی بکھرا یعنی سوئی ہوئی ناک۔۔۔۔۔ ایک بیماری ہے ناک
میں سوجن سے پیدا ہوتی ہے اس بیماری کو بالی پس کہتے ہیں (جارج ڈاؤنہیڈ
انگلش ڈکشنری ص ۵۸۴)

۱۵۳۴

پالی پس (ناگ) ایک سہری

۳۸۹
۱. کانس السفور و ڈکشنری ص ۳۸۹
اولاً تو محکم اعظمت قدس سرہ کی تحقیق و حکم کے مقابلہ میں
ان ڈکشنریوں کو بیش کرنا ہی علت معریب اور ناقابل تسلیم سمجھیں۔
ثانیاً اختلاف کی صورت میں بیس ڈکشنریوں کو

کو سامنے لیا جس میں نقطہ کے ماحضہ کا پتہ سی نہ دیا گیا ہو نہ خواہ اول
کے ساتھ تو خبیث کی گئی ہو مگر کز قائل اشتاد ہیں اور نہ مقیم حقیق میں
پیش کرنے کے لائق ہوتی ہیں ان کے پس منہ کہ میں موموں کی ہستی
صاحب ذکر زلوں کو سامنے رکھ کر بھی ان کی نفی کمزوریوں کو سمجھ
نے کے اور عافیت قدس سرہ جیسے متفق کہ مقابلہ کیلئے میدان
میں آکر آئے۔

مثلاً دکنی بھارگو سے جو حوالہ نقل کیا گیا ہے وہ ایضاً انداز سے
ہوشیار گورہا ہے کہ یہاں مننی وضعی اور منعی منقول طبی دونوں بیان کئے

تدس سرہ کی میان کردہ تحقیق کے مطابق ہیں میان سڑکی ہاشمی صاحب
بھی اس سے اچھی طرح خبردار ہیں کہ یہ نیاں تحریریں اعلمت قدس
سرہ کی تحقیق سے منقول ہیں اور آگے چل کر انہوں نے اعلمت کی تحقیق
کو کیناف میں اعتبار قابل رد ٹھہرایا ہے اور اب چونکہ انہیں اپنے
اختیار سے امامت و جدید کے بریل سے کچھ بھیج دیا ہے۔ اس لئے علماء
اہل سنت ہوں یا اعلمت مالک بریل کی کسی انتہا و اعتدال کو سلامت
نہیں رہنے دینا چاہتے مگر جو شاعت رافضی میں وہ اپنی غلطیوں پر نظر
نہیں ڈال سکے آپ قابل کے جواب میں انویں کے تحت لکھتے ہیں۔

واقعہ کو کلمہ تصفیہ پر تے تقسیم کا یہ یا احادیث
حقیقت یہ ہے کہ یہ ایک طبی اصطلاح ہے جس
کی وضع ایک خاص بیماری بنانے کے لئے ہوئی ہے
ملاحظہ ہو لغوی شہادتیں (کلمہ ص ۴)

یہاں موٹی ہاشمی صاحبہ حقیقت ترکیبی نقل نہ کر کے، انہیں اپنے
 نبی پر بس لرزہ لٹاتے کہ جتنا آیا محض شہرت و تھمیر نہیں فراگئے کہ کڑا
 نفس پر برا عظیم ناکھدیا، حقیقت یہ ہے کہ کڑ موٹی اور موٹی
 بڑی ناک کیلئے ہی وضع ہوا ہے، بل طبیب کے اسے پالی پس کہ
 یہاں کے سے نقل کیا ہے جس میں ناک کے مزید موٹی ہو جانے اور
 سوج جانے کی رعایت موجود ہے۔ اس نقطہ کے استنباط پر جس
 طور کہ پہلے ایک ڈاکٹر یا طبیب اگر اس ناک کو دیکھ
 کر یہ کہہ کر یا نہ کہتا ہے تو یہاں تحقیق یہ تصور نہیں ہوگی، اس لئے
 ڈاکٹر کے بیان میں ناک کو اپنے منافی مفقون طبیب پر دلالت کر رہا ہے اور
 اس دلالت میں ناک کی جسامت موزا بن ضرور پایا جائیگا اور اگر کوئی شریہ
 کسی موٹی جسامت ناک کو دیکھ کر ناک کو دلا کہے، چہچہاں پس کی ہماری ہو تو یہاں
 یہ منافی نہ کہ اس شریہ کا مقصد پالی پس کی بیماری بتانا ہے۔
 غلط ہو گا کہ نہ کہ اسے ذرا لہجہ جسامت نفسی موٹے من کی دلالت کے ساتھ

چارہ میں، معنی کی وہ عبارت دیکھتے جو میاں مولوی ہاشمی صاحب نے نقل کی ہے ناکڑ بمعنی سوچی ہوئی ناک۔ ایک بیماری جو ناک میں سوجن سے پیدا ہوتی ہے اس بیماری کو پالی پس کہتے ہیں۔
۱۱۔ وضعی سوچی ہوئی ناک۔

۱۲۔ منقول پالی پس کی بیماری۔

۱۳۔ کمال کسٹور ڈکشنری۔ میاں بھی دونوں معنی مراد ہے۔

علیٰ کی ہوئی ناک۔ پالی پس ناک کی بیماری جس سے علیٰ معنی وضعی علیٰ منقول طبعی ظاہر ہوتا ہے۔

۱۴۔ یہی معنی کی ڈکشنری بحیثیت مندری مشہد ساگر تو اس بیماری ڈکشنری نے مولوی ہاشمی صاحب سے اس معنی کو بتا ہی نہ رکھا کہ ناکڑ حقیقتاً ایک جی اصطلاح ہے جس کی وضع پالی پس کیلئے ہوئی ہے اس ڈکشنری نے اس سے ان کے موضوع لہایاں پس کا نام ہی نہ لیا اور ایک ڈکشنری کے ذریعے کو حیرت پریشان چھوڑ دیا۔

اس ڈکشنری میں ہے۔

”ایک روگ بیماری جس میں ناک یک جاتی ہے“

مولوی ہاشمی میاں ان ڈکشنریوں کے خد کیا پتہ دیتے جبکہ خود اس ڈکشنری میں وقتاً ان ہمیں مولوی ہاشمی میاں نے جس طرح اس ڈکشنری سے جواب دینے ان سے مستند استمال کرنے والوں کا یہ جملہ نقل کیا ہے۔ عودہ ان میں مولوی ہاشمی میاں صاحب کی عودہ کی پیش کردہ ڈکشنریوں کی معنی پالی ہی مختلف ہے ان دونوں عودہ میں جو تحریریں الفاظ استمال کئے گئے ہیں وہ ایک ہیں اور حالی انگ انگ۔ تحریری الفاظ یہ ہیں جو دونوں ڈکشنریوں میں ہیں A Bole in nose

معنی علیٰ جھاگو سے یہ پالی سوچی ہوئی ناک۔
علیٰ کالسن کسٹور ڈکشنری میں ”پالی کی ہوئی ناک“

اور یہ ظاہر ہے کہ سوچی ہوئی ناک یہ ضروری نہیں کہ وہ پکی ہوئی ہو اور اس میں پس بھی ہو اور پکی ہوئی ناک پس کا تھا نہ کر سکتی۔

یہ خیال رہے کہ احکام شریعت کو ملحوظ کرنے کیلئے الفاظ کی تحقیق اصل و احسن ہے۔ اور یہ تحقیق بہت زیادہ مورثہ کا خیال چاہتی ہے اس سلسلہ میں ایک دین کا مجاہد امام صاحب مفتح و ترجیح اپنی ذمہ داریوں کو خوب سمجھتا ہے بھلا ان ناقص ڈکشنریوں کی یہاں کیا حقیقت زبان وادب کے ماہرین اپنی ادبی ذمہ داریوں کے پیش نظر است۔ اور ڈکشنریوں کو کیا سمجھتے ہیں اسے خاص طور پر دیکھتے تھے مرزا غالب لغات نرسوں کا نام کرتے تھے۔

پیشینک در سینه بولی کوتاہ۔

”ہند کے شاعروں میں ایچے ایچے خوش گوار اور معنی تاب ہیں مگر یہ کون ایچے گنگا گریہ وگے دعوے نہالی کے باب ہیں رہے فرنگ لغات، سکھنے والے اخلاق کے پیش سے نکالے، شاعر قدم آگے دھرتے اور اپنے قیاس کے مطابق جدیدیہ وہ بھی نہ کوئی ہم دم نہ ہمراہ بلکہ سوسو پرانگندہ تباہ استاد بولوشتر کے معنی سمجھا سکتے نہ پیشینک نہ استاد مضانی زسے رگ گردن و جھے دعوے زبان وافی میسر آتے قول نہ خاص ہے نہ عام ہے مجموعہ فرنگ نگاروں سے محقق ہونے میں کلام ہے..... ایک مصنفہ لکھتا ہوں اگر خفا نہ ہو جاؤ گے تو خط اٹھاؤ گے جتنی فرنگیں اور جتنے فرنگ ہرگز نہیں یہ سب کئی میں اور یہ سب جانتے، نہ پیا نہیں، تو جو در لباس در میاں وہم در وہم اور قیاس در قیاس بیاز کے پھلے مسطور

انہوں نے جاؤ گے چھلوں کا ڈھیر لگ جائیگا منہ پیاز لگے
فرنگ کھنے والوں کے پردے کھولنے چلے جاؤ
لباس ہی لباس دیکھو گے شہنشاہ معصوم افروزنگ
کی درق گردنی کرتے رہو درق ہی درق نظر آئینگے
معنی مرثوم

از خود ہندی خط ص ۱۳۱

غیاث اللغات ایک متداول کتاب ہے اور اس میں حوالوں کی کوتاہی
نہیں اور کمال قوتی اثر غالب ہے غیاث اللغات کے بارے میں اس
خط میں آگے لکھتے ہیں۔

غیاث الدین رام پور میں ایک ملائے مکتبی تھا۔
”ناقل ناقل“ جس کا احوال مستند علیہ
تقیس کا کلام ہو گا اس کا فن لغت میں کیلئے فرما
ہو گا

جسٹس و ادب میں الفاظ و معانی کی تحقیق کیسے بکثرت لغات اور
لغات نویسوں کو قابل اعتماد ٹھہرا جا رہا ہے تو ایسا کام شرمناک
ہے الفاظ و معانی اور ادب کی حیثیت اپنے تمام شعبوں سمیت
کلید جان لکھی کی ہے ایک ایسے مجمع غنیہ محقق اعظمی
امام بریلوی قدس سرہ میں کے سامنے پیش درق غالب
موسم کی کوئی حقیقت نہیں اس کے مقابلہ میں یہ ناقابل استناد
دشمنی پیش کرنا اور حکم شرع کو رد کرنے کی جرات کرنا اس
قدراست و سنا ہے۔

اگر کوئی ہنسی میاں اس پر اصرار کریں کہ دکنشہ نور
کے الگ الگ معبود کہ نہیں آتا میں نے تو اسی کو مان لیا ہے کہ ان کو
اصل وضع پاں پس کیسے ہوئی ہے میرے نزدیک منقول طبی
یا منقول شرعی اور دوسرے منقولانہ کی کوئی حقیقت نہیں

میسٹر نزدیک ان ڈکنشہ لیں ہیں بھی دوسرے معنی پہلے معنی کی توضیح ہے
تو چلتے یہی سہی

عجب مرض ہے کہ آپ کے نزدیک پانی پس کی
باری میں ناقت علی اور باریک ہو جاتی ہے یا مولیٰ اور کوئی بول رہتی ہے
اگر آپ ایک ایسی علی مانتے ہیں تو آپ کی لغت دلی کے خلاف
ہو گا آپ نے لغت سے جو اپنی شہادت پیش کی ہے اس میں یہ بتایا گیا ہے
کہ ناک میں سوجن کی وجہ سے پانی پس کی بیماری بول رہی ہے وہاں پس آتا ہے
بے کناک سوجن کو دیکھنا وہاں سوجن کے نام میں کوئی پس
صاحب کو اپنی دستوں پر عتہ دے بعد بھی یہ مناسبت نہ ملتا ہے
یعنی جسامت موجود ہے کوئی تحقیق کرنے والا پانی پس کی بیماری ل
وجہ سے بھی تحقیق کر سکتا ہے اس سے کہ ناک کی جسامت درختیم
کی حالت ہی پانی پس کے عیب پر دلالت کرے گی اور میاں کوئی ہنسی
صاحب کے قول پر بھی سن اور موجود ہیں عتہ جسامت کو بن عتہ عیب
درہون سے نصف کا صیف جس پر ”نا“ دلالت کر رہا ہے۔
اور یہ وہاں اور ہیں جو اعجازت امام بریلوی قدس سرہ کی تحقیق و حکم ک
تائید کر رہے ہیں اور ان کو بڑے تعلیم لکھنوی بھی ہے۔

ہاں ناک کی جسامت کے ذریعہ تحقیق سے یہ ثابت کرنا
کے صیف سے بیماری کی حالت بیان کرنی مقصود ہو مدٹ لکھنوی
کو میرے باب کو ان کو ان کی کیفیت سے یاد دلا کر بتا سکے گا کہ تم کو نہ کہنے
تو یہاں تحقیق کا تصور ہی نہ ہو گا کہ منقول طب اطلاق معنی سے عتہ
واقف بیان تحقیق پر دلالت نہیں کریں گی، غلطی بت قدس سرہ
کا انفسیم (مولیٰ ناک) کہہ کر صیف کے اعتبار پر تحقیق کر لیا جائے
کرنا ہر حال عیب پر مبنی ہے خواہ وضع اصلی ہو یا منقول طبی یہاں
کسی ڈکنشہ کی تشبیہ یا کسی معادرت مندی سے کی حکایت بیانی
سے کوئی غرض نہیں اس کی کیفیت الگ ہے۔

یہاں یہ خیال رہے کہ اس جگہ تعظیم سے مراد تو کرم و توقیر نہیں ہے کہ کسی کوئی ناک دانے یا بال پس وائے کو دیکھ کر تعظیم یا تکریم کا ہاتھ بندھ کر کھڑا ہو جائے اور ناک آزمائی منقبت شروع کر دے جو کہ ایسا نہیں ہوتا اس لئے کوئی یہ کہہ دے کہ

تصغیر و تحقیر بزرگے تعظیم کی ہے ؟

موروثی ہنسی میاں نے آگے بڑھ کر اپنی کھلی کے صفت پر تصغیر کا کسی تعظیم کیلئے نام لگاتے ہوئے عربی لفاظ سے دو بیباک و قریش کی مثال دی ہے اور حوالوں وغیرہ پر ڈیڑھ صفحہ صرف کر سنے کے بعد صوفیہ پر فرمایا کہ "اس پروری گفتگو کا منشا یہ ہے کہ مصنفات کی مثالیں صوفیہ شیخ دینی چاہیے۔"

موروثی ہنسی میاں کی دونوں عربی مثالوں والی صفت و صفت کی پوری بحث اور حوالوں کو ان کے دعوے سے کوئی واسطہ نہیں یہ عربی زبان کی تصغیر میں جس سے ناک آزمائی کے تصغیر کو نہ جوئے کو ثابت نہیں کیا جاسکتا، ان مقالہ نورانی، ہندہ اشرفیہ میں حضرت مولانا مفتی محمد شریف الحق صاحب مدظلہ لدلی کے ارشاد اور مولانا مفتی شتیق الحق صاحب کے استنباط کے اس مضمون کی تائید مورتی ہے کہ

تصغیر بزرگی تعظیم کیلئے آتی ہے۔"

یہاں تو اردو زبان سے وہ حوالے درکار ہیں جس سے یہ ثابت کیا جاسکے کہ تصغیر تصغیر کے لئے نہیں ہے اور مولوی ماتمی میاں پروری بحث میں جو بیباک و جھوٹا دعوے اس کو چھوڑ چکی ہے اور نہ کوئی دلیل ان کے ہاتھ سبکی

خطرناک انداز

مال میاں پچھلے میاں مولوی ہنسی صاحب نے وہ خطرناک دین شکرانہ راہ اختیار کیا ہے جو ہمارے اس ناک اور ناک آزمائیں داخل

کاسیہ ہے۔

مولوی ہنسی میاں صاحب اپنی نصیحت کے اندر کہ صوفیہ کی مثالیں شیخ دینی چاہئے متعل متعلقہ پر تھکتے ہیں۔

"ناک آزمائی بال پس وائے" ۱۸۸۱ء ۵۷۵
ایک بیماری ہے جس میں ناک پک جاتی ہے اس کو تصغیر بزرگے تعظیم حنفی زبان اولیٰ حیا ہے۔"

یہ تصغیر بزرگے تعظیم حنفی دے گا نہیں ان کو موروثی ہنسی میاں نے اپنی کھلی کے صفت پر تصغیر کی مثال دی ہے اور حوالوں وغیرہ پر ڈیڑھ صفحہ صرف کر سنے کے بعد صوفیہ پر فرمایا کہ "اس پروری گفتگو کا منشا یہ ہے کہ مصنفات کی مثالیں صوفیہ شیخ دینی چاہیے۔"

موروثی ہنسی میاں کی دونوں عربی مثالوں والی صفت و صفت کی پوری بحث اور حوالوں کو ان کے دعوے سے کوئی واسطہ نہیں یہ عربی زبان کی تصغیر میں جس سے ناک آزمائی کے تصغیر کو نہ جوئے کو ثابت نہیں کیا جاسکتا، ان مقالہ نورانی، ہندہ اشرفیہ میں حضرت مولانا مفتی محمد شریف الحق صاحب مدظلہ لدلی کے ارشاد اور مولانا مفتی شتیق الحق صاحب کے استنباط کے اس مضمون کی تائید مورتی ہے کہ

تصغیر بزرگی تعظیم کیلئے آتی ہے۔"

یہاں تو اردو زبان سے وہ حوالے درکار ہیں جس سے یہ ثابت کیا جاسکے کہ تصغیر تصغیر کے لئے نہیں ہے اور مولوی ماتمی میاں پروری بحث میں جو بیباک و جھوٹا دعوے اس کو چھوڑ چکی ہے اور نہ کوئی دلیل ان کے ہاتھ سبکی

مال میاں پچھلے میاں مولوی ہنسی صاحب نے وہ خطرناک دین شکرانہ راہ اختیار کیا ہے جو ہمارے اس ناک اور ناک آزمائیں داخل

رومی کہ جائیں جیکہ میں اور اہل علم کو میاں مولوی ہاشمی صاحب کا مبلغ علم
میں معلوم ہے۔

یہ کہنا صحیح نہیں ہوگا کہ مولوی ہاشمی میاں نے ان سب
مذہبوں عقائد و فقہی مسائل کے ماننے سے انکار نہیں کیا ہے البتہ ان پر الزام
غلط ہے بلکہ ہاں میاں مولوی ہاشمی صاحب نے الفاظ و معانی کے اعتبار پر
اعلیٰ حضرت امام ابوہریرہ کی ذات کو سند کے طور پر پیش نہ کر کے
حاشیہ نقل پر ان کی تحقیق و مسلم شریعت کو رد کر دیا ہے اور خود دل دیا ہے اور فرمایا ہے
اور ان کے بعد بھی درمیان حضرت محدث اعظم ہند کو جو تیسرا ترجمہ ائمہ قدس
کے مسلک اعظمت امام ابوہریرہ پر مضبوط و دل بستہ ور رکھنے سے نہ ملے
دعویٰ کے بعد ان سے کھرٹے کے ایک فرد کی جانب سے یہ دعویٰ ہے اس سے
لوگ اس کو نظر انداز نہیں کرتے۔

مولوی ہاشمی میاں کی اصل بیانی کے بعد جس سے مسلک
الہیت ہی امن ہو جائے جو سنیست الہیت و عقیدت امام ابوہریرہ کی قدس
سرد کے ساتھ عقیدت و عقیدہ سوائے دھو لے کے قی نہیں ہے اور جسے
زراستی میں عقیدے وہ مولوی ہاشمی صاحب کے اسی دھوکے میں نہیں رہ سکتا۔
مولوی ہاشمی صاحب نے جو حضرت میں وہ صاف
صاف یہ ہیں کہ وہ مسلک الہیت کو درمیان امام حضرت امام ابوہریرہ کی قدس
سرد باقی اعتبار و رد نہ کر سکتے کہ جو چہ چاہتے ہیں اس سے بیگانہ
ہے جس میں کہ اب دین کی مخالفت ان کے استدلال و معنی لفظ دین کے
مسلک کف سنان لی ہیں جو چہ شریف سے میاں مولوی ہاشمی صاحب
کی قیادت میں کہ جتنی اور میاں مولوی ہاشمی صاحب یاد ہیں کہ مسلک
اعلیٰ حضرت قدس سرہ جو حقیقت دین اسلام ہے اس پر انشائیہ اللہ تعالیٰ
بہرہ نواز ہے نہ ان میں ان کے محروم کر دینے کے سارے منصوبے ہے
دھوکے دہی سے اور جن مذہب جو سنت کے جوہر و جوہر نہ ہو جیسے
اب اعظمت قدس سرہ کی اس عبارت کو دیکھتے ہیں مولوی ہاشمی میاں

نے کوئی نقل کر کے عظمت کی اس عبارت سے ہرگز نہیں ہوا ہے نہ
اعظمت کی ذات کو بطور سند نہ ماننے ہرگز نہ ہوا ہے نہ عظمت سند
عبادت میں ذہنی ہے بلکہ کے عقیدہ پر یہاں مولوی ہاشمی صاحب نے

”الحجواب صد الفاظ عربی میں کہ درو میں غیر معنی و
مستعمل میں ان معنی کو ہوس میں تلاش کرنا جس سے
بلکہ اردو کے بل زبان سے ریاست کو چاہے ذوق محرم
اس زبان کے مسلم است و حقے“ انہی نے یہاں
کے بعد مولوی ہاشمی میاں نے یہ گروہ لگائی ہے آپ سمجھتے ہیں۔
”نبیہ الفاظ و معانی کی تحقیق و تحقیق لفظ سے عظمت
کی ذات کو بطور سند پیش کرنا خود اعظمت کی عینیت
کے خلاف اور ان کی بتائی ہوئی راہ سے غلط ہے
کلمہ ص ۷ مولوی ہاشمی میاں

خاص ہے کہ اعظمت امام ابوہریرہ کی قدس سرہ کی اس عبارت جو وہ
الحجواب سے نقل کی ہے اس کو بھی حجت پوری دیکھ جائیے اس عبارت
میں ہرگز مرگزا اعظمت قدس سرہ نے یہ ارشاد نہیں فرمایا ہے کہ
اگر میں اردو الفاظ و معانی کی تحقیق کر جاؤں تو ذوق محرم یا کسی بھی
زبان کے مسلم یا ہر سند کے استمال کر رہا یا بیان کر رہا ہوں لی
بنیاد مردہ و قیوت و حکم شرع و ذکر دیا جائے لہذا ان کی تکرار و
ذہن نشین کو اس میں نہ رکھ کر حکم شریعت کو مردہ کی حالت لیجیگا
باللہ تعالیٰ یہ کہما کہ خود اعظمت قدس سرہ نے یہ شامہ احواف
ہے امت شہید ترین بیچ تمام ہے سر دین مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم میں اس کے جو مفاسد اور فتنے ہیں کہیں نہیں نہ کا اندازہ نہیں
کیا جاسکتا۔

ہم سب تک دل کھنے طور پر صاف صاف اعلان کرتے
ہیں کہ اعظمت امام ابوہریرہ کی قدس سرہ نے مسلم

شرع کیلئے الفاظ و معانی کی جو تحقیق فرمادی ہے
اس میں کسی ماہر زبان استاد فن مسلم محقق اور اسکے
قول پر ایک نقطہ کا بھی میرے بصر نہیں آیا جاسکتا اگر اپنے
وقت کا میرا ذوق غالب مومن ہو تو اسے حکم شرع
کے لئے تحقیق الفاظ و معانی میں اعظمت امام ابرہیلوی قدس سرہ کی پیروی کرے گی

امریاں مولیٰ اٹھی صاحب اپنے دین کی بنیاد بنی ذکر کردہ دانشمندیوں پر
رکنا چاہتے ہیں اور اعظمت امام ابرہیلوی قدس سرہ کی تحقیق سے عرض کر رہے
ہیں تو ہم ان سے کوئی سہ کار نہیں۔
اعظمت امام ابرہیلوی قدس سرہ کی تحقیق و تدقیق صحت و اضافت
پر عین و عجم کے سیکڑوں مستند مرجع عوام و خواص سادات و عوام
کا جہاد ہے جس سے روگردانی خطا و غلطی و ضلالت
سے کفر تک بچا سکتی ہے۔ اہل سنت پر کشیدہ رہیں، اند اپنے دین و ایمان
کی حفاظت کے لئے اعظمت امام ابرہیلوی قدس سرہ کے مسلک پر مضبوطی
کے قائم دروہاں رہیں۔

اپنے اشرفی برادران طریقت سے اپنی

اپنے اشرفی برادران طریقت اور میں اپنے شرفی
مومنوں و جہ سے محض دینی بہرہ دہی کی بنیاد پر سادات کچھ چھ مفاد سے
موبانہ درخواست کروں گا کہ وہ اپنے دین و ایمان کی حفاظت کے لئے حضور
سید نبی محمد اعظم ہند کی پیروی قدس سرہ کی ہدایات پر سختی سے قائم رہیں
وہ اپنے مجدد اعظم میں اعظمت امام ابرہیلوی قدس سرہ کے بارے میں
رستہ و راہ سے بھی دور رہیں سخت میں خاص طور پر محدث اعظم ہند کے
قول کا خیال رکھیں جو پچھلے مجدد اعظم میں تحریر فرمایا ہے جتنے ہیں۔
علامہ ابن نے اسے کارنامے جو وہ صبر سے چلے رہے ہیں

مگر نفعش تہ ذلت انسان سے بھی محفوظ رہتا ہے اپنے
بہس کی بات نہیں زور قلم میں کثرت تفریق پسندوں میں آگئے
بعض مجدد پسندی جہاں تو ان کے تصانیف میں خود اپنی ہی
ملتی میں لغتوں کے استعمال میں بھی بے احتیاطیاں ہو جاتی
ہیں قول حق کے لیے میں بولنے حق نہیں ہے حوالہ جات میں اصل
کے بغیر نقل پر ہی قناعت کر کے کہتے ہیں تم کو اور ہمارے
ساتھ سارے علماء عرب و قحط کو اعتراض ہے کیا حضرت
شیخ محقق مولانا عبدالحق محدث دہلوی یا حضرت مولانا
عبدالحمید فرنگی مکی یا پھر علامہ زکریا قلم کا یہ حال
دیکھا کہ مولیٰ تو اسے دینی حفاظت میں سے علیحدہ ہے اور
زبان و قلم نقطہ پر خطا کرے اس کو نہ ممکن فرمادیا بلکہ
فضل اللہ یوتیہ من یشاء

مجدد اعظم از محدث اعظم کچھ چھوی حد و حدت

حضور محدث اعظم ہند کچھ چھوی رحمہ اللہ تقاضے کی تہ کو وہ بالا عارتوں کو
پڑھ کر اچھی طرح سمجھیں اور دیکھ لیں کہ میں مولیٰ اٹھی صحت کے لئے حدت
خود دینے والا مجدد حضور محدث اعظم ہند قدس سرہ کی مخالفت کر کے مسلمانوں
کو غلط راستے پر جانے کی کوشش کی ہے۔

اعظمت امام ابرہیلوی قدس سرہ کی عبادت کا مفہوم

میں مولیٰ اٹھی صاحب نے اعظمت قدس سرہ کی جو عبادت
نقل کی ہے اس سے مراد یہ ہے کہ کثرت عربی الفاظ جو رو میں استعمال سے
جستجو میں ایسے بھی ہیں جو اپنے اصل عربی زبان کے معنی پر اور زبان میں
استعمال نہیں ہوتے ہیں بلکہ دوسرے معنی میں بولے جاتے ہیں اگر بھی حدت
ہو کہ ان اردو میں مستعمل عربی الفاظ پر حسب شرع عبادت کی جس کے لئے
عبادت کہیں نہیں تم عربی لغات جیسے قاموس وغیرہ میں محض مت کرنا

حکم شرع غلط بیان کر جاوے گا بلکہ یہ دیکھنا کہ اردو کے یہ کلمہ اسلئے بیسے
ذوق و فہم وغیرہ نے اس عربی لفظ کو کس معنی میں استعمال کیا ہے۔
مثال کے طور پر کس عالم کے پاس یہ سوال آتا ہے کہ

"زید نے اپنے غرور سے ہیں نقصان پہنچایا اس کا کیا حکم ہے؟"
اگر عالم صاحب عربی زبان کی بنیاد پر لفظ غرور کے معنی لغات عربیہ میں دیکھیں
تو دھوکے اور فریب کے معنی آئے اور دھوکے اور فریب پر پچھارے زید پر سزا
تک کا حکم بیان کیا جاسکتا ہے مگر اردو میں غرور دھوکے اور فریب کے معنی
میں استعمال کی نہیں ہوتی ہے بلکہ بڑا تکبر انار کے معنی میں استعمال ہے اور
اس پر زید کو سوائے نصیحت کے سزا نہیں دی جاسکتی۔ اب اس لفظ غرور کے
اردو استعمال کی سند اور زبان کے اس تہ سے لی جائیگی۔

جلیل صاحب کوڑی کے کاشعربے۔

انہیں غصہ و کرم کہتا ہے خوش جمالوں میں
مجھے یہ ناز کہ ہنس ناز اٹھا نے دالوں میں
حیرت لہجہ تو ہے کہتے ہیں۔

آئیں تو دہ غصہ و کرم تاشا لے ہوئے
بہیجے ہیں جسم بھی بے غصہ و کرم تاشا لے ہوئے
استاد ذوق و فہم کہتے ہیں۔

جہاں ہے خانہ عشرت جہی ہوا سکا فروغ

کہ اس میں لے کر پر غصہ و کرم تاشا لے ہوئے

جھکا ہے سر تسلیم ساہ لہ پر وہ

غصہ و کرم سے وہ کس کا سلام لیتے ہیں

دیکھنا اس بت منور کا گرجا و جلال

کبھی فرعون نہ دھوکے خدا سے کرتا

ہر جگہ غرور کہتا ہے اس معنی میں استعمال ہوا ہے اردو میں غرور اور
دھوکے کے معنی میں استعمال نہیں ہے۔

ایک اور مثال

"فندق" عربی زبان میں اس سرائے کو کہتے ہیں جو سردار مسافروں
کے لئے بنائی اور یہ لفظ آج عرب میں ایسا عام ہے کہ نہ منظمہ مدینہ منورہ
جہہ وغیرہ شہر وں کے وسط پر بڑی بڑی ہوٹلیں لگائیں بنائی گئی ہیں
جن میں ہزاروں حجاج زمانہ حج میں آتے ہیں یا کاروباری مسافر ٹھہرتے
ہیں انہیں فندق کے نام سے لکھا جاتا ہے جیسے "فندق الحرام" "فندق المدینہ"
وغیرہ اس لفظ فندق کے معنی قافلوں میں رہنے والے ہیں۔

حمل الشجر وهو الفندق وقام و خان البسیل (قافلوں)

یعنی "فندق" ایک درخت کا پھل ہے جس کو "فندق" کہا جاتا ہے
جس کا ذکر لفظ فندق کے معنی بتانے میں آگاہ دیکھا ہے دوسرے معنی اس
سرائے کے جو سردار ہو ۱۲

اور "فندق" کے بارے میں اسی قافلوں میں بتایا گیا ہے کہ وہ
ایک پھل ہے مگر باز پر باندھ لیا جائے تو پھر عقرب لگاتا نہیں ہے اور
بالوں کی کسری دور کرنے اور انگلیوں کی بیماری میں مفید ہے۔

ہاں "فندق" کے معنی مسافروں کے لئے سرائے اور قافلوں
پر ہوئے کے اعتبار پر مزید تحقیق کے لئے ائمہ لغات کی طرف رجوع کرنا چاہیے تو
اس قافلوں کی شرح میں لفظ فندق کی بحثیں یہ عدلت آپ کو مل
جائیگی۔ فقد قال القراء سمعت ابا عبد الله يقول "فندق"
لفندق وهو الخافق

یعنی امام ذہبی نے فرمایا کہ میں نے قبیلہ قضاۃ کے عراقی سے سنا جو فندق کو
فندق کہتا تھا اور وہ اخذ اس رائے کہ کہتے ہیں۔

یہ لفظ "فندق" کی عربی زبان پر تحقیق تھی اب اس لفظ پر شرعی سوال و جواب
کو ملحوظ فرمائیں۔

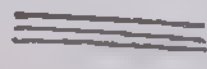
زید سوال کرتا ہے۔

سوال: یہ مردانہ فندق بسن شرعاً جائز ہے یا نہ ہے؟

حرمیہ شریعت
 ایک مولوی صاحبی موسس اور علی لغاری سے اپنی تحقیق پر جواب دیتے ہیں۔
 البتہ اب یہ فقہ بستی باعث اجرو ثواب بہت خواہ مردم
 باشند یا نہ ہوں چہ دریں مقام دعا و دعا طلبا بہت
 فتنہ بستی باعث اجرو ثواب ہے خواہ مردوں یا عورتوں کے چہ بستی کی وجہ
 سے کسی کو کمال کا فائدہ اٹھانا ہی ہے۔
 سال بعد جناب مولوی صاحبی نے جواب پر جواب دیا
 پریشان کیا، لہذا جو از عدم جواز باعث اجرو ثواب لکھا ہوا تو معلوم
 رہا ہوا کہ صاحبی باعث اجرو ثواب کی جو وجہ بیان کی ہے وہ لوگ اس سے فائدہ
 و نفع اٹھاتے ہیں تو مرد و عورتوں کی فتنہ بستی سے لوگوں کو کوئے
 رہا و دل سے لے کر دیکھنا ہو گا کہ جس نے جو جواب دیا وہ
 زید سائل سے اس سوال و جواب کو ایک دوسرے عالم کی خدمت میں پیش
 کیا ان عام و صواب جواب دیجئے۔
 بجا جواب۔ مرد و عورتوں میں جو کچھ معلوم ہوتا ہے وہ ان بات قابوس فیض
 میں فقہ فقہ سے منقول ہو کر دھوکا کھاتے اور فقہ بستی کو کہہ لے
 بغیر اس سے منقول ہو کر لے کر تشر اور بہت اجرو ثواب ہونے کا فتوے
 دینا جس کی وجہ میں لوگوں میں مفسدوں کا مد و فساد اٹھانیا گیا کہ وہ
 فکری اور اردو میں لفظ فقہ بستی کے استعمال و طرف توجہ نہ کی
 و رہ حجت کہیں۔
 یہاں سائل "فتنہ بستی" سے لکھوں کہ جو دوست
 امر ائمتہ میں مندوب ہیں، لفظ فقہ بستی کے شرعی حکم کو امر کے لئے پوچھ
 رہا ہے جس کا صحیح شرعی جواب یہ تھا کہ وہ کہے کہ جہاں نہیں۔
 سائل کے سوال میں مقدمہ لکھی جو نکال دینے کے لئے کافی تھا مولوی صاحب
 نے لکھ چاہئے تھا کہ زبان فارسی و عربی زبان اردو کے مسم استعمالوں
 کی طرف رجوع کہ اس کے معنی پر حکم شرعی بیان کرتے۔

انالی تہریک کتابہ
 سالہ ائمتہ کل کر خند فتنہ
 لہذا میں پرکار پختہ بہت چنانچہ
 دست چنانچہ مندوب احبار سے بات چیت ہے
 ذوق فتنہ میں۔
 سائل کی فتنہ بستی دلائل میں اور نہ شریعت
 مایا فقرہ خون جگر سے نہ کوئے سے
 ان کا دوسرا شواہد واضح تر ہے۔
 فتنہ بستی لکھیں کہ ان میں سو لڑوہ
 قطرہ خون بھی نہ ہو گا تو کشتہ سے جدا
 پائے گا کہ اس وجہ میں اجنا مہندی کمال کی ہو۔
 حقیقت یہ ہے کہ فتنہ بستی میں کوئی جتن نہیں جو بیچارہ لکھ کر برا لکھوں
 نہ وہ لکھ کر ہوتا ہے ورنہ کار نامہ سب سے بڑا ہے لہذا اس بار و تکرار
 اسے محبوب کی مہندی کی بولی نہ لکھتے کیلئے بستی و فتنہ کی من بہت بڑی
 کی وجہ سے منقول کیا ہے چنانچہ فقہ بستی کے جوئے سے ائمتہ کیلئے اور
 فتنہ بستی فتنہ کو دن مہندی لگانے کے معنی میں اساتذہ کے
 یہاں مستعمل ہوئے لگا۔
 اعلیٰ حضرت جامعہ مولوی قدس سرہ سے اسلئے تہذیب زبان سے حکم
 شریعیان کوئے میں جب عربی زبان کے الفاظ اردو میں استعمال ہوتے ہمارے
 ہوں تو صرف عربی لفظ پر تکیہ نہ کرنا بلکہ یہ دیکھنا کہ اردو یا کسی دوسری زبان
 میں یہ عربی لفظ کس معنی میں استعمال کیا جاتا ہے جس کے لئے اس زبان سے مسلم
 اس تہذیبی حرف رجوع کرنا چاہئے۔

میاں مولوی ہشتی میاں اس ہدایت کو ایسی
 شاعرانہ سیر کی کہ ان کی تحقیق میں بے دھڑک میں پرچل
 پڑے کہ نہ کبھی کوئی ایسا شعر ہی لفظ ہے جس کے استعمال کو
 اچھے اچھے شاعر قدس سرہ کی عسری لفظ والی ہدایت
 کو حد تک عقل و قیاس حاصل بنا کر اور ڈکشن بورڈ کے
 ذریعہ خود اچھے اچھے شاعر کے بیان کردہ حکم شرع
 کو روڑیا جائے حالانکہ یہ اردو ڈکشن بورڈ اس کے
 مولوی ہشتی میاں کے دعوے کا رد کر رہے
 ہیں جس کو وہ سمجھ رہے تھے۔



اعمالِ خیر امام بریلوی اور اردو ادب

ہمارے سنیان اس کے کہ اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ
 کا اردو ادب میں کیا مقام ہے اس کا اندازہ کرو اس کے لئے کہ میں مولوی
 ہشتی صاحب نے اعلیٰ حضرت کی زبانِ دانی پر چڑھ کر کے مسئلہ اہمیت کو
 مجروح کرنے کی کوشش کی ہے۔
 جن اردو ادیب کے ماہرین نے اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ
 کی شریات و منقولات کو روک دیا اور پرچہ ہے وہ اعلیٰ حضرت کے ادب پر سب
 و مہارت استادی اور قدرت علی الکلام کا دلالت دینے پر ہے۔
 مفہوم کو ذہنی نشا و نما دے کے مجھے سمجھنے کا انحصار الفاظ و افعال
 کے صحیح علم اور صحت مذاستعمال پر ہی ہے۔
 اعلیٰ حضرت بریلوی قدس سرہ کی مزاروں صفحات پر مشتمل نشا
 جن میں بکثرت فسون اور ہر فن کے سبب کوئی الزام اور سرور یا عیض
 مزاروں الفاظ کا برعلیٰ ہر حصہ روانی کے ساتھ استعمال کئی فسون کی
 اصطلاحات کثیرہ کا ہر موقع پر اس کی مناسبت سے محنت کے ساتھ
 ذکر کرنا ان فسون کے ماہرین و ترجمین کو حیرت میں ڈالے ہوئے ہے۔
 منظومات پر قدرت کا یہ حال کہ آپ کے مزاروں اشعار
 اپنی اصناف کے ساتھ اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ کیلئے ملک سخن
 کی شاہی کی تصدیق کر رہے ہیں اور ہر اس تذکرہ ادب آپ کے کام کا ملک
 الکلام ہونا تسلیم کئے بغیر نہ رہ سکے۔
 اللہ تعالیٰ ہی ہمتہ جانتا ہے کہ اس نے امام بریلوی کو کیا ملکہ
 عطا فرمایا تھا اور اوقات میں کیسی بزرگوں نے ان کی قیامت قدر فرمائی

ذوق کے سرور کی وجہ سے اساتذہ کا قول مقبول ہو گا۔

تیسرے طرز اور فارسی اور ہندی وغیرہ الفاظ کو جس مفہوم و معنی میں جس وقت استعمال کیا گیا ہے اس کی جگہ سے اساتذہ فن کے کام اور دلیل میں پیش کیا جائے گا۔

چوتھے ذوق کا ذکر کرنے میں اعلیٰ حضرت قدس سرہ کا وہ دفعہ تخلص درخانی کا فرما ہے جو مذہب اہل سنت میں محوط ہے۔ ذوق مذہباً سنی نئے اعلیٰ حضرت راہ پر راہی قدس سرہ اساتذہ کے کلام کے ساتھ ان کی سادگی اور مذہب پر گہری نظر رکھتے تھے جس کی ایک ذمہ دار عالم صیقلے سخت ضرورت ہوتی ہے کئی الفاظ مختلف مذاہب کی ترجمانی کرتے ہیں جن سے دین والا مسلمان کو پی نا فرض ہوتا ہے۔

حضرت صدر الشریعہ رحمۃ اللہ علیہ نے کئی سورا کے اس شعر

نہ چھوئے شیخ سے نہ از تسبیح سلیمان
ہو اج کف ثابت تو بے تغافل نہ سدا

کی تشریح اعلیٰ حضرت قدس سرہ سے دریافت کی تو انہیں شعر کے معنی بھی بتا دیئے۔ شوق شریف بھی کی ساتھ ہی یہ بھی بتا دیا کہ سورا نہ ہوا شیعہ تھا۔

ذوق کے چند اشعار دیکھئے جو ان کے سنی عقائد کے قرار پر دلالت کرتے ہیں اظہارِ حق سے جن کو واسطہ نہیں جیسا کہ دوسرے مسلمان شاعروں نے کیا ہے۔ ذوق نئے ہیں سے

ذوق عامھی ہے تو اس کا خاتمہ کون ہو

یا الہی اپنے خاتمہ سلیمان کے واسطے

سبیلین نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور حسین زہرا علی کے دونوں وہ نور العینین
میں سے تو شائے دوعلم کیلئے اے ذوق رکھا آنکھوں سے ان کے بطن
مسدوس و مایہ میں نہتے ہیں۔ تراخیدیں ہوام اور خطبہ زیر تبسیر ہو
ترا حاشی پر کھڑو غرضان دھیر ہو

ذوق کے سرور کی وجہ سے اساتذہ کا قول مقبول ہو گا۔

تیسرے طرز اور فارسی اور ہندی وغیرہ الفاظ کو جس مفہوم و معنی میں جس وقت استعمال کیا گیا ہے اس کی جگہ سے اساتذہ فن کے کام اور دلیل میں پیش کیا جائے گا۔

چوتھے ذوق کا ذکر کرنے میں اعلیٰ حضرت قدس سرہ کا وہ دفعہ تخلص درخانی کا فرما ہے جو مذہب اہل سنت میں محوط ہے۔ ذوق مذہباً سنی نئے اعلیٰ حضرت راہ پر راہی قدس سرہ اساتذہ کے کلام کے ساتھ ان کی سادگی اور مذہب پر گہری نظر رکھتے تھے جس کی ایک ذمہ دار عالم صیقلے سخت ضرورت ہوتی ہے کئی الفاظ مختلف مذاہب کی ترجمانی کرتے ہیں جن سے دین والا مسلمان کو پی نا فرض ہوتا ہے۔

ہم حضور محمد قطم ہند کی چوٹی کے ساتھ نامنا سے
المیزان ہمیشہ کے امام احمد رضا نمبریں ذکر کردہ اہل حق و سادہ
فن کے احوال پیش کئے دیتے ہیں جس سے تہذیبان دل سی نہیں بلکہ وہ وہ
میں علم حضرت کی مہارت و کمالیت کا اندازہ ہو سکے گا اگرچہ ہمارے نزدیک
اس کی ضرورت نہیں اور حضور محدث قطم ہند کی چوٹی کے ساتھ نامنا سے
بعد اسکی حاجت ہی نہیں ہے۔

یہ دینا جانتی ہے کہ حضور محدث اعظم ہند کی چوٹی کے ساتھ نامنا سے
لقمان اردو زبان کے ہر صاحب دیوان شاعر اور ادیب کو نصیحت پروردی طرح
قدرت ہے۔ آپ رضا فرماتے ہیں۔

آپ تہذیب و تمدن کے دیوں کی شاندر محفل میں
اعلیٰ حضرت کا قصیدہ معراجیہ اپنے اند میں پڑھا
سب چھوٹے گئے ہیں نے اعلان کیا کہ اردو
ادب کے نقطہ نظر سے میں ادیبوں کا فیصلہ اس
قصیدے کی زبان کے متعلق چاہتا ہوں تو سب کے
کہا کہ اسکی زبان تو کوثر کی دھاری ہوئی
زبان ہے۔

اس قسم کا ایک واقعہ دہلی میں پیش آیا تو سر آمدہ
شعور اور دہلی نے جواب دیا کہ ہم سے بچہ نہ پوچھتے
آپ عمر تو بچتے رہتے ہو مگر بچتے رہتے ہیں
(الیزابت) امام احمد رضا صاحب رحمہ اللہ

اسی ماہنامہ المیزان امام احمد رضا صاحب میں کالیڈاس گیتا کا ایک
مضمون ص ۲۰ پر شائع ہوا ہے جس میں انھوں نے علحضرت امام بریلوی قدس
سرف کے کلام کا جائزہ لیتے ہوئے لکھا ہے۔

نہیں معلوم انھوں نے علحضرت امام بریلوی قدس سرف
سے باوجود اصلاح لی تھی یا نہیں تاہم ان کے
کامل صاحب فن اور مسلم الثبوت شاعر ہونے
میں شبہ نہیں اور ان کی نقیض نہیں تو
مجتہدانہ درجہ رخصتی میں رہا ہوا المیزان امام احمد رضا صاحب

اس المیزان امام احمد رضا صاحب کے د ۲ پر ڈاکٹر وحید شرف
اے۔ پی۔ ایچ۔ ڈی بڑودھو بریلوی رشتی کا مضمون ملاحظہ فرمائیں۔

امام احمد رضا نے ایک نعت میں بحر جملہ
طرازی کا مظاہر کیا ہے اس میں التزام یکسا ہے کہ
ہر مصرعہ کے دو ٹوٹے ہوں اور ہر شعر کے چار ٹوٹے
چاروں زبانوں میں آتی فدی اردو ہندی مختلف
زبانوں کے وجود کو تحریر میں قافیہ اور ردیف
کی پرستش جملہ کا ہندی زبان کی آمیزش
سے مدح اور میثاق و لہجہ اور لہجہ کی نظم کا صرفی و
معنوی رنگ و چمک قابل دید و شنید ہے
مختلف زبانوں پر قدرت رکھنے کے ساتھ غزلوں کا
انتخاب اور زبان مختلف اجزا کو یکساں سب اور
مستحسن سے اس احوال دیدہ امام احمد رضا کی ذہنی جود

دجست کا مظاہر ہے اس طرح کی مثالیں خیر و
کے یہاں ملتی ہیں لیکن جو التزام امام احمد رضا کی نعت
میں ملتا ہے وہ وہاں بھی نہیں۔

الیزابت امام احمد رضا صاحب
ڈاکٹر حامد علی ایک پیر شیعہ عربی علمی مژدہ مسلم پریس علحضرت
بریلوی قدس سرف کے لہجہ و ادب کے بارے میں لکھتے ہیں۔

آپ کی اردو شاعری اردو کے معنی کا اعلیٰ شاہکار
ہے اس لئے میں بلا خوف تردید کہہ سکتا ہوں کہ آپ
کے اردو کلام سے بھی حقیقت و بکری صحت مندی ہے
لطف اندوز ہو سکتا ہے جسے عربی فارسی پر
عبور یا کم از کم اردو زبان کا اچھا فاضل وارث ہے
الیزابت امام احمد رضا صاحب

مولوی ہاشمی میاں اور ان کے جذباتی عقائد میں یا نہیں ہیں اس سے
سروکار نہیں البتہ سنجیدہ غلطی حضرت اچھی طرح اظہار فرمائیں گے کہ
مولوی ہاشمی کہاں نے جو علحضرت امام بریلوی قدس سرف کی زبان دانی پر حیلے
کئے ہیں کس قدر افسوسناک ہیں اور جس شاعر کی نشاندہی کی ہے کس قدر
گراہن غلط اور ناقابل تسلیم ہے۔

چاہتے کرم فرمائی

کملی کے معنی پہنچتے چلتے کے عنوان میں پورے مضمون
کو چھپا گیا ہے جو بیش لفظ کے صابر پر بین کیا گیا ہے۔

مولوی ہاشمی میاں نے خط لکھا ہے
زمانہ جاتا ہے کچھ چھپ میں آباد خانوادہ غوثیہ کے علماء و
مشائخ کی بارگاہوں میں بریلی شریف کے اکابرین کے
روشنی میں سجود نیاز میں ہے۔

ایسے گالی تلم سے فہانت حاصل کر سکتے ہوں چلتے چلتے میاں مولوی ہاشمی صاحب کو اطمینان نہیں تھا کہ موجودہ حکام بریل خاص طور پر مولوی اختر رضا خاں صاحب مولوی ہاشمی میاں کے سامنے اپنا سر جھکا دیں گے لہذا انہوں نے موجودہ حکام بریلی اور مولانا اختر صاحب سے ہی نہیں بلکہ اکابر بریلی سے عوام کو دو کر کے اور اپنی طرف مائل کرنے کیلئے سرباہ پریشانی حالی میں چلتے چلتے یہ تقریر سپرد قلم کر دی۔

اس میں شک نہیں کہ اعلیٰ حضرت لاہور مولوی قدس سرہ دار آپ کے شانہ و دل نے اہل بیت اور اولاد اہل بیت اور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی بارگاہوں میں اپنا سرباز جھکانے میں نہ دن کی پرواہ کی ہے نہ رات کی نہ صبح کی نہ شام کی سحر مولوی ہاشمی میاں نے یہ کیسے سمجھ لیا کہ یہ نیاز مندیاں صرف کچھ چھوٹے مدرسہ کے ساتھ خاص تھیں اور دنیا کی ساری اولاد اہل بیت اور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ اکابر جوڑے بیٹھے تھے مولوی ہاشمی میاں میں یہ دعوے کرنے کی ہمت نہیں ہے پھر آخر سب کو بیان کرنے کی کیا معنی؟

کیا مولوی ہاشمی میاں یہ کہن چاہتے ہیں کہ یہ اکابر بریلی کچھ چھوٹے شریف کے پیروں سے مرید تھے کچھ چھوٹے شریف کی پیشانی کیلئے تھے یا عوام و فساد حاصل کرنے کیلئے کچھ چھوٹے شریف حاضر ہوئے تھے تو یہ سب سے غلط اور دل و دماغ کی خطا کے سوا کچھ نہیں ہوگا۔

اعلیٰ حضرت لاہور مولوی قدس سرہ دار اور آپ کے دونوں شانہ و دل مدرسہ مطہرہ کے مشائخ عظام سے مرید تھے ارادت میں انہیں کے گن گاتے تھے ورنہ ایک دیگر حکم گیر کے پابند تھے

اعلیٰ حضرت لاہور مولوی قدس سرہ دار کے زمانہ میں کچھ چھوٹے شریف کے مشائخ اور علمائے حضور راشدی میاں قدس سرہ دار کے سپیکے صاحب اور حضرت مولانا شاہ احمد اشرف اور حضرت محدث اعظم ہند رحمہما اللہ تعالیٰ ہی قابل ذکر لوگوں میں میں حضور راشدی میاں بکثرت بریل شریف اعلیٰ حضرت امام

بریلی قدس سرہ دار کے پاس جاتے سب سے کہیں جاتے رہے؟ املا ہیں اس کو حجاج کی خدمت نہیں ہمارے لئے آزمائی کافی ہے کہ جاتے رہے۔ اور طلب فیض کیلئے حضور راشدی میاں نے اعلیٰ حضرت لاہور مولوی قدس سرہ دار کے حضور سیدنا اکبر رسول قدس سرہ دار مدنی سے خلافت بھی حاصل کی اور ایک زمانہ مدرسہ مطہرہ میں رہ کر سب کے آپ کے صاحبزادے حضرت مولانا شریف احمد اشرف رحمۃ اللہ تعالیٰ بھی اعلیٰ حضرت لاہور مولوی قدس سرہ دار کے خلیفہ تھے۔ حضور محدث اعظم ہند رحمہما اللہ تعالیٰ بھی اعلیٰ حضرت لاہور مولوی کے مخصوص شاگردوں میں تھے ورنہ اعلیٰ حضرت لاہور مولوی قدس سرہ دار کے پاس رہ کر گذرنا۔

جس اعلیٰ حضرت لاہور مولوی قدس سرہ دار کچھ چھوٹے شریف کے کسی پیر و مرید سے مرید ہی نہ تھے نہ کچھ چھوٹے شریف کے نہ علمائے کچھ چھوٹے شریف سے آپ نے کوئی علم و فن حاصل کیا تو پھر مولوی ہاشمی میاں دن کی روشنی میں کن علماء و مشائخ کچھ چھوٹے بارگاہوں میں سجدہ و نیاز کرنے کا ذکر کر کے بھولے بھائے عوام کو گمراہ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ورنہ تدریج اور واقعات کی روشنی میں معاملہ کی کیا ہے۔

میاں مولوی ہاشمی صاحب کے پاس سوائے اس کے کوئی صورت تاویل نہیں کہ ان کی مراد صرف وات کی عقیدت اور ان کی عظیم و تحکم ہے تو ہم عرض کر چکے ہیں کہ اکابر بریلی کی یہ نیاز مندیاں صرف کچھ چھوٹے شریف کے ساتھ مخصوص نہ تھیں۔ یہ اکابر بریلی دنیا کے کسی گوشہ میں ساوت اولاد اہل بیت اور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھ جیتے تو ان کی تنظیم و تکریم میں اپنی تمہیں بچھا دیتے۔

اعلیٰ حضرت لاہور مولوی قدس سرہ دار کو عاک وات اور اولاد اہل بیت غوث اعظم سے جو محبت و عقیدت تھی اسے آپ کے سفر حج کے واقعہ سے اندازہ ہوگا۔ (الملاحظہ ہو صفحہ دوم) سفر حج کا ذکر کرتے ہوئے اعلیٰ حضرت امام بریلی قدس سرہ دار فرماتے ہیں کہ ہم سب سے جدا جاتے ہوئے جب کامران میں میں کئی دن ٹھہرا ہوا تو کامران سے جدا ہونے کے وقت آپ کے گھر کے لوگوں کو

ورد اور اسبہال لاقی ہوا اور خود عظمت کو کسی اسماء ہوتے گودالوں کے اس خوف سے کہیں ڈاکٹر سفر سے روک بندے اور ج سے مخدوم رہ جائیں اعلا حضرت امام بریلوی قدس سرہ بیان فرماتے ہیں۔

میں نے کہا کہ اگر ظہر میں اپنے حکیم سے کہہ لوں
مکان سے باہر جنگل میں آیا اور حدیث کی دعائیں
پڑھیں اور سیدنا حضرت اعظم سے استغاثہ کی
کہ دفعتاً سامنے سے حضرت سید شاہ غلام احمد علی
صاحب سیدہ دشین بانسہ شریف اولاد انجاد
حضرت سیدنا طوطا اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
تھے اور مبتدی سے ہمارا ان کا ساتھ ہو گیا تھا۔
سامنے سے تشریف لائے ان کی تشریف آوری
خال حسن محمد بن نے ان سے بھی دعا کو کہا انھوں
نے بھی دعا فرمائی مجھے مکان سے باہر تھے
ہوئے دق منٹ ہوئے ہوئے اب جو مکان
میں جا کر دیکھا اللہ تعالیٰ رب
کو ایسا تندرست پایا کہ گویا مرض ہی نہ تھا
درود وغیرہ کیسا اس کا ضعف بھی نہ رہا
سب دعائی تین میل چل کر سمندر کے
کنارے پہنچے۔

اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ کی ان عبارتوں کو پڑھئے

سہ کار بانسہ شریف سے عقیدت و محبت ان کے سجادہ نشین سید شاہ
عندرم جبرانی کی توقیر و تعظیم اور ان سے دعاؤں میں توسل
سب کیسی بدت و غریبت کے ساتھ عظمت امام بریلوی کی نیاز
مندیوں کو روز روشن کی طرح ظاہر کر رہے ہیں جو صاف بتا رہے ہیں کہ یہ تھا

کچھ چھوٹے مقدس کے ساتھ خاص نہ تھے۔

ہم یہ نہیں کہتے کہ میاں مولوی ہاشمی صاحب کی معلومات محدود ہیں
وہ کچھ چھوٹے مقدس کے سوا باقی دنیا کی سبابت و غریبت کے حالات سے باخبر
ہیں انہیں کچھ چھوٹے مقدس کے سوا دنیا کے کسی پروردے میں سادت و ولایت و اعلا حضرت
اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نظری نہیں آتے ہیں ہمارا کہنا یہ ہے کہ میاں مولوی ہاشمی
صاحب اپنی بیانیوں و واقعات کے خوف و دل سے کچھ چھوٹے مقدس کی تعالیں
کو نقصان پہنچانے کے درپے ہیں اور شاہ اللہ تبارک و تعالیٰ وہ کچھ بھی نقصان
نہیں پہنچا سکے اس لئے کہ کچھ چھوٹے مقدس کی تقدیس و تعظیم کے یہاں مولوی
ہاشمی صاحب ٹھیکیدار نہیں ہیں۔

بریلی اور کچھ چھوٹے

توقیر و توقیف وہی قابل قبول اور موقوف و موقوف ہے جو
حقائق پر مبنی ہو، مبالغہ آرائی و اغتال کے خلاف صرف اپنی عقل و معرفت
جنانے کے لئے کی جائے وہ قبول نہیں کی جاتی وہاں تو اسے سوائے
اور پیشانی کے کچھ میسر نہیں ہوتا، کچھ چھوٹے مقدس سے کون انکار کرے گا
مفتوحہ رسیدنا اشرف جہانگیر سیدنا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہم
خوشہ چینیوں سے ہیں ہمارا سلسلہ طریقت جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں۔
حضرت سیدنا سے ہی اشرف القمات رکھتا ہے، حضرت شیخ المشائخ
اشرفی میاں، حضرت مولانا سید شاہ احمد اشرف صاحب حضرت
محمد اعظم ہند کچھوچھو رحیم اللہ تعالیٰ کی عظمت ہمارے دلوں میں ہیں۔
مگر اس کے یہ نہیں کہ ہم واقعہ کے خلاف اس با افسوس برائے میں کہ
ہماری کچھ چھوٹے مقدس کی خالقہ حضرت سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہ کے مذہب حنیفہ کے برابر ہے اور اسے دنیا کے سب سے اعلیٰ اس طرح
تم مذہب مفتی کو ماننے پر ہمیں کچھ چھوٹے خالقہ اور صاحب خالقہ کو تسلیم کرنا
پڑے گا ورنہ ہم ہمارے اور گاہیاں دے دے کہ تم سے منکر نہیں رہیں گے۔

محبوبہ شکر اشرفی ہیں اور اس پر ہیں غرض ہے مگر کچھ عجیب
شریف کا بری سے کوئی مقابلہ نہیں بریلی شریف کا وہ مرکز ہے کہ دنیا جس کے
سکونت و رجوعی بڑی نہ تو اس کے ملک کی ضرورت ہے۔

در کچھ توجہ دینی ایسی تھا کہ ہاں جس کی سوائے مریدین
اور متوسلین کی راستہ و توسل و رہنمائی کی خدمت کو کسی کے
کے غور و فکر اور امت مسلمہ کی کچھ توجہ شریف کی ضرورت نہیں دنیا کے مدارس
مسائل اور فنون کو بریل کے عقائد کی ترویج میں تور جائیگا اور دنیا کی
مت کا نفاذ ہوں اور مسلمانوں کو کچھ توجہ شریف کی مخالفت پر تو لگے اسے
ضرورت نہیں ہے۔

کچھ توجہ شریف میں حضور سیدنا نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہدف
والوں کا یک طبقہ جو بریلی شریف کی سونے پر نہ اتر سکا وہیں اہلسنت نے دور
کرنا اور جو حق نہ کی اس سونے پر تکیا اہلسنت نے سے سہر پر چڑھایا۔

ہندوستان کی آقاہ واد کو پورے ممالک میں سنت کی
بریلی کی سونے پر چڑھنے پر جو کس میاں پراترنا ہے اس کی قہقہہ و تحکم
کا حیاں رکھتے ہیں اور جو نہیں اترتا اس سے دور رہتے ہیں انیس حرف
ان ادیبانہ سے واسطہ جو تہہ جو این دروں میں آکر افراسے ہیں۔

ملازمین سستی میں اس حقیقت سے اعتراف و رخصت طور
پر بیان کرنے سے جوں حجب و حجاب کے سولہ و غریب میں قہقہہ رکھنے
کے سے خود وہ جب رسوخ کیے کی کیوں نہ ہو صحیح علوم و ادیبہ میں کمال
کی ضرورت تھی اور یہ کچھ شریف کے نکتہ نگار علم کو اپنی پیاس
اعانت لایا اگر جوی قدس سسرہ اور اپنے تہہ نہان خدمت میں
حاضر ہو کر پیمان پڑی۔

کیا وہ نہ باطنی میاں شریف کے علوم و فنون اور
سولہ کے غرض کے درمیان فرق سمجھتے نہیں ہیں یا کیا وہ جانتے نہیں کہ
طریقہ کیسے ساری ملت رکاف نہیں بہت ہی کم اس منصب کے لئے

منتخب کئے جاتے ہیں اور شریف اس راہ میں تدریس کے لئے واسطے واپس آتے
جاتے ہیں یہی بیست برکت تو اس میں کچھ توجہ شریف کی نہیں نہیں
ہر سال کسی بھی صاحب مسلک صحیح العقیدہ عالم باطن کے ہاتھ پر بیست
زیر لگتا ہے۔

مگر معلوم شریعت کیلئے تو بڑی خدمت مکلف ہے اگر مسلمان
دین کے عقائد و ایمانیت کا پند ہوگا تو کبے شکر اس کی نجات ہو جائے گی
اور اس کے لئے علامہ ہفت کی طرف کی رجوع نہ ہوگا غرض اخروی حاصل
کرنے کے لئے اگر یہ ضروری نہیں کہ کوئی مسلمان میاں بریلی باطنی صاحب
کا یا کسی کامرید بن جائے۔

آج جو ہمیں غافل ہوں میں غفلت سے وہ حرف دیاوی
غرض کے لئے ہے جس میں عقیدہ شکر اور غلامی کے اظہار کے سے
ایکدہ سے مقابلہ میں داخل ہے اور عقیدت و غلامی اور ان کے مقابلہ
سے بنیاد میں فائدہ اٹھا کر شامل سے پورے مسلک اور غافل ہاں
بٹنے کے لئے ہزاروں میں ایک بھی نہیں ملے گا اور ارشاد و دعا سے قہقہہ
کے حال پر صاحبان میں غافل ہوں میں نظر نہیں کیسے کے اوقات والہ۔

مگر عقائد و اعمال اطہار است عبادت حلقہ معارف
تجربہ امتیاز کے پیدائش سے دھلت اور جدوجہد تک مسلمانوں
میں سے مسلمان کو دن رات ائمہ شریعت کی ہدایت اور علم اہلسنت
کی تہذیب کی طرف رجوع کرنے کے سوا چارہ نہیں جوئی نہانہ فہم تکلی

اعانت لایا اگر جوی قدس سسرہ کے مسلک میں حاصل ہے۔
ہندوستان میں کچھ توجہ شریف سے بڑی بڑی خاتون میں
موجود ہیں مگر اہلسنت کے لئے آج علامہ شریف کا مرکز و مرجع سوانے
بریلی شریف کے کوئی دور سدا مقام نہیں بریلی سے لایا یہاں شہر بریلی
یا اس کے کوچے گلیاں اہل شہر خاتون ہیں یا اولاد اعوفت قدس سسرہ
نہیں میں بلکہ اس سے مراد اسلام کے وہ عقیدہ حق اور شریعت منظم ہے

وہ متوجہ درج احکام ہیں جن کی شبہ و تردید کو ضرورت ہے کہ وہ آج صرف
 اعلیٰ حضرت لاہور کی تقدس سرف کے بیان کردہ مسلک میں موجود ہیں جن کی
 تعلیم و تربیت اور ہدایت کا اعلیٰ حضرت قدس سرہ کی اولاد و تلامذہ کیچھ
 شریف اور دیگر چھانقاہوں اور ہر ہر مکتبہ لسان کو یکساں حق حاصل
 ہے۔ تنہا کسی کی جائز نہیں جس کے معنی نہیں کہ بلند بلکہ
 سینے کے ساتھ کسی کو بھی حق پرست کے لئے دست انداز کی اجازت دی
 جائیگی اور وہ دار غرض و غرض تماشائی بنے بیٹھے اس کے فتنے میں
 ڈال دیں گے۔

پھر چوہدری شریف پندوہ شریف، گدگد شریف
 رہی اجماع شریف وغیرہ مقامات مقدسہ ہے شکستہ اسلام آباد کے
 مراکز عقیدت میں ان کے متعلقین کا یہ دعوے کہ ہماری خانقاہ بھی بریلوی
 شریف سے زیادہ معتبر رکھتی ہے کہ یہاں بہت بڑے عارفانہ جملہ
 انروز ہیں تو یہ عظمت و مراتب مسلم جن کے بیان بریلی شریف
 پیش نہیں کیا جا سکتا مگر ان مقامات کی عظمت و تقدس سے فائدہ
 اٹھا کر یہ کہنے کا حق نہیں ہے کہ ہم بریلی شریف سے بڑھ کر معلوم
 شریف میں مرکز و مرجع رکھتے ہیں اور بدعوئے نادان کے سوا کچھ نہیں جس
 کی طرف توجہ نہیں کی جا سکتی اور اس قسم کی باتوں سے دل بدلانے کے سوا
 کوئی خدمت نہیں کی جا سکتی۔ میں مولوی ہاشمی صاحب خانقاہ شریف
 پھر چوہدری علامہ دوش رخ کچھوچھو کا نام لے کر جو کواد برائے اور اپنے
 عظمت کو منانے کے لئے سنی علمی وقار کو گھٹانے کے درپے ہیں وہ صرف
 علامہ اہلسنت ہی نہیں بلکہ اکابر بریلی شریف اور اعلیٰ حضرت لاہور کی
 قدس سرہ ائمہ اشران برسرہ ہیں یا اسلامی نقطہ نظر سے اس کے جو
 تباہ کن نتائج برسرہ ہیں ان کا انہوں نے اندازہ نہیں کیا ہے اور خود عماد و
 مشائخ کچھوچھو پر کھرہ اتھا اور مجبور وہ کیا جائیگا اس کی انہیں
 پردہ نہیں ہے۔

پھر چوہدری شریف اور اس کے سادولت اور علامہ دوش رخ
 کے ساتھ عقیدت درج بھی علامہ اہلسنت کے دلوں میں موجود ہے مگر میاں مولوی
 ہاشمی صاحب کے طرز و انداز اور انکی دینی تہذیب اور ہر ہر مکتبہ لسان کو یکساں حق حاصل
 ہے۔ تنہا کسی کی جائز نہیں جس کے معنی نہیں کہ بلند بلکہ
 سینے کے ساتھ کسی کو بھی حق پرست کے لئے دست انداز کی اجازت دی
 جائیگی اور وہ دار غرض و غرض تماشائی بنے بیٹھے اس کے فتنے میں
 ڈال دیں گے۔

پھر چوہدری شریف پندوہ شریف، گدگد شریف
 رہی اجماع شریف وغیرہ مقامات مقدسہ ہے شکستہ اسلام آباد کے
 مراکز عقیدت میں ان کے متعلقین کا یہ دعوے کہ ہماری خانقاہ بھی بریلوی
 شریف سے زیادہ معتبر رکھتی ہے کہ یہاں بہت بڑے عارفانہ جملہ
 انروز ہیں تو یہ عظمت و مراتب مسلم جن کے بیان بریلی شریف
 پیش نہیں کیا جا سکتا مگر ان مقامات کی عظمت و تقدس سے فائدہ
 اٹھا کر یہ کہنے کا حق نہیں ہے کہ ہم بریلی شریف سے بڑھ کر معلوم
 شریف میں مرکز و مرجع رکھتے ہیں اور بدعوئے نادان کے سوا کچھ نہیں جس
 کی طرف توجہ نہیں کی جا سکتی اور اس قسم کی باتوں سے دل بدلانے کے سوا
 کوئی خدمت نہیں کی جا سکتی۔ میں مولوی ہاشمی صاحب خانقاہ شریف
 پھر چوہدری علامہ دوش رخ کچھوچھو کا نام لے کر جو کواد برائے اور اپنے
 عظمت کو منانے کے لئے سنی علمی وقار کو گھٹانے کے درپے ہیں وہ صرف
 علامہ اہلسنت ہی نہیں بلکہ اکابر بریلی شریف اور اعلیٰ حضرت لاہور کی
 قدس سرہ ائمہ اشران برسرہ ہیں یا اسلامی نقطہ نظر سے اس کے جو
 تباہ کن نتائج برسرہ ہیں ان کا انہوں نے اندازہ نہیں کیا ہے اور خود عماد و
 مشائخ کچھوچھو پر کھرہ اتھا اور مجبور وہ کیا جائیگا اس کی انہیں
 پردہ نہیں ہے۔

میں نے والد ماجد حضور سیدتی سید محمد حیدر حسین دشرنی
 قدس سرہ فرمایا کرتے تھے کہ ہر ایک عیسویہ ہے کہ اعلیٰ حضرت لاہور کی قدس
 سرہ کے عیب جو مخالفین اعلیٰ حضرت کی عظمت کو گرنے کا مہیا
 تو نہ ہو کہ جو دینی ہی عظمت کو گھٹانے کے درپے ہیں وہ صرف

میاں مولوی ہاشمی صاحب کا عجیب مقابلہ

میاں مولوی ہاشمی صاحب اپنے کسی صاحب چلتے کے عسوں کے
 تحت اسی عبادت سے متصل عجیب بات کہہ گئے ہیں۔ اس کی کسر کر دیجئے
 کھینچے ہیں۔

غزوات العالم محبوب یزدانی سلطان شریف پھر چوہدری

سمنان جیسا علاقہ باشد تو پورے شہر
بریلی میں آج تک نہ ہوا (مکتبہ صفحہ 9)

ہمارے نزدیک اس قسم کی باتیں کسی خفیہ اثرات
ذمی عقل صاحب وقار کو بھی لڑیں نہیں چہ جائیکہ ہم سادات اہل
بیت کے لائق ہوں۔ شاید اس طرح میاں مولوی ہاشمی صاحب بھولے بھالے
مسلمانوں کو کچھ خوش کریں اور ان کے جذبات کو گرا نہیں اپنی طرف
مان کرنے کی کوشش کریں۔ مگر دنیا کے غلام و عرفان اور عالم عقل و
شعور میں اس کا کوئی مقام نہیں۔
چلتے میاں مولوی ہاشمی صاحب کی اس اصول سازی کو
مان لیجئے اب آگے دیکھتے کیا ہوتا ہے۔

ایک صاحب فرماتے ہیں کہ اے بریلی کے جاہلے دلو! بریلی سے
کچھ چھ شریف جیسا مقام نہیں ہے۔ اس لئے کہ کچھ چھ شریف میں حضور
سمنانی قدس سرہ جیسا ولی ہے۔ دیسا بریلی میں نہیں لہذا بریلی کے
طرف رخ چھوڑو اور کچھ چھ آجاؤ۔
دوسرے صاحب بولتے ہیں۔ اے کچھ چھ شریف والو! کچھ چھ شریف
گلبرگ شریف جیسا مقام اولایت نہیں ہے لہذا کچھ چھ چھوڑو اور
گلبرگ چلے آؤ۔

تیسرے صاحب کہتے ہیں۔ اے گلبرگ شریف والو! دہلی بستی
حضرت نغمۃ الدین جیسا مقام اولایت گلبرگ نہیں ہے گلبرگ چھوڑو
اور دہلی چلے آؤ۔

چوتھے صاحب بولا کرتے ہیں۔ اے دہلی والو! احمد شریف جیسا
مقام ولایت دہلی بستی حضرت نغمۃ الدین نہیں ہے۔ دہلی چھوڑو
اور احمد شریف کی طرف رخ کرو۔

یہ مولوی ہاشمی میاں یہ بتا سکتے ہیں کہ کچھ چھ شریف کی عقیدت کو باقی رکھنے
قیلے ان کے پاس کیا اصول رہ گئے ہیں اور وہ بریلی شریف کیسے

کیوں کارآمد نہیں ہو سکتے۔

پھر مولوی ہاشمی میاں کو دنیا بھر کی بڑی بڑی دعا پڑی ہو مگر
کچھ چھ کی خبر کیوں نہیں لیتے؟ کچھ چھ شریف کے علماء و مشائخ
سے محاسنہ کیوں نہیں کرتے کہ وہ کیوں بریلی شریف اعلیٰ حضرت امام
بریلوی قدس سرہ کی خدمت میں حاضر ہوتے رہے؟ کیوں اخلاف اعلیٰ حضرت
امام بریلوی سے حاصل کی؟ کیوں لوگوں کو مستحسن حاصل کرنے کے لئے بریلی
شریف میں اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ کی خدمت میں حاضری
دیتے رہے؟ جبکہ کچھ چھ شریف میں حضرت سید الشہداء شریف صاحب انجیر
سمنانی قدس سرہ جلوہ فرماتے اور ان جیسا کو بریلی شریف میں موجود
نہیں

ان وصال زمانے ہوئے کچھ چھ شریف کے بزرگوں کی بریلی
شریف سے جو وابستگی رہی اس سے میاں مولوی ہاشمی صاحب غیظ و
غضب میں ہیں ان کا جو شہسہ ہستی برداشت نہیں کر پا رہا ہے اور
سارا غصہ بریل والوں پر نکالا جا رہا ہے۔

علامہ کرام اور برادران اہل سنت و جماعت

جیسا کہ ہم نے پیشتر اپنے تعارف میں عرض کیا ہے کہ کچھ بتلاد
و تعالیٰ ہم بہت سادات اہل سنت سے حسینی ہیں و حرقت میں حضور
سیدنا جہانگیر سمنانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہی تعلق رکھتے ہیں مگر ہم سے
سخت ناپسند کرتے ہیں کہ ہم اپنے آپ کو یہاں میاں مشعوب کو غیبر
سادات کو اپنی توقیر و عظیم کے لئے مان کی کوئی اور اپنے ادب و احکام
کے لئے دھندلے وراپائیں بلکہ موازنہ گالیوں اور ازبیک رشتہ پر قزاق
بلکہ خدا نخواستہ کسی کی طرف سے ہیں تکلیف بھی پہنچی ہو تو ہم اپنے
آبا و اجداد کی تعلیم و تربیت پر عمل کرتے ہوئے غلط فہمی سے

اور حضورؐ میں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دعا جو تھی کہ میرے صدقہ دل سے
 . جان کہتے ہیں وہ لفظ تعالیٰ کے حضور اس کی ہدایت و بخشش جیسے
 دعا کرتے ہیں ہم نے موجودہ کابیر علمساز اہل سنت کی جانب سے
 تو طہمتیں ہیں البتہ ذرا غائب اور برادران اہلسنت سے حرف ان کے
 خیر خواہ اور رشتہ داروں کی بدولت کے لئے عرض کرتے ہیں کہ وہ اپنے
 آق و مولیٰ رسول عظیمؐ نبی ازہرصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ولاواطہارسات
 کو ام کے ساتھ اپنی عقیدت و محبت اور ان کی عظیم توقیر میں ہرگز ہرجز کوتاہی
 نہ لے لیں اس میں دنیا و آخرت کی ہلاکتوں کے خطرات ہیں، اہل بیت
 کے فضل و کثرت سے احادیث کرامہ میں وارد ہیں، ان کی خدمت
 اور ان کی عزت و ابرو کا ہر طرح پاس اور خاطر رکھنے میں ہی عافیت ہے۔
 حدیث شریف کے اس ارشادناچس طرح گروہ باندھ
 لیں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابہ کرام امتیازوں کی طرح ہیں
 اور اہل بیت صہبائے کرام کے اند میں اور کفر و بدعت و ضلالت و کفری
 کے عین حق سے مندرجہ پارہ گئے کے لئے دروں کی حذر و تحریک ہے، صحابہ کرام
 رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی ہدایت و رہنمائی میں اسلامی عقائد و اعمال پر مشتمل
 رکھتے ہیں جو کما جائے اکابر علماء اہل سنت و جماعت میں سے، اصرار کر دیا ہے اور
 اہل بیت سے ساتھ محبت و عقیدت اور جہاں دل سے ان کی خدمت
 بزم پر رہنے میں عافیت ہے۔

اب سادات کا وہ درجہ ہے کہ ان کے درجہ و کثرت و کثرت
 سے غور و فکر کیجئے۔ جس میں خبر و شہرہ و شان سے بالکل دور رہیں
 کہ ان کا فلسفہ سیاست کے پردے میں عیب و اذیت ہے بدتر ہے۔

ایسے
 سادات کے درجہ کے لئے جو کچھ کہ قرآن حکیم پر سیاست سے کہتے
 ہوئے ہیں انہیں سید کہنا اور صلاوت لفظ ان کا ادب کن سخت
 صبر ہے۔

نیز ہمارے پورے اہل سنت جمعی طرح سمجھیں کہ ہمارے
 اس زمانہ میں ہمارے دین کی حفاظت اور لوگوں کی نجات و کفایت کا ہر وہ
 قدس سرہ کے بیان کردہ مسئلہ میں ہے۔ محضت پر لڑی نے اپنی کتابوں
 میں اصل دین اسلام کی کوئی نکتہ سامنے پیش کیا ہے۔ اور اسی طرح حضورؐ
 محدث انھیں بند کچھ جوئی جو انداز سے نے زور دار ہدایت فرمائی ہے جو آپ
 کے خطبہ صدارت میں مذکور ہے

تتمہ

”عمل“ میں بعض احوال سے میں جن پر کچھ کوئی ہی فضول در کچھ ایسے میں
 جن سے بہت شہرت ہو سکتے ہیں اس لئے میں ان پر اپنی محرومات
 پیش کر کے گفتگو ختم کر رہا ہوں۔

ہم یہ عرض کر چکے ہیں کہ ”عمل“ سے ”مکہ کریمیاں مولوی ہاشمی
 صاحب کو دشنام ملی اور صغیر نے جسے مسکوں سے غرض نہیں تھی۔ انہیں
 تو مولانا خستہ صاحب اور علامہ کی تعریف و تائید مقصود تھی چاہوں نے
 کہلی اور تصدیق کو آؤ کر اپنی بوجہ اس تکالی ہے مولوی ہاشمی میاں کے مولانا
 اختر صاحب پر ان الزامات کو آپ دیکھتے۔

علامہ مولانا اختر کے پاس رو بکند کے لئے وقت نہیں ہے۔
 علامہ مولانا کا جواب مولانا خستہ صاحب چودہ صفحات عربی سے زیادہ
 نہیں کہہ سکے کہ کچھ ہے وہ کھولنا ہے۔
 میں مولانا خستہ بہت تعجب سے دیکھ رہا ہوں۔

عزیز شامان رسول کی ریشہ روائیاں بڑھ رہی ہیں۔ وہاں سے اس قدر
منظم ہو رہی ہے، عشق رسول کے حیرانغ، بچانے کی کوشش بڑھ گئی
ہے مگر اصرار صاحب کو کوئی فائدہ نہیں۔

عزیز سلسلہ مداریہ، سلسلہ چشتیہ، سلسلہ قادریہ سے مولانا اختر
العباسیہ کے ہیں۔

عزیز فریضہ حج، فریضہ دعوت تبلیغ اور ضروریات کیلئے تصویر کی
اجازت کے خلاف ان کا عصب بد مشغلہ ہے۔

عزیز بی بی: بالی۔ ناؤ ذرا سپیکر کے بدلے حق نبی سے غیر معمولی لگاؤ ہے۔

عزیز سینوں کو آپس میں لڑانے کیلئے دن رات مشغول ہیں۔

عزیز تضاد بیانوں سے گھبراتے نہیں ہیں جس کی مثال دعوت الہی ہے۔

عزیز صاحبانہ ذہنیت رکھتے ہیں۔

عزیز اہلسنت کو فراق و انتشار سے بچانے میں دلچسپی نہیں ہے۔

عزیز اہل سودا گری بریل کے نو خیز مشہور گان غنیمت خندہ ہیں

(اور میاں مولوی ہاشمی صاحب کے نزدیک مولانا اختر کو تقسیم دین مفسر

ہو جانے کا ڈر ہے) اس لئے مولانا اختر اپنے آپ کو مار جانے کا ڈر ہے

جس کے لئے جنگ کا اعلان بناتے ہیں، پھر اعلان جنگ کے لئے ہیں پھر

مستقدوں سے آلات جنگ خریدنے کی پیل کرتے ہیں۔

عزیز ایک کے بعد دوسرے اعلا حضرت اور مفتی اعظم کے دارالعلوم کے

بعد مولانا اختر کو تیسرا دارالعلوم بنانے کی فکر نہیں تھی۔

عزیز اسے ہمارے کئی سے باہر تک، کئی امور جو میاں مولوی ہاشمی صاحب کے

تجدیدیکہ ناپسندیدہ ہیں جن میں خانگی معاملات بھی داخل ہیں، مولوی

ہاشمی میاں نے اپنی کتاب کلمے میں نقل کی ہے۔

ہماری عرض ہے کہ اولاً مولانا اختر صاحب نے سرے سے

کوئی کتاب ایسی لکھی ہی نہیں ہے جس میں کلمی اور تصنیفی بحث کی مواد

یہ سمجھا ہو کہ ہم مولانا مدنی میاں نے کلمے کے بارے میں شہادت کا ازالہ

کے بارے میں شہادت کا ازالہ

کے بارے میں شہادت کا ازالہ

کے بارے میں شہادت کا ازالہ

کے بارے میں شہادت کا ازالہ

کے بارے میں شہادت کا ازالہ

کے بارے میں شہادت کا ازالہ

کے بارے میں شہادت کا ازالہ

کے بارے میں شہادت کا ازالہ

کے بارے میں شہادت کا ازالہ

کے بارے میں شہادت کا ازالہ

کے بارے میں شہادت کا ازالہ

کے بارے میں شہادت کا ازالہ

گور ہے ہیں، ان کیلئے استعمال پر کسی سے قریب کوئی ہے جہاں نہ مولوی ہاشمی

صاحب کا کوئی ذکر تھا مولانا مدنی میاں صاحب کو کچھ کا کچھ تذکرہ مولانا اختر

صاحب نے مولوی ہاشمی میاں کے اور مولانا مدنی میاں کے درمیان عیب بن گئے۔

پر لگی در تصنیف لکھتے تھے مولانا اختر کی تحفہ و تذکیر پر میاں مولوی ہاشمی

صاحب ان کیوں آئے؟

مولوی ہاشمی میاں صاحب اس خیال میں نہ ہیں کہ قوم اتنے

جلے وقت ہے کہ وہ ان کے تحریری انداز اور ان کے مقصد کو سمجھتی نہیں ہے۔

صیح در خط میں قیاس نہیں کر سکتی، یہ لگاتار نیاں کہہ کر ان کی جارہی

میں جانتی نہیں ہے۔

چلتے مولانا اختر میں یہ سلسلے عصب اور تعارض ہیں اور وہ تعارض

کا رواج ہے۔

میاں مولوی ہاشمی صاحب تو نے اپنے بے عیب بے داغ۔

قابل اعتماد سمجھتے ہیں پھر اس پر ان کی رسول اہل بیت کا شرف بھی نہیں

حاصل ہے۔ اب ہم ان سے پوچھتے ہیں کہ مسئلہ اہلسنت جس کی تصریح

اعلا حضرت امام بریلوی قدس سرہ نے کی ہے جس کو ہم مسئلہ اعلا حضرت

امتیاز کیلئے مانتے ہیں آپ بھی اس کو خالص دین اسلام مانتے ہیں

یا نہیں؟

عزیز اگر مولوی ہاشمی میاں عین دین اسلام نہیں مانتے ہیں تو

صاف اعلان کریں۔

عزیز اور اگر اسلام ان کی مسیحیت کا رد کرتے ہیں۔

تو دین اسلام کے تحفظ کیلئے مولانا اختر کے اشتہار کے کیا معنی ہے آپ

مولانا اختر اور بریلوی کے دین کی اہلسنت کا اعلان بھی کر رہے ہیں اور

مولانا اختر صاحب کو تنہا حفاظت کا خیال نہ رہی کچھ سے ہیں سر

دیندار عالم کو چاہئے کہ دین اسلام پر جہاں سے حملے ہو رہے ہیں اس کا دفاع

کرے پھر میاں مولوی ہاشمی میاں صاحب قیاس و تائید بہت بڑے رہتے

کے بارے میں شہادت کا ازالہ

کے بارے میں شہادت کا ازالہ

کے بارے میں شہادت کا ازالہ

کے بارے میں شہادت کا ازالہ

کے بارے میں شہادت کا ازالہ

کے بارے میں شہادت کا ازالہ

کے بارے میں شہادت کا ازالہ

کے بارے میں شہادت کا ازالہ

کے بارے میں شہادت کا ازالہ

کے بارے میں شہادت کا ازالہ

کے بارے میں شہادت کا ازالہ

دین دینیت کے مورد، متبر و مستند عالم آں رحوں الہیت سادات سے ہیں
شریہ شہرہ آپ کے گھر سے نکلی ہے دین کے تحفظ اور فہمائش کی زیادہ
ضرورت آپ پر ہے۔

الجس مولویہ کے جواب میں مولانا اختر صاحب نے عربی زبان
میں چودہ صفحہ سے زیادہ صفحہ کی صلاحیت میں رکھتے تو آپ کے
خود ہی صہزادہ صفحہ پر مشتمل عربی زبان میں جواب کیوں نہیں لکھا
کسی نے آپ کو دین کے تحفظ سے روکا تھا آپ مولانا اختر کے دیتے
ہوتے کھلنے پر کیسے ہیں گئے

جب دین مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خلاف دلائل
متقدمہ پر ہے میں رشتہ ان رسول کی ریشہ دروایاں بڑھ رہی ہیں عشق رسول
کے چھاغہ بھلے جا رہے ہیں مولوی ہاشمی میاں صاحب !
آپ مولانا اختر صاحب کی منہ کیوں لگ رہے ہیں ؟ کیوں تماشائی بنے بیٹھے ہیں
آپ کا وہ جوش ہاشمی کہاں ہے ؟ اپنی علمی ذہنی طاقت کو کیا ہوا ؟ آپ کی
خفا کا ہی قوت حرکت میں کیوں نہیں آئی ؟ آپ کے ستر سلیمن و
معتقدین کی حمایت کہاں موری ہے ؟ آخر یہ جیسے عزت مصطفیٰ صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کام میں آپ کیوں نہیں لگتے ؟

یہ یاد رکھئے کہ آپ اپنے قریبی مشہور بیان سے خود مذہب دار
بن گئے ہیں۔ دیکھتے ہی دیکھتے حفاظت کا آپ کے خود دعوے کیا ہے
اپنے صاحب اور کچھ چھوڑ کر شریف کی عظمت کا آپ نے صاف صاف
تذکرہ کیا ہے۔

چھ سہرات یہ ہیں ختم نہ ہوگی مولوی ہاشمی میاں تو ان کو بنائیں
کہ وہ شہانہ رسول کوں ہیں۔ ان کے مقصد ہونے کی کیا کیفیت ہے۔
ان کی ریشہ دروایاں کیا ہیں عشق رسول کا چراغ کس طرح بجھا جا رہا ہے
انہوں نے کیا ہی حرکتیں سرور کیا ہیں اور میاں مولوی ہاشمی صاحب
سنبھلے ان کے دفاع میں کونسی کتابیں کون سے رسالے کون سے

اشہادت سکھ اور شائع کئے ہیں۔ کس کے استعمال پر مولانا اختر
کے خلاف کلمہ میں تو آپ نے تحریر و اشاعت کا یہ زور دکھایا اور یہی مصطفیٰ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی براہ راست بات آن پڑی تو اب ادھر ادھر
کیوں جھانٹے گئے کہ کام تو مولانا اختر کا ہی ہے انہوں نے کیوں نہیں کیا ؟
لاحول ولا قوت الا باللہ العلی العظیم۔

حرف آخر

مولوی ہاشمی میاں دوران کی تلون مزاری، خدا اور سند خوں کو ہم
ان کے زمانہ صاحب کی سچائی میں انہیں دین وصنیت کی کوئی پروا نہیں
نہ انہیں اپنے والد ماجد حضرت محدث عظم ہند کی ہدایت و نصیحت کا کوئی ظا
انہیں سادات کرام اکابر دین بلکہ اپنے گھرانے کی عزت و ایرو کا کوشش
نہیں رہتا ہے۔ وہ جو کوشش میں مدد نڈا اختیار کرنا اور لگائیاں دینا تو جاتے
ہیں مگر جواب میں جو گائیاں سنسنی پڑھتی ہیں اس سے بے پروا رہتے ہیں۔
حالانکہ انہیں جیسے ہے کہ گائیوں کا نڈا وہ اختیار کرنے میں وہ تہہ میں
ہیں۔ جو اب کچھ طور پر اور لپیٹ کر گائیاں دینے والے بڑے بڑے مشائخ
پڑے ہوئے ہیں۔

میاں مولوی ہاشمی صاحب کے کی غلط انداز نے انہیں
ان کے لے خطا گھر والوں سادات کرام صحابہ کرام اور سیدہ اعمام غنی
رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو رد و انقض خصوصاً کرار حسین سے سڑکے
سڑی گائیاں کھلاؤں جن کو ذکر کرتے ہوئے شہر آتی ہے اور
ایمان سننا گوارا نہیں کرتا بلکہ حضور حافظ ملت قدس سرہ نے
سخنی سے منع کیا تھا۔ آخر عاجزہ اگر میاں مولوی ہاشمی صاحب
خود کی خاموشی سمجھ گئے بلکہ انفسوسناک طریقہ سے رعیوں کے
ساتھ دوستی پیدا کر لے۔ ادواب انہوں نے اس دور میں کس کا کالی نامہ

لکھ کر اہلسنت میں شدید اختلاف وافتراق کا دروازہ کھول دیا ہے اور ان غلط الزام علماء اہلسنت کے سر قویہ دیا ہے۔

ہمارے نزدیک انھیں اس کی پرواہ بھی نہیں ہوگی۔ اس لئے کہ وہ مذہب اہلسنت کو اپنے اس دور میں طلاق دے کر مولوی ظفر دینی کے مسلک کف لسان کو اختیار کرنے کی راہ درست کر رہے ہیں۔

ہم انتظار کر رہے ہیں کہ مولوی ہاشمی میاں اب کوئی ساز و بہن پیدا کرتے ہیں ان کے بلند بانگ سببیت کے دعوے اب دھوکا نہیں دے سکتے۔ وہ صاف صاف دین و سنت میں وصل جائیں کہ اسلام کا تقاضا یہ ہے یا کھل کر سامنے آجائیں۔ دینا لا مشرغہ قلب و بنا بعد از ہد یتنا و ہب لنا من لدنک رحمة انذی انت الوہاب و صلی اللہ تعالیٰ علی رسولہ خیر خلقہ سیدنا محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین و الحمد للہ رب العالمین۔

فقط، سید محمد حسینی

مستجاد کاشین استاد عالیہ

اشرفیہ شمسیہ راجپور

مدیر اعلیٰ ماہنامہ سنی آواز

دارالعلوم امجدیہ گاجپور کھیت

۲۲/۱۰/۹۳ تا ۲۴/۱۰/۹۳

حضور محترم اور علامہ اشرفی

مولوی کھاشمی میاں نے اپنی کتاب "میں" کے ص ۱ پر ایک عنوان لکھا ہے "اعلم حضرت امام احمد رضا اور علامہ مبرینی"

اس عنوان کا مقصود جو عہد شریف کے بزرگ و افاضاء و اقطاب کے صدر علامہ معین الدین صاحب اشرفی تھے صاحب کا کچھ بولے۔

انہوں نے عنوان کیا ہے "مضامین کہ درجہ ہے میں" مضامین کے بزرگ و عنوان کے ایک دوسرے سے یہ تعلق ہے اس سے میں سوکار نہیں۔

بات یہ کہ اشرفی مسند کی ہے اور حضور محترم جو جوئی قدس سرہ کی فطرت گرامی کو بگرد گھسنے کی کوشش کی ہے اس سے ہم سب پر گفتگو کر رہے ہیں۔

واقعہ کی اصل کیفیت

مفتی اعظم ہند مولانا مفتی رضا خاں بریلوی قدس سرہ نے لاؤڈ اسپیکر پر نماز کی آواز دینے کے لئے ایک توی فرمایا تھا جس پر بیت علامہ اہلسنت نے جو سب کی تصویر کی تھی حضور محترم نے اس فستوے پر تحریر فرمایا تھا۔

تھذا قول الصالح لا طاع و ما یلین الا لا یتب

یعنی لاؤڈ اسپیکر پر نماز ہونے کا یہ قول ایسے عام کا ہے جو مطاع کا مقام رکھتا ہے اور ہم پر اتباع کی لازم ہے یعنی ہمارے سے ماننے اور اس پر عمل کرنے کے سوا چارہ نہیں ہے۔ یہ سب تو طبع ہو کر عا کھو پر شائع ہو چکا ہے۔

یہاں خاص طور پر یہاں کہہ دے کہ یہ وہ زمانہ تھا جبکہ مولانا مفتی حسین صاحب نے لاؤڈ اسپیکر پر نماز کی اقتدار کے جوہر کا متعہ دیا تھا۔ وہ اس سنت پریشان سے مگر یہ بات اپنی جگہ مسلم ہے کہ اس صورت حال سے نہ آپس میں دلی تن واد و نہ ان کے انبیاء و پیغمبر تھے جو مفتی اعظم ہند سرہ رو مولانا مفتی انجیل حسین صاحب کو بھی حسب معمول پر درگاہوں میں جاتے

ہے اور حضرت مفتی صاحب مرحوم نے بھی حضور مفتی اعظم کی خدمت و محبت میں زہ بھی فرق نہ کرنے دیا۔

اب آئیے حضور عرش اعظم ہند کے چکر کی طرف۔

حضور عرش اعظم ہند نے جو حضور مفتی اعظم ہند بریلوی کے فرستے پر اپنا قول صدقوں کو لکھ لکھا اور دعا دعا اور الہام الہی سے روح کیا ہے عام طور پر علماء اہلسنت اور علماء اہل کفر و فساد نے اس سے نفہم کیا ہے اور ہم بھی اس سے متفق ہیں کہ حضور عرش اعظم ہند کے نزدیک بھی لاؤڑ سپیکر پر نماز میں اقتدار جائز نہیں ہے اور اس پر عمل کرنے والے حضور عرش اعظم نے اپنے ساتھ علماء اہلسنت اور عوام کو تائب فرمائی ہے و مایں را۔ نسبت کا جو اسی مفہوم اور تاکید کی وضاحت کر رہا ہے۔

مگر کچھ شریفانے مرکزی دارالافتاء کے صدر مفتی علامہ دانا صاحب کو معلوم نہیں کیا کہ براہ کمال ہے اور عدم جوڑ کے معنی لینے میں ۱۱ مطاع و ابتاع کے استہان کرنے میں کس جذبہ کے تحت کی خرابی نظر آئی کہ وہ بروایت نہیں دیکھ سکے و دیکھنے والے پر غور نہ کر پہلے تو حضور عرش اعظم ہند کے کوسے چلے کوئی نکال دیا اور معنی لٹ کر کھڑے تھے چہرہ عرش اعظم ہند کے ساتھ اتنی جھڑکی عقیدت و تبت اور دل داری کے اظہار میں وہ جوش تبصرہ دکھایا کہ آپ کی ذات قدس پر افسوسناک نزائت و جھڑپیں۔

زیر میں علامہ دانا صاحب نے رقتار کچھ شریف کا مضمون دیکھا۔
 جس طرح اہل اہلسنت خذوا املاہ ابو لہامد سید محمد کچھ جو کچھ بلقیہ بہ محنت اعظم ہند رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کلمات مبارک سے کمالہ مدعا فی واضح حالات اس پر ہے کہ جب دینے والا مستند عالمہ اہلسنت ہے یہ بھی ایک تحقیق ہے جس پر وہ عمل کر سکتے ہیں جو خود مل تحقیق نہیں یا جن کی تحقیق میں کوئی موفوق ہو اس کا یہ مطلب کہ زینا انہم سے بالاتر ہے و زینا عرش اعظم ہند رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول بھی

وہی ہے جو اس جواب کے ظاہر ہے۔۔۔۔۔ الہی صمد

علامہ دانا صاحب کچھ شریف کی اس عبارت میں پہلے تو دیکھ لیجئے کہ آپ کے حضور عرش اعظم کا صرف اوصاف جملہ کمال حکماء عالمہ اللہ تعالیٰ تعالیٰ کیا ہے اور دوم ادا حاکم و مایں را و الہام الہی سے اس سے ادا کیا، تب کا پورا مضمون اس کلمہ میں دیکھ جائیے کہ اس دو کلمہ کے جوہر نقل ہی نہیں کیے نہ اس پر تبصرہ کیا ہے۔

حضور عرش اعظم ہند کا پورا جملہ یہ ہے صدقہ الہی اللہ العزیز و مایں را و الہام الہی اس کلمہ کے دو جز میں آیا ہے کہ لاؤڑ سپیکر پر نماز کی اقتدار ناجائز ہونے کا یہ قول ایک ایسے مستند عالم کا ہے جس کی حیثیت مقتدا و مطاع کی ہے جو درجہ جہان میں عرش اعظم ہند اکبر خدات میں کہ اسے علم اہلسنت اور عالم سنیوں! ہم پر بھی میرے ساتھ تم پر بھی عمل کرنا واجب ہے۔

اس صاف ستھرے معنی کو چھوڑ کر علامہ دانا صاحب مفتی کچھ شریف نے جو گھسیٹ تان کی ہے اور اسلوب کلام کو یہ کہہ کر جو معنی بیان کئے ہیں وہ اس طرح ہیں۔

حضور عرش اعظم ہند نے یہ فرمایا ہے کہ حضور مفتی اعظم ہند بریلوی ایک مستند عالم ہیں جن کی تحقیق یہ ہے کہ لاؤڑ سپیکر پر نماز کی اقتدار ناجائز نہیں اب وہ ملک جو خود تحقیق کرنے کی اہلیت نہیں رکھتے اور وہ علم بھی جو حضور مفتی اعظم ہند کی تحقیق سے موافقت رکھتے ہیں وہ آپ کے قول پر عمل کر سکتے ہیں۔

لیکن اس آدھے جملہ کے یہ سمجھنا کہ خود عرش اعظم ہند کچھ جو کچھ کی بھی تحقیق ہے کہ لاؤڑ سپیکر پر نماز کی اقتدار ناجائز نہیں تو یہ ہم سے بالاتر اور کمال عقل و ادراک ہے۔
 علامہ دانا صاحب کچھ شریف نے دعویٰ کیا ہے کہ لاؤڑ سپیکر پر نماز عرش اعظم ہند کی تحقیق حضور مفتی اعظم ہند بریلوی کے کلمہ سے ملتا ہے مگر دیکھ کر اسے لگے کہ جو یہ بیان میں صرف اسلوب کلام پر لکھتے ہیں کچھ نہیں جس کو ۲۰ سال سے

کوئی عالم اہلسنت پر کھڑی نہ رکھا، اسلوب کلام کیسے ولادت کر رہا ہے لاؤ کا سپر
جائزہ ہوئے پر تو وہ بھی بالکل غائب ہمارے مضمون میں اس کا کوئی نشان
نہیں اب اس پر آپ یہ کہیں کہ ممد رشتی صاحب! بغیر دلیل ہم کیوں تو کیسے؟
تو ایک طرف ضرور علامہ دانا صاحب اپنے کسی مضمون میں بیان فرماتے ہیں کہ جس
طرح فرستہ سفارحانہ سے معنی مجھ پر متکشف ہو گئے تھے نہ سے کسی طرح اسے
لوگو! اور اے علماء! تم اپنی عرفان فرست کو حرکت میں لاؤ یہ معنی تم پر بھی ظاہر
ہو جائیں گے جیسے نہیں رہیں گے دیکھئے علامہ دانا کا عربی جلد چائے اسے مضمون
میں لکھا ہے کہ لا یخفی علی من مدعی فیہ البطلان الام یہ ہے علامہ دانا صاحب
کی گھٹیا نمان جس کا نام آپ کے عینق رکھا ہے۔

جائے دیکھتے اگر کوئی یہ پوچھے کہ اسے علامہ داماد صاحب! کوئی ایسا اثر
 دکھائیے جس میں حضرت اعظم نے یہ فرمایا ہو کہ لاؤ داماد صاحب! میری نازاری اختیار کر دو
 ہے یا حضرت اعظم نے کسی عالم کے لاؤ داماد صاحب! کی مذکورہ کو جان کر لڑوینے
 کی قصد یقینی کی ہو تو ہم کس پر عمل کریں تو علامہ داماد صاحب اپنے پورے مضمون
 اور ساری کلامیوں تو کیا ان کو اس کے دینے کے کسی پر دے سکتے تھیں نکال کر دے نہیں
 لاسکتے یہ صرف حضور خجرت اعظم ہند قدس سرہ پربت ان باندا ہا گیا ہے۔
 • علامہ داماد صاحب کی دوسری افسوسناک غفلت •

علامہ حافظ قاری دانا محمد معین الدین صاحب راشدی سیاحی صدر
مفتی مکرمی دانا محمد القصار مستعانہ محدث اعظم ہند جوچھو شریف
خوب جانتے تھے یہ میں نے معانی بیان کی کہ نسبت بان میں نہیں کی گئی اور
جس عقیدت و حمایت مجسبور کر رہا ہے کہ حضور محدث اعظم ہند جوچھو کی گئی
یہ ثابت کرنا ہے کہ وہ دانا محمد معین الدین صاحب راشدی سیاحی صدر
مفتی مکرمی دانا محمد القصار مستعانہ محدث اعظم ہند جوچھو شریف
نزدیک یہ ایک کوڑیں ہی ہے وہ برداشت نہیں کر سکتے تھے اگر نہ ہو گئے
دانا محمد جس سے ایسی توجیہ و تعدیل کر دانی جس نے حضور محدث اعظم ہند
کوچھو شریف کی عظمت و وقار پر ضرب لگا کر کوڑیں ہی کر کے رکھ دی

علامہ انا صاحب صدر مفتی ابو جہم کی دوسری تئیل دیجئے جو کسی کے
صلہ پر درج کی گئی ہے۔

خوب یاد رہے کہ کبھی ملام کریم میں اپنی بی بی بی بی
علی خاتون کو ملا کر اکل کے پیش نظر صبر صبر معنی
میں دینی مصلحتوں کو سامنے رکھتے ہوئے مسلمانوں
کو انتشار سے بچانے کے لئے ضرورت پڑے ہیں
ہوئے یا نہ ہوئے قیام ظاہر نہیں کرتے جس کا اظہار
ان پر شرعاً حاضری نہ ہو ان کے کسی جواب یا کتب پر
ان کی توبیخ و ترمیم کے الفاظ پر غور کریا جائے تاکہ
غلط فہمی کا شکار نہ بنیں۔

اب یہ دیکھتے کہ اس عبارت میں علامہ دانا صاحب مدد مفتی کھوجتے
شریف نے آپ کو کیا سمجھایا ہے وہ یہ کہ جس کی تحفہ و خوش اعظمی مند
کچھ جھوٹی اس لاؤنڈا پیچر کے سلسلہ میں دواؤں میں مبتلا ہو گئے تھے
جو ان کیلئے بہت تری آزمائش کی گھڑی آن پڑی تھی۔ اب وہ دواؤں میں
کیا تھیں۔ اسے علامہ دانا صاحب نے ذکر نہیں کیا ہے۔ دواؤں کی سمجھ پر چھوڑ دیا
اور واقعہ یہی ہے کہ ہر شخص ان دواؤں دواؤں کو اسی سے سمجھ سکتا ہے۔
علاؤنڈا پیچر پر ملازمتی اقتدار ناجائز
علاؤنڈا پیچر پر ملازمتی اقتدار دوست

عظیم حضور مرقی اعظم ہند بریلوی اکابر علماء ہندستان اور عام علماء
فی فوج تھے جو اوقاف سپیکر ہندوستانی انتہاء کو گناہگار کہہ رہی تھی۔
علامہ دوسری طرف مولانا مفتی افضل حسین مرحوم بیابان شہنشاہِ عرفی
کے ساتھ نماز چارتر جوئے کافے کے دوے چلے گئے انہوں نے مفتی اعظم ہند
بریلوی کی فوج کی پیراۂ نہیں کی علامہ انصاف صاحب تھی گوجر جی کے ہر جوت
دوچارے کی بندہ ہے کہ حضور رحمت اعظم ہند گوجر جی کے عزیز ایک
نہیں ہی تھا کہ نماز درست بنان کی تحقیق مولانا مفتی افضل حسین صاحب

کی خدمت کے مطابق تھی مگر وہ حضور مثنیٰ اعظم ہند کی فوج کے خوف زدہ ہو گئے اور توریہ کر کے مثنیٰ اعظم ہند پر یوگی کے فکے پر ایسی عبارت لکھ گئے کہ علامہ اہلسنت کی یہ فوج توبہ اور تہذیب کی وجہ سے ہی سمجھتی رہ جائے کہ حضرت عظیم ہند ہمارے ساتھ ہیں لاؤ ڈاک سپیکر براقتدار تو ناجائز ہی سمجھا ہے مگر عبارت کا مفہوم حقیقتاً علامہ دانا کچھ حیرت انگیز ہے کہ ایک یہ ہے کہ اقتدار و سرور ہے۔ پھر اس توریہ کو علامہ دانا مفتی کچھ حیرت انگیز نے حضور کو اسطر کیا ہے کہ وہ غسل و مقام کی ایسا تھا کہ عرض شد اعظم ہند کو اپنے اس کلام میں توریہ کرنا ہی چاہیے تھا یہ سمجھتے ان کے مضمون میں کس حد تک وہ۔ اسب پھر مال ہو گا کہ حضور محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے توریہ کیوں کیا ان کے خوف کی اصل وجہ کیا تھی یہ تو غلط ہے کہ اہلسنت اور اہل ازمی ہو رہی تھی جس کے منہ کے کاغذ پر تھا آخری رشتہ عظیم ہند نے اپنا مسلک کیوں چھپایا تو اس کی وجہ علامہ دانا صاحب مفتی کچھ حیرت انگیز نے یہ بیان کیا۔

علامہ دینی مصنفین سے ملے لوگوں کو انتشار سے بچانا

اسب سب سے زیادہ اہم سوال یہ ہو گا جناب علامہ مفتی دانا صاحب کچھ حیرت انگیز یہ توریہ کیے کہ حضور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک اس سے لاؤ ڈاک سپیکر میں وہ دینی مصنفین کو کسی تمیز اور لوگوں کا انتشار کیا تھا جس کی وجہ سے حضرت عظیم کو توریہ کرنا پڑا۔

تو ہماری عرض ہو گیا علامہ دانا صاحب کے اس سارے مضمون میں اس کا کوئی نتیجہ نہیں دیکھنا ملے گی میں اور علامہ دانا صاحب کسی کتاب میں نہیں لکھتے ورنہ وہ پھر دوسرے مضمون صفائی میں سمجھ کر اور شان کر کے دیکھیں وہ ہی لکھتے کہ صفائی کی وجہ سے میں حضور محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر تہمت دھرتے چلے جائیں گے۔

چلتے خود ہی غور کیجئے۔ اگر حضرت عظیم ہند صاف تفسیر فرما دیں کہ لاؤ ڈاک سپیکر پر ناجائز اقتدار سے توریہ حکم دین کی کوئی معذرتوں کے خلاف کیے ہو جانا اور حضرت عظیم ہند کے سامنے کوئی دینی

معذرتیں ہو سکتی ہیں۔ اگر آپ یہ کہتے ہیں کہ لاؤ ڈاک سپیکر کا مسئلہ اگرچہ ایک فردی مسئلہ ہے مگر سب سے بہتر سی تھا کہ ملت کا اختلاف و انتشار سے بچانے کے لئے ایک ہی راستہ پر چل جائے اور ملت اسلامیہ ایک ہی مسئلہ پر تعلق کر لے اسے تو اس کا علاج توریہ پر نہیں تھا بلکہ حضور محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر مولانا مفتی افضل حسین صاحب کے کہنے کی یہ ایک نئی مسئلہ ہے اس پر ضد کی ضرورت نہیں آپ اپنے لئے تو سے رجوع کر کے حضور مثنیٰ اعظم ہند کا بار ملا اہلسنت اور علامہ اہلسنت کے ساتھ ہو جائیے یہی دینی مصلحت کے قریب ہے کہ اب مزید فردی مسائل پر امت میں اختلاف پیدا نہ کیا جائے۔

مگر یہاں تو مصیبت یہ ہے کہ علامہ دانا صاحب کچھ حیرت انگیز ایسی توریہ کر رہے ہیں کہ ظاہری قول یہ حضور محمد صلی اللہ علیہ وسلم حضور مثنیٰ اعظم ہند کے ساتھ ہیں اور حقیقتاً مولانا مفتی افضل حسین صاحب کی طرف ہیں اور یہ صورت امت میں سخت انتشار و اختلاف پیدا کر رہی جو خود دینی مصلحت کے خلاف ہے۔

تو علامہ دانا صاحب کچھ حیرت انگیز نے دینی مصلحت کی منی الفت کا نا اہل دینی مصلحت رکھ لیا اور اس کی نسبت اپنی دانش و حمایت بدر حضور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کچھ بھڑی رحمت اللہ تعالیٰ کی طرف کر دی۔

چلتے ان سب باتوں کو چھوڑ دیجئے اور ایمان کی بجائے کہ حضرت عظیم ہند کا لاؤ ڈاک سپیکر کے بارے میں مفتی اعظم ہند بریلوئی کے قول پر توریہ کرنا دینی مصلحت کی مطابق اور صحیح تھا تو اس سوال ہو گا کہ یہاں یہ بتائیے کہ یہ توریہ شرعاً کب تک رہنا چاہیے اور اپنے اصل مسلک کو کب ظاہر کر دینا چاہیے۔ یہ تو بالکل غلط ہو گا کہ اس مجلس کے بعد حضور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو عمر عمر و موقع ہی نہیں ملا وہ کشادگی ہی نہ ملے گی کہ انہیں اپنے گھر اور اپنے دلوں تک جانے کی بھی عمر و سہولت نہ ملے گی کہ وہ اپنے مسلک کا اظہار و اعلان کر دیتے کہ لاؤ ڈاک سپیکر پر اقتدار میرے نزدیک ناجائز ہے۔ کون قول کوئی نص کوئی تصدیق حضور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کچھ حیرت

کی آخر عمر تک لاؤ ڈا سپیکر کے جواز کی سے نہیں

اسکے معنی کھلے طور پر ہیں کہ علامہ مفتی دانا صاحب
کچھو کچھ شریف حضور محدث اعظم ہند توریہ نہیں بلکہ تقیہ کا الزام دھر گئے
ہیں۔ حاشا دلا ہمارے نزدیک حضور محدث اعظم ہند قدس سرہ علامہ دانا
صاحب کے اس انسٹانک الزامات سے بری ہیں انھوں نے لاؤ ڈا سپیکر
پر نماز کی اقتدار سے نماز فاسد ہونے کا فکے تو ابھی دیا ہے جسے ہم نے
اپنے اس رسالہ کے صفحہ پر درج کر دیا ہے اور آپ کے ناجائز ہونے کے حکم
پر رد و کفر فساد کی تصدیق بھی کی ہے۔

ہمارے نزدیک حضور محدث اعظم کچھو کچھ قدس سرہ
ایک سدا اللہی شیر تھا جس نے حق بولنے، حق سمجھنے میں نہ کسی خوف کی پرواہ
کی نہ امت کو انتشار و فساد میں ڈالنے کے راستے اختیار کئے لاؤ ڈا سپیکر
کے مسئلہ میں وہ قطعاً توریہ و ایہام سے پاک تھے اور تقیہ جیسی قہارت سے
وہ مبرا و منزہ تھے یہیں یاد ہے کہ اس اللہ کے شیر نے جو پال بیسے بڑے وہابیوں
کے گڑھ ہیں دو درجن وہابی علموں اور ہنرمندوں وہابیوں کے نرغے میں حق
بولنے پر بے خوفی دکھائی اور اللہ تعالیٰ نے انھیں ان وہابیوں پر غلبہ
و منصور رکھا۔

دہی یہ گدگدی کہ حضور محدث اعظم ہند نے جو حضور مفتی اعظم
ہند کو مطاع و مقتدا تحریر فرمایا ہے یہ کیسے ہم مضحکہ لیں تو ہماری اس راہ میں
انتہائی معتدل روش ہے کہ اگر حضور محدث اعظم ہند، علم و فن میں جس
بڑے تھے تو آپ کے شفقت و علم و نوازی فرمائی اور امت کو تعظیم و تحکیم کا
درس دے گئے جو شان سیادت کے لائق ہے۔ اور اگر حضور محدث اعظم ہند
نے حضور مفتی اعظم ہند کو علوم و فنون میں بڑا سہمہ کر مطاع و مقتدا
تحریر فرمایا تو حقیقت بیانی کا حق ادا کر دیا ہیں اس پر جسین تجسین ہونے کی
ضرورت نہیں کہ ہمارے سادات اسلام نے غیر سادات علماء و مشائخ
کو تعظیم و تحکیم کے ساتھ یاد فرمایا ہے۔

شرف انتساب

شہزادہ حضور سید شاہ اشرفی و خلیفہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا
 حضرت مولانا شافعیہ احمد اشرف کچھوچھوی پیر و مرشد حضور محدث اعظم ہند
 رئیس المتکلمین امام الخلیفہ حضور سیدنا محدث اعظم ہند کچھوچھوی
 پیر زادہ خالوادہ رضویہ سید العلماء حضور سیدنا سید آل مصطفیٰ قادری مام ہروی
 شہزادہ اعلیٰ حضرت مفتی اعظم ہند حضور سیدنا علامہ مصطفیٰ رضا خاں بریلوی
 شیر پیشہ سنت نظام اعلیٰ حضرت امام المناظرین حضرت مولانا حشمت علی خاں قادری
 رحمت اللہ تعالیٰ علیہم کے نام

جو مسکے اعلیٰ حضرت کے اٹھارٹے کہلاتے
 تھے جن کا فیصلہ وہ حکم شرعی و ناطق فیصلہ ہے
 کہ ان کے حکم و فیصلہ کے خلاف عمل کرنا سراسر
 گمراہی ہے۔

